



تفسير خاتمی

# تفسیر خاتمی

عماد الحسنی، فخر الفکرین، شیخ ابو محمد اسحاق بن علی بن ابی طالب

حصہ چہم

فیصل  
میرزا آغا علی خان









جس پر مخلوق نس سکتے کسی کا ہی مرنے ہے۔ وہم اَلْقَيْنَا فِيْهَا رُوْحًا لِّمَنْ مَّشَرُوْا فِيْ اَرْضِهَا اِسْمَ اِيْمَانِ اور اس کی جمع روایات اس کی جمع یعنی جمع اِسْمِ اور اسی ہے۔  
 روایات جمع اور جمعے والی چیز جس سے مراد پہاڑ ہیں۔ یہ مضمون بہت جگہ قرآن میں ہے مجملہ ان کے کوئی اَلْقَيْنَا میں روایت اس  
 تعبیر کے اور ان پہاڑوں کو دودھ لٹنی زمین کی مٹھلیں بھی فرماتا ہے۔ خود اہل کفر کو کہ زمین پیدا کرنے کے بعد جو بارشیں ہوئیں تو جنہ  
 قطرات میں ادھر ادھر سے مل کر گر کر اونچے نیچے مختلف صورتوں کے نیلے خوردگی کے کٹر ہو کر پہاڑ بن گئے یہاں کو کہ وہ اللہ تعالیٰ میں ساتھ  
 ہی خدا نے پہاڑ بھی بنائے مگر ان کا زمین کے لیے رخ اور ہموار ہوا بھی مر مٹھلی ہے کہ ان فرشتہ زمین پر یہ بھاری بھاری پتھر ضرور پڑے ہیں  
 کہ ہلے نہ پڑے۔ اس میں بھی تندرست کالہ کی بڑی نشان ہے اور نیز یہ دروں کے ٹوکھ اور ان کے معادن اور نباتات کے مٹھلی بہ آواز بلند  
 اپنے خاص جگہ کی توجہ و مٹھلی پر گرائی اس سے ہیں جس کی طرف تو کثرت اِنْفِیْہِ مِنْ کُلِّ فِرْعَوْنٍ مَوَدِّیْنَ میں انصار اے سوزوں۔ سے مراد  
 انصار کی توجہ ہی نہیں زمین میں پہاڑ اور اس میں سے یہ پتھر جڑی بوٹیوں اس کے اندر سے ملے سے یہ پتھر ایک مراد کہ وہ زمین رکھتی ہیں یعنی  
 یہ خاکہ اور مٹھلی نہیں مگر اور مناسب چیز کو سوزوں کہتے ہیں جیسا کہ کلام سوزوں۔ وَجَعَلْنَا لَکُمْ فِيْهَا مَطْلَعِیْنِ سوم نہ صرف بندوں کی  
 محاسن اور روزی زمین پر پیدا کی بلکہ مٹھلی کے لئے لڑکھن چاہو پے نور شہار کے نور کلام ملے پنے کہ جس کو اپنے زمین میں قوم روزی دیتے ہو  
 ان کی روزی بھی اسی نے پیدا کی تاہم یہ یا یہ مٹھلی کی جن چیزوں کے نور روزی رسائی نہیں ہو۔ چارپائے شہار سے ظاہر ہو ان کو بھی خدا نے  
 تمہارے لیے پیدا کیا۔

و ان میں مٹھلی یہاں سے اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ عالم وجود میں جو کچھ ظاہر کرتے ہیں وہ بعد راجحت مخلوق ظاہر کرتے  
 ہیں یہ نہیں کہ وہ ہمارے ہاں ایسی تہ رہا بلکہ اس کے خزانے ہمارے پاس ہیں یعنی اہل سے ہاں سے اپنے ہے۔ بارش اور غیر وہاں سب کا ایک حاکم  
 ہے۔ وَجَعَلْنَا لَکُمْ فِيْهَا مَطْلَعِیْنِ تیسری دلیل ہے کہ بارش نے وہ دن ہواؤں کا چھاننا اور پتھر سامان اور بندوں کو کثرت پہنچانا اسی کا کام ہے جو انکا  
 کثرت نہیں وہیست اس نے جو بھی دلیل ہے کہ ہمارا جو یکا اپنی چار مٹھلی کوئی کسی کو کثرت سے مگر ہم نے اسے اور ہم ہی پیدا کرتے ہیں۔  
 اس میں کسی کو بھی وہیست نہیں لڑکھن لڑکھن جو ہو چکے ہیں اور آہندہ جو ہوں کے وہ سب کم کو مٹھلی سے کہ ہمارے سب کو کثرت سے کہ یہ بھی ہمارا  
 ہی کا ہے کہ ہمارے ہم تسلط اور علم میں اس میں ہمارا خیریت کا بھی کس مٹھلی سے ثابت ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۝ وَالْجِبَانَ خَلَقْنَاهُ  
 مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝ وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ خَالِقُ بَشَرًا  
 مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ فَاِذَا سَرَّیْتُهُ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ  
 فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدٰٓیْنَ ۝ تَسْجُدُ الْمَلٰٓئِكَةُ کُلُّہُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝ اِلَّا الْاِبْلِیْسَ  
 اَبٰی اَنْ یَّکُوْنَ مَعَ السَّٰجِدِیْنَ ۝ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا لَکَ اَلَّا تَکُوْنَ مَعَ السَّٰجِدِیْنَ ۝  
 قَالَ لَہٗ اَکُنْ لَّا سَاجِدٌ لِّبَشَرٍ خَلَقْتُہٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَإٍ مَّسْنُوْنٍ ۝  
 قَالَ فَاخْرِجْہَا مِنْہَا فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ ۝ وَاِنَّ عَلَیْکَ اللْعٰنَ اِلَیَّ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝









صحبت ہو یہاں سب سے اول حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ اور اس کے ضمن میں لوط علیہ السلام کی قوم پر طاعت آنے کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک روز خیرہ بن گئے، پہنچے ہوئے تھے کہ ان کے پاس چند مسافر آئے، یہاں تک کے طور پر حضرت ان کے لیے کھانا پکھا دیا اور رات کو کھانے کو بلائے۔ دو دراصل فرشتے تھے کھانے سے انہوں نے ہاتھ روکا، ابراہیم رضی اللہ عنہ سمجھے کہ یہ جن ہیں تو کھانا منہ میں ڈال دیا، فرشتوں کے حکم رکھا، انہیں کھانا تھا، یہی علامت عبادت حق۔ کہنے لگے مجھے تم سے خوف معلوم ہوتا ہے۔ فرشتوں نے ابراہیم علیہ السلام کی تسلی کی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پیدا ہونے کی بشارت دی اور لوط علیہ السلام کی قوم کے ہلاک کرنے کا قصد بیان کیا۔ بحیرۃ لوط کے کنارے قوم لوط کی کسی بیستار زمین جس میں جنسوں کا ہمہ کی عبادت تھی۔ فرشتوں نے کہا دیکھ کہ ہم اس ناپاک قوم کو ہلاک کر کے آئے ہیں مگر لوگو! نبی اور اس کے خاندان کو بچو۔ ان کی پیروی نہ کرو۔ قوم میں پیچھے رہ جائے گی، وہ بساں ہے۔

فَلَمَّا جَاءَ آلَ لُوطٍ الْمُرْسَلُونَ ۖ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ مُنْكَرُونَ ۖ قَالُوا بَلْ  
جِئْنَاكَ بِمَا كَانُوا فِيهِ يَسْتَمِرُونَ ۖ وَآتَيْنَاكَ بِالْحَقِّ وَإِنَّا لَصَادِقُونَ ۖ  
فَأَسِرْ بِأَهْلِكَ يَقْطَعُ مِنَ الْبَيْلِ وَاتَّبِعْ أَذْبَارَهُمْ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ أَحَدٌ  
وَأَمْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ ۖ وَقَضَيْنَا إِلَيْهِ ذَلِكَ الْأَمْرَ أَنَّ دَابِرَ  
هَؤُلَاءِ مَقْطُومٌ مُضِيحِينَ ۖ وَجَاءَ أَهْلَ الْمَدْيَنَةِ يُسْتَبْشِرُونَ ۖ  
قَالَ إِنَّ هَؤُلَاءِ ضَيْفِي فَلَا تَفْضَحُوهُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَخْزَوْا ۖ قَالُوا  
أَوَلَمْ تَنْهَكَ عَنِ الْعَالَمِينَ ۖ قَالَ هَؤُلَاءِ بَنَاتِي إِنْ كُنْتُمْ فَعُولِينَ ۖ  
لَعَنَّا إِيَّاهُمْ لَعْنَى سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ ۖ فَأَخَذْتَهُمُ الصَّيْحَةُ مُشْرِقِينَ ۖ فَجَعَلْنَا  
عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَابًا مِّنْ رَّحْمِيلٍ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ  
لِّلْمُتَوَسِّلِينَ ۖ وَإِنَّهَا لَبِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ ۖ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِّلْمُؤْمِنِينَ ۖ

[illegible]







[illegible]



میکرونگ کو آواز دے گا، جسے وہ سارے اور دوسرے (جو آواز بھی) اٹھا کر ان کی سوس تک لے جائے گا۔ جس کو چاہے، وہ اس کو بھی آواز دے گا۔ جس کو چاہے، وہ اس کو بھی آواز دے گا۔ جس کو چاہے، وہ اس کو بھی آواز دے گا۔

ترکیب : اسی سینما میں کمرہ قحطی میں مستحقین کے ہے۔ وہ خیر اور اللہ کی طرف رجوع ہے۔ علاوہ وہ وہی ایسی موضوعات نصب میں حال ہو کر ملکات سے آئی، ہمارا روح میں اور روح سے ملتی ہے۔ ان انداز و اسباق کی ان باتوں میں لی لی اور نقل فیض بان۔ وہ اور فیض میں نصب میں ہے مقولہ تشدد ہو کر۔

تفسیر : یہ سورہاں ان تک میں اہل بیتؑ کی ہے۔ حسن، مکرم، جلیل، عزیز، عظیم، دین، خصال، اہل، فدا، کا بھی یہی قول ہے۔ اس کی تفسیر سورہ انفجیر میں ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شریعتیں عرب کو نہا کے خطاب سے ڈرا رہا کرتے تھے کہ وہ دنیا میں بھی مغرب آئے والا ہے۔ مگر بنی کہتے تھے کہ یہی تو ہمیں آیا اور تو چھوٹا ہے۔ جہاں بھی تو آجکھیں کہہ رہا ہے اس لیے اس سورہ میں سب سے اولیٰ الیٰں اس دیر کی اور بعد پانچ کی جواب آ کر افسوس بھی خطاب انہی عالم علیہ میں ہم پر مقرر ہو چکا ہو مگر پرہیزگار کا جوہر اس کا بھی حکمت و رحمت سے مشفق نہیں ہے۔ ہر گاہ کہ جس لیے اللہ عزوجل کر رہے ہو۔ نصحاء، یقیناً، فعلی ہوئے ولی اور قربت ہوئے دال بات کہ اس کی نظر سے تعبیر کیا کرتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے تھے کہ یہ عبادت میں آخرت میں اور دین اہل ان کی کوئی بات بھی کہنے تو کیا پرہیزگار ہے۔ غلام بزرگ، غلام فرشتہ، غلام دین، جو اللہ کے ہاں کا عبادت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ کے شریعت میں ان کی مودت بھی ہے۔ ہم دین دگر کرتے ہیں اور ہماری ہر گاہ کوئی چیز ہے۔ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ یہی تو اللہ عزوجل کر رہا ہے۔ اس کے جواب میں کوئی دلیل نہیں دے سکتا۔ یہ بھی کہتے تھے کہ اگر اللہ عزوجل یہ باتیں کہتا ہے تو ہم کو نہ افرشتے سے اور نہ سے کیوں نہیں مطلع کر دیتا۔ مگر اللہ تعالیٰ کیا غصہ صحت ہے جو تیرے یاں فرشتہ اتنی بات ہے۔ اس کا جواب دے تا ہے بخلاف الصلوات علیٰ کہ یہ اللہ کے اہل بیتؑ کی بات ہے جس کو نہت کے قابل دیکھتا ہے اس کے پاس فرشتوں کو وحی دے کر بھیج دیتا ہے کہ لوگوں کو مطلع کرو کہ یہ سورہ اور کوئی سورہ جس میں یہی عبادت کر دھیں سے اور الصلوات علیٰ مع کا سینہ ہے مگر وہ اس سے ایک فرشتہ جبرئیل ہے یہ امن عباس کے ساتھ کہ ان میں سے اور واحد کی اس کی تائید کرتے ہیں کہ وہ اور اور کسی کو اللہ عزوجل میں ہفتہ جمعہ تعبیر کرتے ہیں۔ قرآن مجید اس کے بہت سے الفاظ موجود ہیں۔

قرآن کا روح ہونا۔ بلکہ وہ روح سے مراد وہی اور قرآن ہے قرآن مجید میں اور کی مرقعوں میں قرآن دہلی پر لفظ قرآن سے مراد مجملہ قرآن و حقائق و کذلک اوستا بالکاف روحاً متی ابعوثا مبعوث کی ہے کہ روح خود علی چیز کو کہتے ہیں حیات کا باعث ہے۔ ہر جسم کی ایک کلیف اور ملاتی چیز ہے۔ خدا تعالیٰ نے جب اس میں روح انسانی ڈالی تو نور کے آواز سے جسے وہ جس میں ظاہر ہوئے مگر اس میں بھی کسی قدر جرمی تھی تو عقل کے ساتھ اس کا نور کیا جس میں عقل اور اس کے ہے اور انکھ جب تک کہ کائنات پاکوئی اور روشنی نہ ہو ہر چیز میں ایک عقلی کو اس کی علت کو قلوب دینی والہام کے ساتھ دور کیا پھر قرآن مجید ایک ایسا نور ہے کہ جس سے حیات ہدی کا نور ہوتی ہے۔ قلوب سے اس طرف اشارہ ہے کہ جو نور کہ قرآن اور دینی سے مستفید نہیں ہوتا وہ صرف اندر سے ہے میں گرفتار ہیں کہ حیات ابدی سے بھی محروم ہیں۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے وہی نیت سے کہ ہر روح کو ہر نور پر بقول لا الہ الا وہی ورتقوا ہر بقول لا تلتصقوا معہ فیما تخرجوا بالاعتقاد عقلی تو یہ نظر یہ ہے کہ سعادت و رازقین کے اور میں ہے علی السلوٰۃ ولا روض ان میں اسی صفائی نور کی تھی کہ ہر روح کو تمام کرتا ہے اور روح کی بھی وہ



کہ جن میں اس کے بندوبست پر ہے حدانعام و عذاب تا بہ جن کے سننے سے دانشمند کامل کا ہے مومن مستم عقل کی طرف مائل ہوتا ہے اور نیک انسان میں اس طرف امتداد ہے کہ ہم تو تہجد سے حال پر اس قدر مہربان ہیں جو ہم خیرات کرتے جاتے ہو اور اس پر اپنی مہربانی جلدی کرتے ہو جو انعام کا مستحق ہے۔ چنانچہ ہر کی ترائی میں اس کا ماحول اور ایک قبضہ ہے یہ اللہ کا شکر انوار، انعام کی بلاؤں میں جھکاؤ کرکیز سے بڑا کر کرے اور انہی کی طرف انہی کی طرف وار کئے گئے۔ ان بلاؤں کے چلنے میں ہیں۔

اولیٰ قسم: انسانوں اور زمین کا ایک ٹھیک انداز سے پر پیدا کرتا آباد ہندو اس کی یکسانی پر کو اہل اسے دیکھ کر اندر میں دامن کا ہر ہر جزو کو جاننا

بلکہ یہی کہ: ہاں تعالیٰ عملیہ کویت۔

دوسری قسم: خلقی فرائض میں مخلصۃ فناء ہو عصبۃ قیض۔ آسان روز میں کے بعد دیگر اجسام سے اشرف انسان ہے۔ انسان دو چیزوں سے مرکب ہے۔ اول بدن، دوم نفس۔ اب اس کے دونوں جزوں سے استدلال کرتا ہے۔ اول سے ہیں کہ انسان کے بدن کی بنیاد لطف یعنی مٹی کے چٹھہ قطرے ہیں جو ہرست کے دم میں جانے کے بعد خوں میں جاتے ہیں۔ چار گوشہ کا قطرہ، پھر اعضا، نمودار ہوتے ہیں اور ہر ایک ایک ایک دے اور ایک جہد میں ہے پھر اس میں سے مٹی کے ہاتھ پاؤں، ہڈی، مٹی سے مٹی کے سر، قلب، دماغ، عظام، پھر دماغ ہے ذل نہیں بلکہ ہر ایک حساس۔ ہاں کی جگہ بالی آگ کی جگہ آگ ہے۔ اب آنکھیں مٹی کا کام ہے۔ ہاں باپ کو یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ اندر کا ہے۔ اور کیا ہو رہا ہے؟ اگر کو طبیعت یا مادہ فاضل ہے جیسا کہ بعض کہتے ہیں تو جو جیسا چاہے کہ اول تو فاضل خلیہ نکال دیتے ہیں۔

اس کا خلیہ یہ کہ انسان کی شکل کر دی۔ دلی۔ آدمی ایک کون مول تھا مگر ابھیہا نکلا۔ انسان اور زمین کی مٹی کی نسبت کہتے ہیں اور ان کو طبیعت کا فاضل ہے تو پھر کچھ کچھ کہ یہ طبیعت کس نے پیدا کی اس کی کک نے چلا دیا، اور وہی کک مصلحت سے نکلتا ہے۔ دوسرے جزو سے استدلال ہیں کہ یہ پیدا کرنے کے بعد حضرت انسان مرنے کے پہلے کے پر اب بھی خوشی نہیں رکھتے، دوا تو ملے۔ یہ لگنے ہی

دوست دشمن کو پیچھے رکھتا ہے، اپنی عقل سے یہاں مائیں کے پیچھے ہو جاتا ہے۔ برخلاف انسان کے کہ انہیں کچھ بھی نہیں ہوتی۔ پھر ان کو ان کے کہ جس نے اس کو چلا رکھا اور صاحب اور ایک گردیا کہ صاحب اور ایک ہوتے ہی آسمانوں اور زمین کے ملاپ لگے، انہیں اس

جزووں مستحق اور بہت ہی بھگتوں نے ایجاد کی ہی تھی، اور اسے اب جو خبروں سے بھی مقابلہ کرنے لگے، قیامت اور خدا کے عکس بن گئے۔ فَلَاقًا هُوَ عَصِيْبَةُ شَجَرٍ مِثْلِ اِیْ حَیْطٍ اِثْرًا ہے۔ مَوْلَانَا لَعَلَّہُ عَلَیْہِ اَقْوَلُ لَمْ یَرْشَکْہُ لَوْ کُنْہُ یَوْمَہُ قِیَمَتِہُ یہ قیمری قسم ہے۔ اس میں انعام کے پیدا کرنے سے اور ان سے انسان کے لیے فوائد حاصل کرنے سے استدلال کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو بکری، اونٹ، گائے، کتے

ہیں۔ اول تو ان کی یہ اپنی فاضل خود کو سمجھتے کہ ہر ایک کو اس کے مناسب حال پر بنایا۔ انسان کی کمی خزانہ نہ ہوتی تو ہر جانور اس سے اٹھا جاتا۔ علیٰ ذلہ القیاس پھر جو ان سے انسان کو مصلحت اور فائدہ دے سکتے ہیں ان میں سے لگ بھگ۔ پرانا ضروری فائدہ تو ان کے ہاں سے دیکھ کر

تیار ہوتے ہیں کہ جن سے سرائی دینی ہوتی ہے۔ اونٹ اور بھیڑ بکری کی گوشت ان میں بہت مستعمل ہوتی ہے۔ دوم اور بہت سے فائدہ ہیں و مصالح۔ سوم بعض ان میں سے کھانے جاتے ہیں۔ یہ ضروری فائدہ ہے جس سے ان کے دل اور مٹی ہیں۔ وَلَکُمْ فِیْہَا حَیْطٌ اِیْ حَیْطٍ کہ جب وہ

شام کو نہنگوں سے چر کر گروں میں آتے ہیں اور ان کے گائے ان گلوں اور بوزوں کے لٹکانوں میں گاؤں کے کنارے نکل کر بیٹھے ہیں تو پھر اس وقت ان کو جو کچھ روٹی اور زیت ہوتی ہے انہیں کھانے سے پوچھی جاتی ہے اس طرح جب صبح کو بولنے جاتے ہیں غل وغیرہ کھاتے ہیں تو وہ بھی جب کیفیت ہوتی ہے۔ یہ بھی اسی کا کام ہے کہ ان جانوروں کو تہجد سے کھانا کرایا دے اور وہ دعا میں دماغی کچھ کم نہیں اس

کے سوا ان پر جو کچھ لاد کر دے اور در اندر میں لے جاتے ہو کر ان کو دیکھا کر لے جاتے تو حقیقت معلوم ہوتی ہے سب باتیں ان کی رحمت سے ہیں اِنَّہُ رَبُّکُمْ لَیُّوْکُفُّ رَحْمَۃً۔ اس پر بھی عذاب کی جلدی کرتے ہو۔



[illegible]

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ  
حَبِيَّةً تَنْبِتُ مِنْهَا ۖ وَتَرَكَ الْفُلُكَ مَوَاجِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ  
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿١٠﴾ وَاللَّهُ فِي كَلَامِ رَسُولِهِ أَنْ قَمِيدًا بِكُمْ وَانْهَارًا  
وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ﴿١١﴾ وَعَلَّمَتْهُ رَبِّي مَا لَمْ يَكُن لِي بِلُغَةٍ مِنْ قَبْلُ  
يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ ۚ أَفَلَا تُذَكَّرُونَ ﴿١٢﴾ وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ  
لَا تُحْصَوْهَا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿١٣﴾

[illegible]





قُلُوبُهُمْ مِنْكَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۖ لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ  
وَمَا يُعْلِنُونَ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ۖ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَاذَا  
أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قَالُوا سَاطِرُ الْكَذِبِينَ ۖ لِيُعْلَمُوا أَوَّلَ رُحْمٍ كَانَتْ لَهُ  
يَوْمَ الْقَبْرِ ۚ وَمِنَ الْأَوَّلِينَ يُضِلُّوهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِلَّا سَاءَ  
مَا يَنْزُرُونَ ۖ

[illegible][illegible][illegible]

خداوند یکتا، اب ن کی مخلوق، اور عطا کیا ایک اور بات، ہال فرما، کہ: "جہاں سے کفر آئے، ان کی جہت ہو اللہ اور نہ کرو۔"



فیس ان سے پہلے سے بھی وہی آج کے مقابل میں بہت بڑھ کر فریب کے لئے کہ جن کو خدا نے بڑا کر دیا تھا اس آج بعض مسکریں کہتے ہیں آیت کے ظاہری معنی مراد ہیں کہ از رو کر قہراً قہراً نہ ہو گا کہ ان کے معاد جہنم کے لئے ہے خدا نے ان کو جڑ سے اڑا دیا، بہت ان کے اوپر آ پڑی اب اگر کہہ گئے جیسا کہ طوفان نوح کے بعد اہل شہر میں ایک نہایت بلند برج بنا دیا تھا بعض کہتے ہیں یہ ایک جہاد ہے۔ کہ ان کے مضمون کو اعلان جیسا کہ منشی مہسود کے پورا ہونے کے موقع پر کہتے ہیں کہ چنانچہ قہراً نہ ہو گا کہ یہ جوہر اللہ تعالیٰ پر فرما ہے کہ جو نہایت ہی سزا پر محض ایک قیامت کے دن بھی اللہ کو روکا کرے گا کہ ان سے ہم جیسے گا کہ وہ میرے شریک بنو گئے اپنے نزدیک تو اس سے کہہ گئے، کہاں ہیں؟ ادھر ملے تو اس سے طور پر اہل شہر (سوشل انڈیا) اعلان ہوا کہ انہیں کہیں کے کوئی تھکانہ رکھو اور رہتی ہے۔

تنبلیں، کھنڈا، فٹنگ، کچن، کپڑا کی دکان اور قیامت کا نقشہ منجھ گیا ہے۔ اس روزانہ سے دلچسپی لے گا کہ جن کو تم نے دنیا میں میرا شریک بنا رکھا تھا وہ کہاں ہیں اور اب نہ ملے گا اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان کی سرکاری جگہ سے غلط رہا، وہاں تک نہیں گئے کہ یہ بڑے بد نصیب اور قابلِ سزا ہیں۔ مگر ہم کس شے کی طرف توجہ کرتے ہیں جاننا کہ لڑنے والے اپنی ہی بات چلتی اور بدکاری میں اپنی خانوں پر حتمی دھار دے تھے اس وقت بھی ان کو توجہ نہ ہوئی اس پر وہ بد نصیب سرخو کہ کہیں اعلیٰ عہد کے بڑے ہیں کس میں ہے کہ تو دنیا میں کوئی شے یا کام نہیں کرتے تھے۔ ان کی دوشاخ کوئی پرانا ملک نہیں گئے کہ تم جنہو نے جو تمہارے اعلیٰ خدا کو کھوس دیا، اس کے بعد وہ ان کو فیصلہ نہ کیا۔ اس کا نتیجہ جہنم کے دروازوں میں تھو جہاں تم کو سودا رہتا ہو مگر فیضان کے بعد خدا فرما دے کہ یہ کسی برا بھلا انسان نہیں رہا کہ ہے یعنی بہت بری گمراہ کے مستوجب ہیں۔

وَقِيلَ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا مَاذَا أَذَلَّ رَبُّكُمْ قَالُوا لَخَدِيدَةٌ لِّلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ ۝ جَنَّاتٌ عِدْنُ يَدْخُلُونَهَا يُجْرَى مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ تَوَقَّعُهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ۖ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ هَلْ يَتَذَكَّرُونَ إِلَّا أَن سَأَلْتَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْيَأَىٰ أَمْرُ رَبِّكَ ۚ كَذَٰلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنَ الْغَايِبَةِ وَمَا ظَنَّهُمُ اللَّهُ وَلَكِن كَانُوا أَنفُسَهُمْ يَظُنُّونَ ۝ فَأَصَابَهُمْ سَيِّئَاتُ مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝

۱۰۔ ہر بلا کو دل سے جو بچھڑانا ہے کر تیار، سب سے کیا: زل کہا تو کہنے میں آگے چڑھیں گے (ان کے لئے) بلاں و مایوس میں۔

کچھ بڑے بچے مفسرین پر فرشتوں کا کھانا کرتے رہے اور انہی کو بھی فضائی قوتیں مل رہی تھیں، مگر ان کی مساعرت بڑی اور انہیں ہلاکت کی تو قہر ۱۹۴۱ء ہے۔





وَلَا حَرَمًا مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ ۚ كَذَلِكَ فَعَلَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ فَهَلْ عَلَى الرُّسُلِ إِلَّا الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ۚ وَكَذَلِكَ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنْ أَعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۚ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۚ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۚ

[illegible]

ترکیب کے انجن تو اہل تعمیر خدا کا دہمہ منی شی و ان کی اولی و انبیاء و اہل اخلاص و ان ائمہ ہیں جن کی بات حق و علی و امیر  
مؤمنان سے نقل ہوئی ہے۔ ان میں سے بعض ائمہ بھی ہیں جن کی بات حق و علی و امیر

[illegible][illegible]





کرنا جو اپنے رب سے بھڑکی امید پر غرور کرتے کی ترغیب داتا ہے۔ میر تو ظلموں سے مصطفیٰ ہے اور تو کل حاضر وائے ان میں یہ بھی اشارہ ہے کہ کچھ کنارہ کی سخرہاں کو جھرت کرنے پر ہی یہ وعدہ انبیاء کرم پر ہو گا جس پر جہاں تک جو اور کسی بات میں جو نوبہ کتابوں کے تحت کرنے پر اور جس عالم کے معاملات اور کربانوں کی بری خواتینوں سے دیکھتے ہیں یہ ان میں کوئی منت و مشقت و کام اضحیٰ کرنے پر اسلحہ کی ترویج و افتخار پر خود کفر و برستی چھوڑ کر خدا کی طرف آئے ہیں۔ گویا یہ آیت میں طرہ ان کی برادری میں مبرہہ تو کھلنے کے واسطوں کے لیے انعام ایسا کا پر نہ ہے اسی طرح ایسا بات کے لیے اہل ایمان ہے کہ خدا و انسانی سے رابطہ کرنا کوئی بھی تکلیف نہیں ان میں دین و دنیا میں جو حکم دیکر صاحب پر مبرہہ کرنا چاہے وہاں مستان میں فیکٹ ان میں ان میں جہاں اس بات کی طرف رجوع ہے کہ بس یہاں کی وجہ سے مشرکین و عرب مسلمانوں اور یہی اسلام کو بغض دیتے تھے جن پر صبر و بردباری داشت اور توکل کا ان کو کبھی آیت میں قسم ایمان تھا۔

اور وہ بات یہ تھی کہ عرب نے لوگ حضرت سلیمان علیہ السلام کو ان میں جس میں حرام اور ناپاک اور مکروہ و انہماں کی خدمت اور برستی کی قیامت اور مکارم و اعلیٰ کی تاکید تھی یہ کہتے تھے کہ اگر خدا کو اس کی سمجھا دے تو ہوا سے پائے آسمان سے فرشتہ کو اس میں نہیں بھیج دیا چنانچہ یہ شبہ ان کا جمع الجبابہ کو آنا انہیں میں اور عقائد پر بھی ذکر ہوا ہے۔ اب اس شبہ کا اس آیت میں یوں جواب دینا ہے کہ یہ خود چند امور احصاء کی ہیں۔ یہ نیز انسان ہی رسول ہوتے آئے ہیں اور وہی خدا کے بھیجے اور بھڑات آئے ہیں انہیں یہ بات معلوم نہ ہو تو ان میں غرور سے پانچ دیکھو وہی لیے ہم نے ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ پر بھی ذکر ہوئی قرآن مائل کیا تاکہ ان میں وہ آپ کا کام الٹی تہذیب اور آیت سے تو دین سے نصیحت حاصل کرنا سکھادی اور تاکہ وہ خود بھی فکر و غور کریں۔

فواکد (۱) فسئلوا اهل الذکر میں اس واسطے کی توں ہیں۔ ان میں اس جو کہتے ہیں اہل قرآن بھی یہ اور اور ہیں۔ ذمہ فی کہتے ہیں محمد مائل کتاب مراد میں کیا کہ دو صبا جائے ہیں کہ پہلے نیا بھی انسان تھے اور عرب کے مشرک اہل کتاب کو اہل الذکر کہنی ان میں سمجھتے تھے اس لیے ان سے دریافت کرنے کا حکم یا بعض کہتے ہیں موعظہ اہل علم مراد ہیں۔

(۲) اس آیت سے یہ برکت و برکت نہیں ہوتا کہ اس سے قرآن اہل کتاب کے پاس یا تحریف میں جو بھی جیسے اظہار ہے۔

(۳) اهل الذکر میں اس واسطے کہ ساتھ تحقیق سے جیسا کہ قرآن کا بیان اور سنائی جاتا ہے تاکہ اسلحہ سے۔

(۴) اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی ایسا تصویر شرعی اظہار اور معلوم نہ ہو تو جو اس کو جانتا ہے اس سے دریافت کر لینا چاہیے۔ یہ بات بھی مان لی جانی چاہیے کہ دریافت کرنے میں کسی کی خصوصیت نہیں کہ اس سے دریافت کرے کوئی اہل علم اور اور دایاں اور دین و اقوال کا صاف سے جو وہ ٹھیک و سچ جانیں سے۔ میر اور ان سے جواب دے خود اور قرآن و احادیث سے اشتہار کرے۔ رسول خدا میں صلائے اس بات کرنے کے لیے کہ ایسا کہ اہل قرآن سے پھر احادیث سے پھر احادیث سے بحث کر لی جاتی ہے اور پھر جب کوئی مسک صاف خود یہ قرآن میں طے نہ ہوا دین میں نہ انتہا سے ثابت ہو تو پھر استنباط کی ضرورت ہے اور اشتہار خود بھی علیہ السلام نے بھی کیا ہے اور صحابہ کرام نے بھی۔ اس لیے دین میں اشتہار بھی ایک مسند چیز مانی تھی اور ضروری مانی جاتی ہے چونکہ بعض اس سے قرآن مجید تفسیر یا انکی شنی نہیں ہو سکتا اس لیے اس ضرورت سے کہ اشتہار کرے ہر ایسا کام جس میں اس کے ضرور مانی ہیں اور استنباط کو اشتہار تیار بھی کہتے ہیں اس پر اشتہار نہ کرنا کہ ہر اس مسئلہ میں جو اس کو کتاب و سنت و احادیث میں طے تو مسجد یعنی مجتہد سے پوچھ کر اس پر عمل کرنا چاہیے اور اسی کو تحفہ شرعی کہتے ہیں جس کی ضرورت بھی مانی و انتہا علم یا موعظہ و عام الکتاب۔





















قُلَّا نَضَرِبُكَ بِاللَّهِ الْأَمْثَالَ ۝ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ ضَرَبَ  
 اللَّهُ مَثَلًا عَبْدًا مَمْلُوكًا لَا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ وَمَنْ رَزَقْنَاهُ مِنْهُ رِزْقًا  
 حَسَنًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا هَلْ يَسْتَوُونَ ۝ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ  
 لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا زَجَلَيْنِ أَحَدَهُمَا أَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلَى  
 شَيْءٍ وَهُوَ كَلٌّ عَلَى مَوْلَاهُ ۝ أَيْ مِمَّا يُوْجِهُهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِي  
 هُوَ وَمَنْ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ ۝ وَهُوَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

۱۳۱۶ھ

کہاؤ گے کہ (ایمانی اہل سے) مثالیں نہ کرنا کہ مذہبی قہر جاتا ہے اور تم بولنا نہیں جانتے۔ (وہ ایک ایسا مثال بیان کرتا ہے کہ ایک کلام ہے اور  
 کہ جو کسی چیز پر کوئی قدرت نہیں کہتا اور ایک شخص جس کو تم نے اپنے ہی سے نوہ روزہ کی سزا دی ہے اور وہاں سے ہے جیسا کہ اور اگر کفر کا ثواب ہے کیا  
 وہاں سے ہیں؟ (وہ بھی کہتے ہیں) آپ کہتے (اللہ تعالیٰ) مجھے ٹھیک سے (اللہ تعالیٰ) کی طرح جانتے ہو (اور میں) ایک اور مثال (اور میں) کہ میں نہیں کرتا  
 ہے کہ ان میں سے ایک تو آگاہ ہے (ہاں ہاں) کہ کوئی نہیں کہ سزا دے (اس لئے کہ) اپنے آپ پر ہر گز ہے جیسا کہ جاتا ہے (جوئی) نے (نہیں) ۲۱ کیا یہ وہ  
 بار ہے کہ جو لوگوں کا عذاب (معمولاً) ہے اور جو کچھ ہے سے رستہ پر گھر ہے؟

ترکیب : عذاباً معصوفہ معلوگہ مفت اول غلامد مفت ثانی بخریر بدل ہے مثلاً سے ومن معصوف ہے عذاب پر ہے بھی محمود شہ  
 مثال ہو کر مثل ہے بدل ہو کر اور جہاں حال ہے غیر معنی سے اور اسی طرح راجحوں مثلاً سے بدل ہے بخریر معصوف سے راجحوں کا  
 بیان ہے۔

تفسیر : مترکین و مترک کے یہ الامان کہ جواب میں یہ مثالیں بیان کیا کرتے تھے کہ یہ میں کوئی شخص بدشاہوں سے ان کے دنیویوں  
 اور دنیویوں کے دیرینہ غرض حال نہیں کر سکتا اور نیز جس طرح بادشہ ہوتا ہے اپنے تمام کارناموں کے بیان کرتے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ  
 نے کیا ایمان کے جواب میں غریب ہے فلاخضر و لا یخضر کہ یہ مثالیں نہ بنانا خدا کا معاملہ بندوں کا سنا کہ ایمان اللہ بطلہ ایمان میں وہی طرف  
 اشارہ ہے اس کے بعد خدا تعالیٰ (اللہ تعالیٰ) بیان فرماتا ہے جن سے یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کے اس کی تمام مخلوق عاجز اور اس کی دست  
 کر ہے اس کے علم بغیر ذرا بھی حرکت نہیں کر سکتا خصوصاً بات پر مشول کے بت کہ وہ تو ہے کہ یہ وہی کسی شخص کو ضرب اللہ مظللاً عذاباً  
 مظللاً تھا ہے شروع کرتا ہے کہ ایک وہ ظالم ہو اور ظالم بھی کیا ظلم کا آزادی نہ ہو یا اس کا وہ باوجود قہر میں اجازت نہ ہو نہ سوتی نے اپنے  
 کرنے کے بعد اس کی آزادی سزا کی ہو نہ کسی قدر اس اور کرنے پر اس کی آزادی میں ہوئی اور اس پر طریقہ ہو کہ لا یخضر علی شیء و خانہ  
 داری کے امور میں بھی کسی کو اپنے لینے کی نہ کو کچھ کی قدرت نہ ہو اور ایک دو امیر و اعیانہ ہو کہ جس کو اپنے مالی میں جیسے کھلے ہر طرح کے  
 تصرف کی نہ صرف قدرت ان ہو بلکہ وہ تصرف بھی کرتا ہو مگر کیا یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اللہ کے سوا جس قدر اس کی عظمت  
 ہیں (کہ جس کو مشرکین پوجتے ہیں اور سنے سنے طریقوں سے ان کو عبادت برآوی کا ذریعہ جان کر ان کو پکارتے ہیں اور ان کی نہ روزانہ  
 کرتے ہیں جیسے کہ عرب میں دستور تھا) سب اس کے آگے اس نظام کی طرح محتاج ہیں کہ جس کو اس کی اجازت بغیر کچھ بھی قدرت نہیں کہ

























رَبِّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَنَنْفُوهُنَّ رَحِيمٌ ۝ يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ  
عَنْ نَفْسِهَا وَتُوَلَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ وَصَرَبَ  
اللَّهُ مَثَلًا قُرْبَىٰ ۖ كَانَتْ أُمِّيَّةً مَّطْمَئِنَّةً يَأْتِيْنَهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ  
كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَّرَتْ بِأَنعَمِ اللَّهِ فَإِذَا وَقَعَهَا اللَّهُ لِبَاسٍ الْجُورِ وَالتَّخَوُّفِ  
بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوهُ  
فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ۝

ترجمہ: اور یہاں کے ہے کہ انہوں نے دعوتِ شہادت کے پیچھے بھی گمراہ چھوڑ دیا مگر چاہا کہ وہ صاحب کی ہر داشت کی بے تکلف آپ کو سب ان کی ساقی  
معا کے بعد حضور صم پر جس میں کہہ رہے تھے، لیے بھڑکھڑا آئے اور یہی عمل کو اس کے عمل پر اور بدلا دیا جسے کالامیں پر کوئی غور نہ کیا۔ اور وہ ایک ایسے  
گاز کی مثل کا بیان فرماتا ہے کہ وہ اس میں سے نکلتا ہے، اس کی قدر دہی کی فراغت پر ایک سے ملتی لے جی میں اس نے ان کی خوشی کی خوشی کی بھر پور نظر نے  
ان کے ان کے سب اور دیکھتے تھے ان اس کا دہی بکھڑا کہ لوگ اور خوف کا کالام پر، پر وہ ہر حالت ان کے پاس نہیں ہیں کہ ان میں بھی  
آپ انہیں نہیں نے اس کو بھڑا یا آپ دیکھ کر نے ہوئے خطاب نے ۱۹۔

ترکیب : میں ریت کی تر لٹھو ورجو اور ان دو سر اور اس کا اسم تاکیداً مکرر آیا اور لکھن ہے کہ ان کی کوئی چیز نہ حذف ہو کہ ان کا یہ  
کی خبر اس پر وال ہے لٹھو، بھول کا مینو یعنی لوگوں نے ان کو کشتہ میں والا ہر بیت کر لکھتے حضرت سے لکھو یا۔ مینو معارف میں آیا ہے یعنی انہوں  
نے یہ کیا کیا اور اس کے ساتھ۔

تفسیر : عہد النبیؐ نے وہ لوگ کی سزا اور انجام کا بیان فرمایا کہ ان کے مقابلہ میں ان لوگوں کی جو ایمان فرماتا ہے جو ایمان پر ثابت قدم  
رہے کفار کی ایذاؤں کو برداشت کیا آخر الامر حضرت مصلح کے ساتھ جو ملے اور وہ اس میں جو کہ جان و مال و اسلام میں کوشش کریں اور اطمینان  
دلا جائے جو کچھ ضرور ہوا ہے اطاعت میں ان سے اس حالت صحبت میں ہو گیا ہے خدا غفور رحیم ہے اور اگر قتل و اسراف پر حجاب ہے تو یہ معنی  
دیتے ہیں کہ عہد شکنوں میں سے یا کفار میں سے کہ جنہوں نے غریب مسلمانوں کے ساتھ طرح طرح کی بد سلوکیاں کر کے ان کو کشتہ میں  
اُبل دیا تھا وہ اب استغفار کے مقام میں مرانی چلے گئے۔ یہ گور صاحب پر جرات قدم رہنے پر حضرت اور ہم کا کلام دیتا ہے۔ بعض علماء  
کہتے ہیں کہ یہ آیت میں انبیاء و عہد شکنوں کے ساتھ کی بھائی اور ابو ذہب بن سہیل اور ولید بن الحنفیہ و سلم بن ہشام و عبد اللہ بن ابی  
اسحق ثعلبی رحمہم اللہ کے باب میں ماذن ہوئی ہے۔ مشرکین نے ان کو کشتہ میں ڈال کر خر پڑا دیا تھا یا تھا لیکن پھر یہ لوگ ہجرت کر کے حضرت صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت شریف میں آئے اور حجاب کرتے رہے۔ ان کے گناہ معاف ہو گئے۔ (ماہنامہ ابن مہر قزوین کا کتب خانہ دارالحدیث) دیکھتے  
ہیں ان کے گناہ ایک یا دین ان مشرکین کے لیے ہے کہ جنہوں نے مسلمانوں کو کشتہ میں صحبت میں مبتلا کیا تھا لیکن پھر وہ مسلمان ہو گئے  
ہجرت کر کے جہاد میں شریک ہوئے حبیبہ کے مخالفین وید حوٹ۔ وقریش یہ آیت تو پڑ گئی وہ لوگوں کے لیے عذر ہے اس کے بعد اس











چندوں کے استعمال سے روک دیا تاکہ اس روز میں ان کے گھس بادی کی ترقی نہ ہو جسے کہ روزے میں آگاہ ہے مسلمانوں پر جو چیزیں حرام  
 اولیٰ میں تو قسم اول کی تحریم ہے بخلاف یہودیوں کے کو ان پر قسم دوم کی بھی تحریم تھی۔ یہ مسلمانوں پر احسان ہے کہ ان کو اس قسم کی تحریم جاری  
 نہیں فرمائی۔ اس کا بھی ذیل رکھنا چاہیے۔ فرماتا ہے کہ یہ یہودی کا ظہا ہے عقوبت پر قضا شرعی کرتے تھے اشیاء میں پر حرام ہوتی جاتی تھیں اور  
 سرکشی کے بعد تو یہ کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ قبول نہ کر رہت کہ ہر لوگ بے خبری میں گمراہ نہ رہے مگر اس کے بعد انہوں نے توجہ کر لی ان  
 کے لیے خدا حضور مہم ہے۔ ایک آیت میں یہ لکھا کہ جو موت تک گزرتا رہا ہے جسے وہاں ہر سوت طاری ہونے کے وقت توجہ کرتے ہیں ان کی  
 توجہ قبول نہیں کیا کل ولست القوۃ الا یہاں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اگر وہ تنگی میں بھی کسی نے ہر ان کی ہے اور مرنے سے پہلے اس نے  
 توجہ کر لی ہوگی قبول ہے۔ مہم راہی ہم کا ہی پر اتفاق ہے شریعتیں ہر حضرت علیہ السلام کی نیت میں کام کرتے تھے بت پرستی کرتے تھے یا  
 ایں ہر حضرت اور ایم خیر السلام کے فائل تھے ان کے طریقہ کو اپنا جانتے تھے اسی طرح یہودی بھی ان کے قول تھے اور اہل فرطات کو ان کی  
 طرف منسوب کرتے تھے تو رات میں جو کچھ ان کا نام میں لگتی ہوئی ہو پاک چیزیں ان پر حرام ہو گئیں ان کو سنت ابراہیم کہتے تھے اس لیے ان  
 دونوں ترقی کے سامنے کو ایم علیہ السلام کا چند مضامین عید کے ساتھ ذکر کیا تاکہ ان کے خیالات فاسد و کا بطلان ہو۔ پس فرماتا ہے ان  
 ہر عقیدہ اول مفت ان کی امامہ اس کے پڑھتی ہیں وہ تنہا چیز ہوں ان کے جسے عزراست یعنی ایک جماعت کے تھے۔ کوہم  
 کہتے ہیں اپنے اول عید میں تمام شریکین کے مقابلہ میں ہی سوجھ تھے اس لیے وہ بھی ایک گروہ قرار دے گئے باوجود ہر روز ان غلطی معنی منقول  
 جیسا کہ ملت و بھی یعنی حقہ (۲) کا لکھنا یعنی حکم کے ۲ ہر اور (۳) حقیقتاً بحکم اہل الی اسلام (۴) ہر دن اور وہ مشرک نہ تھے (۵)  
 نہ ان کو کہ نہ شکر گزار تھے (۶) کچھ خدا نے ان کو یہ گزیدہ کیا تھا ایک عالم ان کو ذکر خیر سے یاد کرتا ہے (۷) بعد لہ ان کو اور است  
 کی طرف جا رہی تھی (۸) حقیقتہً ان کو دیکھیں بھی وہ پہنچے جو لے ان کی نسل میں برکت دہی تھی (۹) اور آخرت میں مقام بلند پر پہنچے۔  
 اب جو ایم کے ستر پر ہے وہی ان کا وارثہ برکات کا تھی۔

ثُمَّ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ اَنْ اَنْزِلْنَاهُمْ حَنِيفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۱۰﴾  
 اِنَّا جَعَلُ السَّبِيْثَ عَلٰی الَّذِيْنَ اِخْتَلَفُوْا فِيْهِ ۚ وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَكْتُمُ  
 بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَمَّا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اٰذٰءَ اِلٰى سَبِيْلٍ  
 رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالتَّوْعٰظِ الْحَسَنَةِ وَعٰبَادُوْهُمْ بِالتَّحٰۤی ۚ هِيَ اَحْسَنُ اِنْ  
 رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ صَلَّ عَنْ سَبِيْلِهِ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ؕ وَاَنْ  
 حَاقَبْتُمْ فَمَا قَبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْ قَبْتُمْ بِهِ ۚ وَلَٰكِنْ صَبَرْتُمْ لَهٗوَ خَبِيْرٌ  
 لِّنَصِيْرِيْنَ ؕ وَاَصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاَللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ  
 فِيْ ضَلٰٓئِقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اٰثَقُوْا وَالَّذِيْنَ هُمْ









تو نہ کوئی گناہ ہے اور اس پر مجبور اہل اسلام کا اتفاق ہے سلف سے خلف تک سید اقصیٰ سے مراد بیت المقدس ہے اور اسی کو اقصیٰ بھی جبرائیل علیہ السلام نے کہتے ہیں کہ خاتم النبیین سے یہ اس دور کا صدر ہے کہ پھر اس سے پرے اور کوئی مسجد نہیں۔ غرض کوئی جہود مگر عرب خصوصاً مکہ کی اس کو سید اقصیٰ کہتے تھے اس کے گرد و رکعت دینے سے مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کی جگہ میں سید اقصیٰ ہے ایسے سر بزرگ اور مکہ میں یہ سر بزرگ خدا کی عطا کردہ برکت ہے اور اس کے سوا اس کے گرد و محضرات انبیاء علیہم السلام کے حضرات اور ۱۲۰۰۰۰ قریب میں دوسرے بزرگات ہیں اور یہ سید اقصیٰ کے لئے کرائی کی مسجد اتنی آغوش صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نشان قدرت اور عالم غیب کی چیزیں دکھانے تکفل ان کے جنت اور رزق کی نعمت دیہ حالت اور طاقت اور عالم قدس کے لوگوں کی کیفیت تا کہ قدرت کے سرچشمہ تکمیل ہو جائے جو تمام عالم کے نبی کے یہ ضروری تھی۔ سچا و بصیر اس مقام پر جب لطف دے رہا ہے۔ بصیر اس عجیب میر میں حضرت تکفل کی نگہبانی کے لئے آیا ہے سارا کو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اور سچ حکموں کے پیوہ سوالات پر جہد کر کے لیجئے اور آسمان اور کائنات و رزق کی میر اور وہاں انبیاء علیہم السلام سے ملاقات کی کیفیت اور غایب ہو جانے والی فرض ہو نا محاورے سے سمجھ میں نہ آتا ضرور ہے۔

ابحاث : (۱) یہ سراج کا قاتل تحقیق کے نزدیک خبرت سے ایک سائل پشتر رجب کے مہینے میں متا بمسویں شب کو ہوا تھا جبکہ معاملہ بالشریل و جبر و کتب سے ثابت ہے۔ (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کو اس طرح کی کیفیت میں فرمائی تو اس کی اور بھی تسخیر کرنے لگے۔ چنانچہ قریش کے چند قافلے مکہ شام میں تجارت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ قریباً کہنے آپ سے سوال کیا کہ اگر آپ صاحب بیت المقدس گئے تو وہ رے عمان طائی قافلے آپ کو رست میں ضرور دکھائی دیے ہوں گے اگر آپ سے ہیں تو ان کی پوری کیفیت جان فرمائیے کہ اس رات وہ کہاں تھے اور اہل قافلہ اس وقت کیا کر رہے تھے اور میں میں کیا واقعہ ہوا تھا۔ چنانچہ آپ نے ان کی سب مفصل کیفیت جان کر دی اور جب وہ قافلے واپس آئے تو لوگوں نے ان سے پوچھا کہ کدوس شب تم کہاں تھے اور کیا معاملہ تم میں گزرا تھا انہوں نے وہی بیان کیا جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی جیسا کہ سب مسلمین میں موجود ہے۔

سوال : امانیت میں یہ سراج کو لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیت المقدس کے مکات کا بتایا جو مشاعرہ راج کیا اور آپ جب قلاتے قلاتے گھر گئے تو جبرائیل علیہ السلام نے بیت المقدس کو آپ کے سامنے لا کر حاضر کر دیا۔ اہل قرینت المقدس جو خاص پہل طبعی سے عبادت ہے بخت خمر کے حادثہ میں سراپا کیا اور پھر جو اس کی تعمیر ہوئی تو اس کو ان کا کیے کہ ہذا امانت کو جس نے حضرت مسیح علیہ السلام سے جبرائیل گمراہی پھر اس کے بعد جو تعمیر ہوئی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے مہر تک تمام نکس ہوئی تھی جس کی سرپرستی میر و نس کا کہ تمام نکس کا جو قیصر دوم کا گورنر تھا اس نے حضرت مسیح علیہ السلام کی پیشین گوئی کے موافق حضرت مسیح علیہ السلام کے صعود سے پیشانیہ میں بری بعد اوم کے قیصر طبلوس نے رجا و بنیاد سے کر لیا اور اس پر مل جلوا دیا پھر جو کسی نے اس کی تعمیر کا قصد کیا تو نہ کر سکا۔ اس کی بنیادوں میں سے ہوتوں تک آگ کے شعلے نکلے رہے جو یہو بر مسیح کے ساتھ ہو سلوی کرنے سے قورالی تھا۔ خرد و قیر حضرت عمر بن الخطاب کے مہر تک خرب ہو پڑی دی وہی جس و خاشاک اور بول و برزخ پر اور جتا تھا پھر اس کو عمر بن الخطاب نے تعمیر کیا یہ بات یہاں تک اور محمد بن ابی بکر میں بلا تہ قیالی تھی ہے یہاں آپ سے تقاریر ان کی کوگر پڑی اور اس کے مکات کے لوگوں کے سوال کے واقع کی کوگر بیان فرمائے اس جہد کے مشر صدر ہاسال سے ہی اس کو کسی نے نہیں دیکھا تھا وہ اس کے مکات کی کوگر کا چوہے تھے؟ دوم جو کہ ہو پھر اس کے حضرت کے دیوہ کو جس حاضر ہونے کے کیا معنی؟ معنوں ہوا کہ اسلام اس کی غلا باقوں اور قوروت پہنچی ہے میں کو کوئی بھی تسلیم نہیں کرتا۔

جواب : مسجد اس جہد کا نام ہے جو وہ عبادت کے گرجاں یا بول جانے سے نہیں دیتی کو وہ خاص پہل مشر بھی کہ اس کے اس پاس یہاں نہیں نے مکات تعمیر کر رکھے تھے جن کو خود یہاں اور محام پہل اور بیت المقدس ہی کہتے تھے جن کو قریش کے نے جبکہ وہ اس ملک اور

میرے خالقِ مہربان نے مجھے ۶۰ سال تک زندہ رکھا۔ میں سر اٹھالے کھڑے  
 شرمیلے چہرے کے لیے آتے جاتے تھے، ہونٹوں پر کھنکھارے سے منہ اٹھالے دیکھنے والے نے تھوڑی دیر میں اسے  
 کے سامنے منہ دھو دیا۔ وہ نے دیکھ کر کہ حضرت میرے ذریعے کو جواب دیتے اور نشان دکھاتے تھے میرے منہ سے اس سے مراد  
 نہیں کہ ان کے ہاتھ کو اٹھ کر مار کر کہیں سے آئے تھے بلکہ آپ پر شکاب، وہ بی اور اور تم غلامانہ لہجے میں کہنے لگے کہ میں نے اسے آپ کو  
 میدان میں منہ دیا، ہم تھے۔ معذور لوگوں کے سامنے غلامانہ لہجے میں پراسرار کھنکھارے تھے وہ بچوں کی زبان عام میں کہیں کہیں  
 مانتے آفریقہ ہوتی ہیں۔ ہارن صاحب ایسے وہی تھے جنہیں سے جس نے میں نے اسے سے بولے۔ والدین علم شرم کرتے ہیں جو ان  
 مسلمانوں کے اعتقاد میں غور کرتے ہیں اور ان کو حق کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ان کی زبان سے یہ شرم ہے۔

(۲) ہم نے حضرت کی کھنکھارے کی زبان سے یہ کہہ کر دیکھا کہ ان کی زبان پر جانتے اور ان کے ہاتھ سے ان کے ہاتھ سے  
 وہ بی اور جو ان کی کھنکھارے کی زبان سے بھرتے تھے ان کے دیکھنا ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے  
 ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے  
 مسلمان بلکہ تھوڑے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے  
 ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے

جو آپ صحیحہ کی کا کسی نہ کسی طرح کی ضرورت سے ان کی طاقت میں بڑھ جائے یہ تو محض خیال نہیں۔  
 ان کی کلی دیر اور ان کی کلی حرکت کو دیکھ کر کہیں کہیں ان کے آسمانوں کا نشان، ان کی طاقت کا اشارہ، ان کی طاقت کی  
 پوری پوری وضاحت کا اشارہ، ان کی کلی حرکت کی پوری وضاحت کا اشارہ، ان کی کلی حرکت کی پوری وضاحت کا اشارہ، ان کی کلی حرکت کی  
 قلم لایا کرتے تھے ان کے مسلمان طبعیات، ان کی کلی حرکت کی پوری وضاحت کا اشارہ، ان کی کلی حرکت کی پوری وضاحت کا اشارہ، ان کی کلی حرکت کی  
 کا کلی حرکت کی پوری وضاحت کا اشارہ، ان کی کلی حرکت کی پوری وضاحت کا اشارہ، ان کی کلی حرکت کی پوری وضاحت کا اشارہ، ان کی کلی حرکت کی  
 میں وہ بہت سی کتب، ان کی کلی حرکت کی پوری وضاحت کا اشارہ، ان کی کلی حرکت کی پوری وضاحت کا اشارہ، ان کی کلی حرکت کی  
 ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے  
 ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے  
 ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے

(۳) میرے روحانیت کا قابل طلبہ کے ہمارے ان کے کہ جس سے روحانیت پر غلبہ جی ہمارے روحانیت میں سریت کرتی اور ہم  
 ان کی زبان سے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے بھرتے تھے ان کے ہاتھ سے

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَجَعَلْنَاهُ هُدًى لِّبَنِي إِسْرَءِيلَ أَلَّا تَتَّخِذُوا مِن  
 دُونِي وَكِيلاً ذَرْوْنِي مَن حَمَلْتُمَا نُوْحًا لَّكَ إِذَا كَانَ عَبْدٌ شَاكُورًا وَوَقُضِيَ



تفسیر: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی و اُردو ماکر (یعنی مزاح کا ذکر کر کے اُٹھا کر) سے ہمیشہ سے انبیاء کے ساتھ ہم یوں ہی اُٹھا کر اُردو کرتے آئے ہیں اس سے پہلے ہم نے سنی ائمہ اسلام کو بھی سنا ہے کہ جتنی قرآن و وحی تھی جتنی اس امر ان کے لیے جانی تھی ان میں ہوا تا کیوں ہم یہ کہہ کر اسے اُٹھا کر اس کا کچھ کشتی میں سوار ہونے و وہاں کی نقل و حرکت کو کارخانہ ماحولت و رانہ خانہ مگر غرض اس امر ان کی بات پر کسی کی جا کثرت میں نہ ہے۔

[illegible][illegible]

ہاں تو اس سے تو یہ کہ "تفسیر نہیں سمجھتی" جوتی کہ امام ہے اپنی تہذیب اور جوئی برائے اعلیٰ کوئی نہی تھی۔ "کتاب الحروف کے نزدیک یہی قرآن











کتاب کے مذاہات المعروف ای کتاب میں شہر کے پھرنے سے انکس، قانات منواتے گئے (۴) بیت اللحم کا چمک کہ (۵) دمشق چانک (۶) افراکیم کا چانک (۷) مقدس وستان کا چانک (۸) سبر وچانک یہ بیشتر بند رہا ہے (۹) کھراؤمی کا چانک (۱۰) غلیظہ کا چانک (۱۱) عیون کا چانک (۱۲) آرمینج کی رات کو (۱۳) قسطنطنیہ کا قلعہ (۱۴) بیت صیح کا کنڈ (۱۵) ماضی مستور کا کنڈ (۱۶) ناطیوں کی خانقاہ (۱۷) کھنڈر خان (۱۸) قیر کا کہ (۱۹) قبرستان اکلاری (۲۰) سیر وکس کا مکی (۲۱) مقدس انا کی مسجد (۲۲) پلاطون کا محل (۲۳) بیت حدود کا کنڈ (۲۴) ارم شریف (الف) سلیمان کا قلعہ (ب) خیر علیہ السلام کا قلعہ (ج) جلیل سلسلوں کا قلعہ (د) اس آفسرین ملکہ لیا مت میں عبادت کرنا گئے (۲۵) صدد شہر کے ساتھ کا دروازہ (۲۶) الصخرہ (۲۷) سحر (۲۸) اقصی (۲۹) چنگ و بازہ (۳۰) انجیل کا قلعہ (۳۱) یسوع کا عبادت خانہ (۳۲) یروشلیم کے مائیکہ کا گل (۳۳) قیر کا مکی (۳۴) دروازہ طایہ السرم و حور (۳۵) مہر قبرستان (۳۶) بارشاد کا کنڈ (۳۷) سلام کا کنڈ وہاں شہر میں تھینا تیس ہزار آدمی تھے جس میں زرا و مسلمان چہ و یجر یسوع یسوعی و راجی۔ سلطان آغا خیر شریف کے گرد و نواح میں رہتے ہیں اور یہاں اپنی خانقاہوں اور گریباؤں کے پاس اور یہودیوں کو مچھوٹے مکان میں اور اس کے پاس کے قلعہ میں اس شہر میں یہودیوں کے گھر بہت زیادہ تھے جو اپنی پرورش گاہیں یہ وہاں رکھتی ہیں۔

اس شہر میں دو خانقاہ بہت مشہور ہیں ایک اعلیٰ و سریانی مذہبی شہر سے شمال مغرب کی طرف اور اعلیٰ جنوب مغرب کی طرف۔ دینی خانقاہ میں ہزار آدمی رہ سکتے ہیں۔ ان کیوں کا ایک گرجا بہت بلند اور کشادہ تھا وہاں سے وہاں میں اسباب عبادت اس قدر تھے کہ دیکھ کر تعجب میں آتے۔ کچھ کچھ نودوں قوسوں میں علاوہ ان کی جٹ کے اعلیٰ کوئے کی بھی رہتا تھا۔ یہ وہاں کے مذہب میں سلام کا ایک باب ہے۔ جس کی آبرائی پڑھیں وقت ہے۔ یہ وہاں میں ملکہ نکستان و رشاہر میں کے آقا شہ سے ایک ایسے نئے گرجا کی تعمیر کا ارادہ ہوا تھا کہ جس میں انکس کی کلیسا کے طور پر عبادت ہو اگر اس کے لیے حائلوں کی طرف سے زمین ملی اور بنیاد بھی اسی کی مگر ان کی اور یہاں اور اعلیٰ سے سوز و غارت ہو گئی تھی۔

یروشلیم کے چاروں طرف ایک دارک ہے کہ جس کا طول و باریک نہ گاہی دو کی یہ شہادت کہتے ہیں جس نے مٹی یہود اور (خدا کی عبادت کے لیے) یہاں تا یہودیہ اور عامہ میں اس کے بعد مہلکوں کا قتل ہے کہ قیامت کے روز اس جگہ پر عبادت کرے گا۔ اسی لیے یہودی یہاں دفن و تدفین نہ کرتے تھے۔ یہی وہاں کے پاس تھا اور اس طرح اس کی ایک مقبرہ تھی جس میں۔ یہ بعض بلند دریا اعلیٰ اور بعض نونے پھرنے ویران ہے۔

یروشلیم کے جنوب میں ایک وادی موسوم ملکی چھوٹا تھا جس کے یہودیہ و شاہ کے عہد سے آگے یہودی یہاں مائیکہ بت کی پرستش کرتے تھے۔ یہ بت پیش کا تھا۔ اس کا چہرہ مثل کا مالدوں کے ہاتھ پیلے ہوئے قویہ اپنے عابدان کو گود میں لیے پوجا تھا ہے۔ یہ بت پرست یہودی اس بت کو آگ سے نہایت گہر کر کے اپنے لوگوں کو اس کو گود میں اپنے اگلے دریاں کے جلنے کی آواز دہانے کے لیے حمل کیا تھے۔ اس عہد میں ان آدمیوں کے نام اس نوادی توف (مصلیٰ) کہتے تھے۔ پھر مصلیٰ و امیری کے عہد میں وہاں مقام وہاں بت پرستی سے نفرت کرنے لگے اور اس وادی کو خراب کرنے کے لیے تباہی و تاراج اور غلیظہ وہاں پر نہ لگائے گئے بلکہ کے لیے بیڑا آت مصلیٰ راجی تھی۔ اس مناسبت سے اس کو چشم کہتے تھے جس طرف مصلیٰ ایک بت و راجن کی پرستش کرتے تھے جس کا کچھ کا مائیکہ اور اس کے سے ہاتھ پاؤں تھے اس طرف تو ابلیس مائیکہ کی پرستش کرتے تھے وہ غالباً اس عہد و مصلیٰ تیارہ لیتے تھے۔ اور جزائرت نمائند کے مٹی اسرا تکل نے ان کی مسجد۔ یہ بت پرستہ اعتقاد رکھتی تھی۔



نہ خستہ کے تھیں بچے ہیں اس کو مسجد لیسو نہ سچہ ہیں اس جہ سے کہ اس کے اندر ایک فقر کا ہوا ہے جس کی بہت خیال ہے کہ یہ فقر اس وقت سے آسمان سے نرا ہے جب سے اس پر یہ کس نعمت ہوئی ہے یہ یہ بھی چاہا ہے۔ کہتے ہیں کہ سب اگلے کی ہی پانچ بیڑہ کثرت کرتے تھے۔ یہ بزرگوار کہ جانتے کو کہ ہر کئی جہالت باوجود کہ اس کی مذہب و ملت نے اس کی کس کو کوک ایا۔ یہ حضرت نے دیکھا ہے اس کے بیٹے کے لیے کام تھا۔ یہ ایسا اسلام میں سادگی سے بہت نکس ایسا مسجد بہشت مائل ہے۔ اور ہر ایک عمل مائل کثرت کا ہے اس میں علماء باب حیر۔ باب الظرفی۔ باب انشائی۔ باب القصر۔ باب بیضا مالک ورواد ورمضان پڑا ہوا ہے۔ برآمدہ کے طور پر اس کا پہلا درجہ تک سرکار کا ہوا ہے اس کے فقر و کسالت سے اس کے یہ کھیل کے فقر ہیں سب دلائل و دلائل دینی ہوئی ہیں۔ ایک درجہ کے فقر و کسالت سے اس کے بہشت مائل اس کے سنگ مرمر کا رنگ سفید ہے مگر وہ بھرتی کے لیے جو بوجہ بھرتی کی ہوئی ہے اس درجہ میں کوئی کھڑکی نہیں ہے مگر وہ پڑے درجہ میں ہر ایک کس کس کا ساتھ ساتھ رکھی ہوئی کھڑکیوں ہیں اور تکبیر کے بجائے ترمیم اور تکبیر نہشت پڑتے۔ یعنی یہ جس پر وہ طرف قرآن مجید کی آیات بخیر لکھی ہیں یہ سب کلمات انکی خوبصورت لکھی ہوئی ہے کہ جس کی بہت اذکار و موصوف ہیں یہ کہ مجھے اس کے دیکھنے سے انکی خوشی کی ہر اور دینی صورت سے ہرگز نہیں ہوئی مسجد مذکور میں سحر کے سوا ہر اور حرکت ہیں ان کا طالب اسلام تجربہ ہوتے ہیں چنانچہ ایک اور درجہ فقر ہے جس کی بہت کچھ ہیں کہ کثرت عمل اللہ علیہ وسلم کے کافر تھے تھے۔ تکبیر کا درجہ سے لیا ہوا ہے۔ اور ایک معترض یہ ہے جس میں ایک سوراخ تھا جو جانے کسے قائل ہے۔ اس کے خلاف ہر سوراخ اصلی مطلب و مسماتے ہیں۔ ہر ایک بزرگ فقر و کسالت میں ہے جس میں طار و سو۔ رخ نکلے۔ جس نے نوے ہیں اس کی یہ عمارت نکلتے ہیں کہ ایک زہرہ زہرہ جانے کے بعد اس میں سے ایک کھل گیا ہے جو جانی ہے چنانچہ اس میں سے سارا مے جو وہاں آگئے ہیں سارا مے نکل پڑا ہے۔ کہتے ہیں اس کے نائب ہو جانے کے بعد یہ کافرا ہو جانے کا۔ (یہ بھی اسلام میں سادگی سے بہت نکس ایسا ملک عام ہیں) یہ بھی کہتے ہیں کہ اس مقام پر طیمان بن رواد و دیگر علماء کا کھڑا ہے۔ مسجد مذکور کا کتبہ کثرت سے لکھا ہے اور اس کا فقر و کسالت میں اس کی بہت کچھ ہیں کہ جس پر ہے تمام یہ سادگی رکھتی دیتا ہے انکی سادگی یہ عمارت حضرت محمد کے مہدی نہیں۔ یہ کہ ان کے بعد ہی ان کے ان کے اوزار و تعمیر یہاں ہر اور تعمیرات ہوئی ہیں حال کی عمارت سفاحین طمانہ سلطان طیمان کی ہے۔

حالا میں کئی مسجد میں تکبیر مرمر کا رخ نکل گیا ہے اور مسجد کے نیچے ایک نہ خانہ میں ہے جو مسجد میں سے ایک کھڑکی میں سے نکلے کے نیچے اترتے ہیں۔ نیچے جا کر حضرت سلیمان علیہ السلام کی بنیاد کے نیچے ان معلوم ہوتے ہیں وہی اسلام کے نواہی اس مسجد کی زیارت اور وہاں جا کر نماز پڑھنا نہایت ثواب اور قیمت کا کام ہے اس پر سیکڑوں زائر جاتے ہیں۔ شہر میں حضرت سلطان غلام اللہ کی طرف سے ہر قوم اور ہر ملک کے مسلمان زوار کے لیے ایک محراب رکھنا ہوا ہے جس کو وہ بھی کہتے ہیں وہاں کھانا سب شیخ عینی حضرت سلطان کی طرف سے ملتا ہے۔

فصل سوم : ہر ایک سلیمان کی کیا صورت اور کسٹ تھی : جب حضرت مہدی علیہ السلام سحر سے اٹھیں تو انکی امراتوں کو تکبیر نام میں اور انکی کسٹ میں لے جانے کے لیے نکلے اور وہ صبح اور صبح کا زمانہ تھی۔ اور انکی کسٹ میں ان کے سر میں تھیں وہ چالیس برس کا سربلین تھا۔ چنانچہ گاؤں اور ممال محراب کے درستان میں اس کے نور و تجلی کو لیے نکلتے تھے۔ یہ یہی تکبیر کی چند اصناف کے مہدی اور اہل ایمان اور نہ مہدیوں کی اس امراتوں جو صبح میں جس کی نور کے تھے سربلین میں مہر لپکتے تھے مگر ان کے بعد مہدی علیہ السلام کے چالیس برس میں ان لوگوں نے ملک نصیب کیا یہ اور دینی امراتوں کے ان کے وارث ہوئے ان میں بیڑہ سے کہ ہر ماول یعنی خاندان تک سرکار ہو تھے مگر ان کے بعد سے سلطنت اور بادشاہت قائم ہوئی حواہل کے بعد سب دل بادشاہی امراتوں کے حضرت داد









دینا ہو گیا جس کا اثر یہ ہوا کہ بارہ فرقہ اس سے صرف وافر تھے اسرائیل کے اس کی حکومت میں رہ گئے اور اس کا ایک شخص برہمہادی بارشا ہو گیا۔

سیناق کا حملہ : اس کے پندرہ بعد سیناق شاہ مصر و سارخو اور ساتھ ہزار سوار اور چار لاکھ پیادہ لے کر یروشلم پر چڑھا آیا۔ اگرچہ شہر کو ڈھایا جا ہوا لیکن نہ نکل کر گزرا مگر اس میں جس قدر دوسرے چاندی کا اسباب ہے تو وہ اوقات کا حساب لے لیا جس کے بعد برہمہادی نے شہر کا سامنا کیا۔ یہ ایک مصیبت تھی جو حضرت یسایا علیہ السلام کے بعد یروشلم پر آئی۔

بارہ دوم : یہ تمام سے پہلے اس کے بعد تک جو تین چار سو برس کا زمانہ ہے یہ یروشلم میں ہندو بادشاہ گزرے اور ان میں سے اسرائیل کی دوسری سلطنت میں دو گزرے اور اگر وہ سلطنت قائم ہو تو بھی اس کا نام بہت کچھ بدل رہا تھا جس سے نئی امر و نکل کی سلطنت میں ضعف آ گیا تھا اور ان میں بہت پرست بادشاہ بھی ہوئے جن کی یہاں تکانی سے نکل فرار و سخت اور بہت مرمت پڑی رہی اور یہی امر وہی صورت بھی اور متعدد شہادت کے جو کات بھی جاتے رہے جو یہاں نے پھر نکل کی مرمت کی اور اس کی مرمت میں بہت کچھ روپیہ صرف کیا۔ یہ بادشاہ دینا تھا اس کے بعد اس کے بعد میں مصر کے بادشاہ فرعون نیکو نے تک آسور پر چڑھائی کی اس کا ایک سو بیس ہزار لاکھ تخت نصر کا پچھلے بھی تھا یہاں تک کہ چاندی کے بیج میں اس میں تھا یہ بادشاہ مصر کا سارخو ہوا آخر باہر چلے گئے جس میں یروشلم بھی ہو کر گیا (یہ یروشلم علیہ السلام کا زمانہ ہے) اس کے بعد اس کا بیٹا میدا تھا یہ یروشلم کے تخت پر بیٹھا۔ اس کی تخت نشینی کے تیسرے مہینے یروشلم کا بادشاہ یروشلم پر حملہ آور ہوا اور اس میں شہر اور گورخروں میں جگہ جگہ مصر لے گیا اور یہ وہاں جاتے ہی مر گیا اور شہر یروشلم اور نکل پر بھی قدرے دستہ نکال رہا اور اس کی جگہ یروشلم کے دوسرے پہلے اول تقیم کو تخت یروشلم پر خدایا اور اس کا ہمدل کر کے یروشلم دیکھا اور چار لاکھ ہزار دشمن سو دیکھواں روپیہ سالانہ بارش گزاری کا مشورہ کیا۔ یہ شہر یروشلم پر دوسری دفعہ کی مصیبت تھی کہ اب تک سلیمانی نکل اور شہر کے شاہی مکانات اور شہر باوجود خوراک تمام تھی جن کو حضرت یسایا علیہ السلام نے بتایا تھا۔

بارہ سوم : اس واقعہ کے چند سال بعد بائبل کے بادشاہ بنت نصر نے ملک یروشلم پر چڑھائی کی اور یروشلم کو فتح کر کے یروشلم کو تباہ کر دیا اور بہت کچھ مال و دولت ہوا اور خدا ان شاہی میں سے ایک کرد و گو اپنے محل کا ٹوٹا ہوا بنا کر لے گیا۔ ان امیروں میں حضرت اذقیل نیز یروشلم علیہ السلام اور ان کے قتل بھی تھے۔

اس کے بعد سے دونوں بعد یروشلم نے بد مہدی کر کے شاہ بائبل کی اطاعت سے انحراف کیا۔ شاہ بائبل ان دنوں اپنی ماں کے ماتم اور دیگر علاقوں میں جتا تھا خود نہ آ سکا جس اس نے یہودی کے پاس اس کے روادوں کو جو سبائی اور صوبائی و دعوئی وغیرہ تھے حملہ کرنے کا حکم دیا۔ ان لوگوں نے چاروں طرف سے ملک پر سخت و عاتق گری کر کے گھیرا، اور اس تک یروشلم کا کھانہ میں دم نہ دیا آخر اس کو قتل کر کے یروشلم کے چنانک کے برابر چھوڑ دیا۔

اس کے بعد اس کا بیٹا یروشلم کے تخت پر بیٹھا اس کے تیسرے مہینے خود تخت نصر ایک ہزار لشکر لے کر یروشلم پر چڑھا۔ شہر کو فتح کر کے یروشلم اور اس کی ماں اور دیگر لوگوں کا شہر کے کامیروں اور ہر قسم کے کارکنوں کو ہارواں اور ہنگشتہ شوش ہنگوا اور شاہی خزانہ اور لوگوں کے سب سونے کے برتنوں اور دیگر سامان کو لوٹ کر لے گیا اور کنوین کے عزیزوں میں سے ایک شخص ہمدان کو قصود سے مینا اور اس سے فرما ہوا کہ اس کا ہمدان لے گیا۔ بنت نصر کا واپس آنا تھا کہ اس پاس کے سرداروں نے اپنی دوستی اور تخت نصر کی بدولت ہمدان کے لیے اپنی جیسے شروع کئے۔ اور شاہ مصر نے ہمدان کی آخری سلطنت کے نو برس سال یہ ہمدان شہزادہ بادشاہ مصر کا اعلان کیا اور شاہ بائبل

سے حکم نکلا، غرض ظاہر کر دیا۔

بار چہارم اس کے دور میں بد بخت نصر بڑے بھاری لشکر کے ساتھ یرمک کی طرف متوجہ ہوا۔ بوہر شاہ مصر نے بھی اپنی کمک صد قہاہ کے لیے بھیجی مگر اس غنڈہ فروش کے سامنے کون ٹھہر سکتا تھا جو بنی اسرائیل کے لڑائی اور قاتل اور مردہ ہلاکوں سے انتقام لینے کے لیے تیار تھی۔ وہ قہار فرعون کا لہجہ اور پوش ہو کر بھاگتا ہوا اگر قہار اور شہرہ جہ میں نہ کر کے بھیجا گیا، وہاں اس کے بیٹے قتل ہوئے اور اس کی آنکھیں پھونک کر زخمیر کیا پتا کر ہاں میں بھیجا گیا جہاں جا کر وہ جلد مر گیا۔

بخت نصر کے سپہ سالار نے یرمک اور یرمک کے سب جاں و اسباب کو فتح کر کے باقی تمام شہر اور ویکل میں آگ لگا دی اور سب کو جلا کر خاک کر دیا اور ویکل اور شہر کو دنیاویوں تک اکھاڑ کر میدان بنادیا اور ہزار ہا مرد و زن کو اسیر کر کے اہل میں کاٹنا دیا اور ویکل کے وہ رقی متعون اور وہ حوٹ اور وہ وہ ملے ہوئے جانی اور عقل کے ناسان اور وہ عقل اور وہ کو بی بی بن کو زمانہ کے قہار نگاروں نے کسی بحث سے بچا، قہار قہار کو ہاں روانہ کیا اور بیشتر کو زچھوڑ دیا۔ قرینت کو بھی جو ایک نئی نئی تھوڑی سی جلا دیا آج ہیور کے قہار کا خاتمہ ہو گیا۔ آج وہ ویکل ملیحانی جس کی دنیا میں نظیر تھی مسجد مہم ہو گئی۔ شہر کے عہد مکانات اور بازار ہر راہ جو ملے۔ آج یہ وہی کا ملک اور کو میون بنی اسرائیل کو کس اشکب حسرت کے ساتھ رخصت کرتے اور ہاں کے خاک سپازوں کے ساتھ سحران کی زنجیریں دے رہے ہیں۔ ان کا خدا والا بے راجھوں

یہ حادثہ حضرت خیر حضرت مسیح علیہ السلام سے محفل اکثر مرد و عین پانچ سو چھیالیس برس پیشتر گزرا ہے۔ کئی چھٹا چار سو پندرہ برس بعد نصیر ہونے کے ویکل پر ہوا ہوئی ہے۔ حضرت مرسل علیہ السلام نے صد قہاہ بد بخت کو اس پیش آئے اہل عصیت سے مطلع کر کے اس کی بدکاری اور بت پرستی سے نصیحت فرماتے تھے اس لیے ان کو صد قہاہ نے تہر کر دیا تھا اس طرح اس سے پیشتر بھی یرمک کے بد بخت بادشاہوں نے انصیا علیہم السلام کو قتل قہاہ کیا تھا۔

شاہ اہل کے ہاں مومن نے حضرت یرمک کو قہاہ سے اپنی دے کر ان کے ساتھ ایک سلوک کیا اور آنا زادی دی کہ جہاں چاہو رہا کرو اور اب شہر ملک اجازت دے اور چھوڑنا کمال بہاری کر دہو اس میں پانی تھے جن کو کاشت و خدمت کے لیے لکھا تھا ان پر چہاہ ان آئی عام کو حاکم مقرر کر کے معافا جس دے کہ کھو گیا۔ غالباً وہ شخص کہ جس کا تہ قرآن مجید میں ہے، قال انہی یحییٰ ہذہ اللہ بعد موتہا۔ یہ بھی حضرت یرمک ہیں جو ویکل اور یرمک کی برادری کو کچھ کر دہاں میں کڑھتے اور دوتے تھے۔ انہوں نے ہی نے مسرت سے یہ کہ تھا کہ یہ شہر اب کیونکر آباد ہوگا۔ خدا نے کہ شہر مقرر دے دکھانے کے لیے ان کی روح قبض کر لی اور ان کی سواری کا گدھا بھی مریج، اس پر سواری کا عہد گزور گیا لیکن اس عہد میں بنی اسرائیل ہاں سے، باہر کھر پھاں آئے اور وہ بارہ ویکل اور شہر نصیر ہو گیا۔ اس کے بعد خدا نے یرمک کو کئی زندہ کر دیا اور ان سے پوچھا کہ تم کونساں تم سے رہ رہے۔ انہوں نے کہا ایک دن یا کچھ کہہاں خدا نے ان کے رہاں کے گدھے کو بھی زندہ کر دیا اور فرمایا کہ تم میرے سواری تک مر رہے اور انہیں کے سامنے ان کی سواری کے گدھے کو بھی زندہ کیا اور فرمایا ہادی قدرت دیکھو کہ ہم نے آج سے شہر کو کیا آیا کرو یا؟

بعض لوگ اس کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ یرمک سو گدھے تھے اور خواب میں ان کو خدا تعالیٰ نے یہ کیفیت دکھائی تھی۔ اسی طرح یہودی اور عیسائی مؤرخ بھی اس قدر کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ یرمک مصر چلے گئے تھے وہ چہرے۔

ویکل کی دو بارہ نصیر : ہاں میں ستر برس تک یہودی رہے اس عہد میں اپنے دینی دستورات بلکہ کٹر اپنی اصل زبان سے بھی نہ بکھا ہو گئے تھے جب شاہان باطل کا ایران کے بادشاہ خسرو کے ساتھ سے خائف ہوا تو کچھ سے نصیر کیا پانچ سو برس و شہر شاہ ایران کے حکم سے جو پانچ ہزار یہودی جن میں مشہور مرد کاہن اور زور باطل بھی تھے پھر اپنے ملک یہودیہ کو روانہ ہوئے اور ان کو شہر و ویکل کی نصیر کی اجازت بھی دی









کے پاس کے برآمدہ کو پلیمان کا برآمدہ کہتے تھے۔ باہر والا احصاء عام لوگوں کے لیے تھا اس کے نام ایک اور اصطلاح کو جہاں صرف یہودی عورتیں جا سکتی تھیں وہ بھی اس وقت تک قریب نہیں۔ فی قصص کے آئے تھے اور اسرائیل کا اصطلاح اس کے آئے اہل بیت، جنہاں قرن کاہ اور بیتل کا خوش خاص بیتل کے سامنے دکھا تھا۔ خاص ویکل بیت بلند اور نہایت خوشنما تھی۔ اس کے سامنے ایک برآمدہ دو بیڑے بلند اور اتکان چڑھا تھا۔ ویکل کے محروم ویاں پر کمرے تھے۔ ایک جودہ کی کھانا تھا ساتھ ساتھ لمبا اور اتکان اونچا اور جس وقت چڑھا تھا اس میں مذکر کی دو بیڑیاں رکھنے کی ضرورت نہ تھی۔ اس کے قریبان کا اور سامنے کے ٹھکان رکھتے تھے۔ اس سے آگے اور آگے وہ اس کے آگے تھا۔ یہ بیٹس وقت چڑھا اور ایشائیں لمبا اور تباہی اونچا کرہ تھا۔ پہلی بیتل کے وقت اسی کمرہ میں جودہ کا صندوق رہتا تھا کہ جس میں شریعت کی اور قریبوں اور کس کا برتاقان اور بارون ملایا کا قصا تھا اس میں بجز مردانہ کس سے دوسری فی قصص جاسکتا تھا۔ دو مہی سال میں ایک بار کس دونوں کمروں کے درمیان نکال کا ایک بار ایک پر دو چار فی قصص ہوتا تھا۔ خاص بیٹل کے چاروں طرف سے سبز بہت سے کمرے کاہوں کے رہنے کے لیے بنے۔ شہزادہ احصاء میں بہت ہی اسی قسم کی عمارت تھیں۔ یہ سب عمارت سبک حریر سے بنائی تھی جس (تصویر) پادری (طانت)۔

جو بیکار کی مصرت کیسج طید اسلام کے عہد میں آئی وہ بی بی خدیجہ سے کسی کرمہ میں مصرت مرم مکنے سے زتر یا طیل اسلام کے پوسا وادش  
 جانی تھی۔ اسی بیکار میں مصرت کیسج کرمہ اور ان کے حوالی عوات سے ہے نظر الیبا ایا کرتے تھے۔

یہ سیر و درس غیر معمولی مرحلہ ہوا جس کے نظم و احسن سے ہی سرائیل مفت ہر ماضی تھے۔ اس کے بعد اس کو چار ماہ و دس گانی اپنے آپ کا چھانچھان ہوا۔ یہ کہ قوت۔ یہ حضرت سید علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کی طرف بھاگ گئے تھے۔ اسی کے بعد میں اسی کے علم۔ یہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور ان کے گھنے سے گھاٹ کر ایک طاقت میں اس کے سامنے آئے۔ اسی کا تھا۔

یہ وہی افسانہ ہے جسے میں نے پہلے اس کے بعد اس کے ٹکڑے کے بھی تین حصہ ہو گئے۔ ٹکڑے یہودی نواز اور سامریہ اور آفریقہ کی لڑکیوں اور بیت صلا اور زافوتیس وغیرہ ملیں گے اور یہاں تک کہ وہ سب کو یہودیوں کی کہتے تھے۔ چار کا، دوسرا اپنے باپ کی طرح ہوا اور چھوٹا بچہ۔ دل تھایا ہے اس کی خواہش تھی تو بڑی بھلائی کا کہ جس نے بے دخل کر کے ٹکڑے کو مل (فرانس) میں بھیجا۔ چار اور وہ وہاں جا کر مر گئے۔

انہیں دوسری میں حضرت سیدنا علیہ السلام کو تکبیر ہو کر پڑھا جاتی تھی انہوں نے وہ خطہ بند و بختوات کھاتے شروع کر کے گوشتوں کی ہوا سا چمک کی  
 پیشین گوئی کے منظر تھے کہ کوئی اوجہ اعظم سے پس پڑا تو نے والا ہے خرابی بد اقبالی اور شامت سے اگلے حضرت سیدنا علیہ السلام وہاں کے  
 عمارتوں کے چنی دشمن ہو گئے۔ آخر حضرت سیدنا علیہ السلام کو تار کر کے پانچوں کے پاس لے گئے جو قیصر ہرم کی طرف سے تھا اس کے پاس  
 وہاں بختوات کا کھانہ رکھ دیا جیسے لے گئے تھے۔ اسی نے ان کی تہ طہرت و آئینہ و آئینہ اور خضات حضرت کو اپرا تھا اور ان کی صورت  
 ٹھیک کسی اور کو دیکھا جو وہ سولہ دیکھا۔ حضرت سیدنا علیہ السلام کے بعد چھوڑا، ختم نہ ہوا۔ نہ صرف یہودیوں کی طرف سے بلکہ تمام  
 وہاں کے طرف سے تھے۔

[illegible]









نماز چھپے۔ یہ مڑا غلیف کے پاس گیا۔

بیت المقدس کا صحاحصرہ : چونکہ اہل طلب اور یہوسم اور اعلیٰ ملکوں کا گھبراہٹ اور اس منسوبہ لشکر کے لڑ کوئی تھا اس لیے غلیف کے علم سے بیت المقدس کا صحاحصرہ کیا گیا۔ جب پانچ ہزار مسلمانوں نے حملہ کیا اور کامیاب نہ ہوئے تو اپوہیدہ، عسکری نے پے تمام لشکر کے ساتھ اس شہر کو گھیر لیا اور غلیف یعنی یروشم کے ہاتھ سے اسے مروادوں کو پھینکا گیا۔

صحبت اور فری ان لوگوں کو بے جواز و راستہ پہنچنے اور خدا اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں۔ ہم سے ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم اللہ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور جب تم ایمان لاؤ گے تو ہمیں حرام ہے کہ تمہیں ماری یا تباہی سے ہلاک کر دے گا۔ تمہیں اور اگر تم ایمان نہیں لاتے تو خراج دو دو روہار کی حمایت میں رہنا اختیار کرو اور جو اس کو بھی نہیں مانو گے تو میں تمہارے مقابلہ میں ایسے نوک لادوں گا کہ اللہ کی روشنی شہید ہوئے گا۔ کو زیادہ عزیز رکھتے ہیں تمہارے شراب پیئے اور سر کھانے سے (یعنی جس طرح تم شراب اور سرور عزیز رکھتے ہو وہ شہید ہوئے گا)۔ اس سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں اور ہم بھی فتح کے یہاں سے تمہیں نہیں گئے۔ شہر کو سراسر مسموم چار مہینے تک شہر کو گھیر رہے ہیں اور یہی سو فی صد نہیں ہے جس کی شرط کو منظور کیا اور کہا کہ یہ پاک جگہ ہے۔ ان کو میں غلیف کے ساتھ اور کسی کے لیے ہر جیسا کروں گا۔ مسلمانوں نے غلیف کو لکھا کہ شہر کا دینا آپ کے ہاتھ پر سونپ دیا۔ آخر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے غلیف کا جانی قرار دیا۔ وہ ان کا سفر باز جو یک دنیا کے بڑے دستہ کے حاصل کرنے کے لیے تھا مگر۔ اہل کی اور پاسداری کا جب اور حضرت یحییٰ بن ابی سہب و سامان دینا پر ولایت کرتے ہیں جیسا کہ وہ نے بیان کرنا مناسب ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سفر کوئی نکل سے ہوتا ہے : میں ابھی صاحب کے بیان کے سوا فی کتب ہوں جو صاف صاف ہے۔ غلیف نے اول مسجد میں نماز پڑھی اور بعد از نماز کرنے کے فرار رسول قبول صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جگہ مقرر کیا اور چند غلوں کے ساتھ باہر نکلے جو قعودی کی دور سے اگلے پھرائے۔ ایک سرخ رنگ کے اذن پر سوار ہوئے اور وہ جیسے ساتھ لے، ایک میں جو کے ساتھ دوسرے میں گھوڑا میں چھین اور کاٹھ کا طبلان کھنٹ کے پیچھے باندھ لیا اور وہی کی ملک کے دروہی۔ جس جگہ کہ کوڑے لگاتے وہاں تک کی نماز پڑھ کر چلے اور ہر ایوان کو غائب کر کے صفا کی جھوٹا کرتے کہ اس نے ہم کو راہ راست پر چلایا اور گمراہی سے پہلے اور اہم حجت دینی اور مخالفوں پر غائب کیا ہم اس کا شکر کرو۔ جو شکر کرتا ہے وہ خدا کی تعظیم زیادہ پاتا ہے۔ ہر ہر ہائی ستونوں سے کھڑک بڑی کی ہلکی کی کے ساتھ اپنے صحابہوں کے ساتھ کھاتے۔ اسی سفر میں ایک مسموم کا حضور پیش ہوا جس نے دو بیٹوں سے شادی کر رکھی تھی۔ آپ نے ایک کے ترک کرنے کا حکم دیا مگر ایک غصے سے روک رہے ہوئے پیش کیا گیا کہ اس کو عمری کے لہاس سے منج تیار ہوئی ایک ہاتھوں اور اس کو صوب میں بیٹھا دیکھا، ان پر رحم نہ کرنا کہ ہائی اور دھڑلے اور اسل کا دھکی کی۔ مالوں کو لے کر ایک کی جب شہر کے قریب پہنچے غزوہ اللہ اکبر باندھ گیا اور دایہ سونی اون کے خیمہ میں رہنے کے لیے بیٹھ گئے۔ دیکھ کر قوم (غلامی) نے اپنے سرداروں سے کہا ان لوگوں سے صلح نہ کرنا یعنی مقابلہ کرنا بے فائدہ ہے۔ ان کے رسول نے حکم دیا ہے کہ ہم ان کو جیادہ داری کو عمل میں لائیں اور ان اوصاف سے ان کی ترقی ہوگی۔ خود نے ان میں سب قانون پر ان کی شرع کو غلبہ ہو گا اور ان کی حکومت مشرق سے مغرب تک پھیل جائے گی۔ ان کے بعد شراب کو کھلیں اور شہر کے دروازے کو کھول دیے گئے۔ غلیف اور بھی غلامی ہائی کرتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے اور ہمدانہ گاہو جیلوں پر غلیف کے حکم سے ایک نہایت عمدہ مسجد تعمیر کرائی گئی۔ غلیف اس روز مقام کر کے وہاں سے مدینہ راہ کی آئے۔ (مسند ابی یوسف) کتاب المغازی سے ترجمہ ہو کر منسلک ہوئی ہے۔

۱۔ فتح مکہ

۲۔ بیت المقدس پر یہودیوں کے حملے کو روک دینا ہے۔







- 2 -

پانچواں حملہ : ۱۱۹۸ء سے لے کر ۱۲۰۳ء میں نور الدین ایبک نے جہاد کے احکام کیجے اور فوجوں کی پارسی نے دھڑے سے غریب دی۔ دشمن کے نہیں سے جہاد کر کے مگر جب اس کی اجازت نہ دے سکے تو اس نے ان سے اس کے گوشوں میں شہرستان راخ کر دیا پانچواں حملہ فتح کر دیا۔ اس کے بعد فتح علیہ کے یہاں بادشاہ سے ایلجہ نے جس کا تعجب ہوا کہ ان کا سبب زور یہی قسم ہو گیا اور وہاں پہلے آئے۔ ۱۲۰۳ء میں ملک فرانس میں انھیں غامی ایک جمہور کا لڑاکا بھی دھوکہ اور اہم اور ایبک شہید کا دل سے ہو کر نقل جاتے ہوئے لگا۔ اس کے دھوکہ سے تیسرا ہزار لڑکے بارہ ہزار برس کے مسلمانوں کے ساتھ لڑنے کو آمادہ ہو گئے اور غرض سے مارتے ہوئے بیت المقدس کی طرف پہنچے جو رستہ میں کچھ ادب گئے اور کچھ غلام بنا کر فروخت کئے گئے۔ اسی طرح چوتھی میں سے بھی لڑکوں کو دھوکہ پہلے تھے جو رستہ حق میں مستحق دھوکہ ہوئے۔

چھٹا حملہ : ۱۷۳۳ء میں، اور ہوا۔ پچیس گز موری کے حکم سے نرنیے رنگ دوم فروج لے کر نکلا۔ اس نے سلطان ملک کاف کی پادشاہی کو دیکھ کر دس برس کے لیے شرمناک ہوئی کہ اس سے لے کر تیس تک کافر نے رنگ کاٹ دیا ہے۔ مگر پادشاہ اس سے خوش ہو گئے اس لیے چارہ بہت جلد اعلیٰ دہلی چلا آیا۔

ساتواں حملہ : فرانس کے بادشاہ لوئیس نویں نے ہجرت کیا۔ اسی نے ڈیچا کا کام سر کر لیا تھا مگر انتہام کارہ ۱۲۷۰ء میں مسلمانوں کے ہاتھ میں گرفتار ہوا جو چار لاکھ سکہ طلائی دے کر چھوٹا ہوا چار ہزار برس عافیت میں گزارا ہوا چار سو کو فرانس میں آیا۔

آٹھواں آخری حملہ : فرانس کے بادشاہ اور انگلستان کے بادشاہ اڈورڈ اول نے کیا۔ ۱۲۷۰ء میں مصر اور مصر فتح کرنے کے لیے لوئیس نویش یس میں مر گیا اور اڈورڈ چار تک آیا۔ مصر کے مسلمانوں کو ہلاکت دینے والی کے ساتھ قتل کیا مگر حاکم قیصر میں دہم کھا کر پہلے پڑوسی انگلستان بھاگ آیا۔ یہ شہر حاکم جو عیسائیوں کا سرکار ہو گیا تھا اس کو سلطان قلیل نے آتھیرا کے آخر فتح کر کے ساتھ ہزار عیسائیوں کو قتل کیا یا قیدی کو غلام بنالیا۔

واضح ہو کہ مسلمان ان دھوس پاکی خالی اور بدل میں مصروف تھے جس لیے یہاں یوں کوڑھ خالی کی جرأت ہوئی اور عقیدہ دوسری تک بار بار جملہ کرتے رہے۔ وہ بھی ایک ایک نہیں بلکہ کئی کئی آدمی وہاں متعلق ہو کر خصوصاً اصلاح اللہین کے بعد مشرقی جانب سے تاجاری کافروں کا چنگیز خانوں کے وہ زور شور سے کلا لاکھ ان امان اور مغرب کی طرف سے یہاں آدمی وہاں زور ڈال کر رہے تھے۔ ایسے موقع پر اسکی بیوں کا ہیست راجہ اور دیو کی طرح متہمل ہو جاوے گا قرین قیاس تھا کہ کیا یہ دھکالنی کا اثر ہے کہ کہیں زور یوں کے بعد پھر اسلام نے کر دئی، پھر چنگیز خانی کے پوتے کے بعد اس کی نسل میں اسلام آیا یا دھر ملایا؟ یہاں کا ستارہ بدلتا ہے جس نے یورپ کو بچاؤ کیا یا اور ان کے دھوس سے دھوس کی دھوس نکال دی۔ خداوند۔

ملاحہ الدین کے بعد کے بعد سے پھر بیت المقدس مسلمانوں کے ہی قبضہ میں ہے۔ آج کل گویا یوں کا پھر اقبل نصف اعمار پر ہے۔ خود صنعت و حرفت اور عماری و ہوشیاری میں بھی طاق ہیں، آلات و حرب و ضرب میں بھی ضرب المثل ہیں اور سب کے دلوں میں بیت المقدس لینے کا دامن بھی ہے۔ باوجودیکہ مسلمان ان سب باتوں میں ان سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں مگر پھر بھی بیت المقدس اس کے عقل و روش و انجلی اسلام کی کے قبضہ میں ہے۔ یہی نیکہ قدرت کا کرشمہ اور اسلام کے تہناب اہل ہونے کی دلیل ہے۔

۱۲۱۳ھ بمطابق ۱۸۰۱ء میں عثمانیوں نے اہل تشیع کے لیے قرآن کے ہر سورت پر مبنی ایک کتاب تیار کروائی۔ اس کتاب میں ۱۱۰۰۰ سورتیں درج ہیں۔







تفسیر : ہر شے کی تفصیل کے بعد انسان کی آنے والی رحمت کا بیان کرنا اس کو اسے کی مکمل بیان کر دینا ہے کیونکہ یہ ایک بڑی اہم بات ہے جو کتب سابقہ میں بھی نہ تھی اس لیے فرماتا ہے وَكُنْ لِلْإِنْسَانِ أَوَّلُ مَذَلَّةٍ طَلْفُوْنًا مَعِي عَلَيَّ حَرْبٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِي كَأَنَّكَ بِنِجْمٍ طَرِيقُ  
پہنوں کی پر از سے معلوم کرتے تھے۔ اگر انہیں سے ازاؤ فرما دو یا نہیں سے ازاؤ فرما دو تک۔ مگر جب اس کا استعمال فرما دو تو پھر  
خیر و شر کو جاننے کے لیے نسبتہ فیسی دیکھ لایا۔ اس کی نظیر سورہ ناس میں ہے نظیر اے اگر تو ازلہ و ازکرم حکم جس آیت کے یہ معنی ہونے لگے  
ہر آیت اولی کا ایک باب اس کی گردن میں باندھ دیا ہے جو کہ یہ کرتا ہے وہ اس کے ساتھ ازم ہو رہا ہے یا جو کہ تنگی بدی سعادت غصہ  
اس کی تقدیر میں ہے اس کے لیے لازم ہو رہی ضرورت پیش آکر ہے کی اور پھر قیامت کے دن نونہو کہ لَوْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنَّا لَيُفْلَكًا مِّنْشَرَفٍ  
کیونکہ وہ بدل جو دنیا میں اس کے گھگے کا ہوتا تھا اب کتاب بن کر ظاہر ہوگی جو اس سے تمام احوال تک بد و نیک روزنامہ ہوگا۔ علم کو کچھ  
نہ کو چھ۔ کھتو۔ نو دنیا میں کیا کیا تھا؟ اس میں ہر بات ہوگی۔ اسی کو قرآن میں اور احادیث میں اکثر لفظ کتاب ذکر کیا ہے مگر اس کی  
تفصیل ہے کہ ابلیس نے یہ کتاب انہیں طرف سے لایا وہ انہیں طرف سے لے گیا۔ مگر اس سے مراد یہ کی طرح کوئی جلد کتاب نہیں لایا  
بلکہ پتھر کی اولی نہیں بلکہ اس کے اعمال کا مجموعہ لایا اور جو ابلیس پر راجع یہ جائے گا اس کے پائے سے نکل کر اسے ہر جہ سے بدست ہے  
تو اس اعتبار سے نسب الیٰ ہر ایک کو بدست کی طرف توجہ کرنی چاہیے کیونکہ اس کی برائی بھلائی کا یہی ذمہ دار ہے اور اس کی کاربہ نہیں  
اٹھائے گا اپنی رن آپ ہی بھرنی اور اسی لیے موت تمام کرنے کے لیے دنیا میں رسول بھیجے گئے مگر کسی کو عذاب نہ پہنچا جب تک کہ رسول  
کی معرفت اس پر حکم نہ ظاہر کیا جائے۔ و مَّا نُنْزِلُكَ فِيهَا مِنَّا إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِّئَلَّا تُكْفَرَ عَنْهُ الْإِنْسَانُ وَإِنَّهُ لَكَاذِبٌ عَنَّا  
رسول کا نظر بھی کافی ہے۔ وادارہ سے وہ پس چڑھائیں رسولوں کے خلاف کرنے سے آتی ہیں جن کا ذکر کرتا ہے کہ جب قضا ہوتا رہی  
کسی قوم پر شہر کے رہا ہونے کے دن قریب آجاتے ہیں تو بیشتر تمہارا شرف خفا وہوں کے سر ہاتھوں شہادت و سندوں کو رسولوں یہ ان  
کے انہوں کی معرفت سمجھا جاتا ہے دینی وہ افرامی کرتے ہیں تو یہ یاد دہا جاتے ہیں۔ ہنسنے کہتے ہیں کہ امرائے کفر یہ ہیں کیا زلی و شہر کے  
مواظف وہ خدا کی طرف سے برائی پر لایا ہوا ہے جس اس کے بعد فرماتا ہے کہ کونسا مرتکب کے بعد سے لے کر اب تک دیکھو کہ قہر و نازام  
یعنی قوم پاک ہوئی ہیں۔

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِّمَنْ يُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا  
لَهُ جَهَنَّمَ ۖ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَّدْحُورًا ۝ وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا  
سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا ۝ كَلَّا ثَمِدًا هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ  
مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا ۝ أَنْظِرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ

۱۔ ع۔ میں جو ساری کوششیں دیکھیں وہ انہیں وہ اور جو یہی حالت میں ہی تھیں کہ انہیں وہیں کے امراء و عوامی مشرپ غلامی یہ وہی غلامت میں  
جسٹس کے اندر پاک ہو گئے پھر یہاں سلطنت کا مرتبہ الا ان الامم ۱۱  
ج۔ کہ جو ہم انہیں کے معنی ہو تھیں کہ کچھ بڑا دیکھ لایا اور اصل اور عوامی بھی وہ تھیں ای لینے کا کھنڈہ ہم ہوا اور  
www.besturdubooks.wordpress.com











































طاہر کرست آتے ہیں اور صبح ہوتے ہیں۔ رات کے فرشتے ہر انسان کے کوٹھڑوں کے اعمال کے گھمان رتے ہیں مگر کوہاتے ہیں اور دن کے آتے ہیں۔ اس کو بخاری نے روایت کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اور نمازوں کی نسبت صبح کی نماز میں صالحین زیادہ وقت ہوتے ہیں کیونکہ اس وقت کھڑے رہنا بھی کم ہوتا ہے فرست کا وقت روزا ہے اور غیر خواہ شہر میں سے بیرون ہو کر گھبراہٹوں کی برسات میں شامل ہوتا اور خدا سے دعا لگنا اس کی نعمتوں کا شہر ہے بالکل لازمی عبادت ہے جس لیے انجام کیا جاتا ہے۔ بعض نے یہ فرمایا ہے کہ اس عبادت کے لوگوں کے لیے ملائکہ خدا کے آگے جا کر اس کے حاضر ہار ہونے کی گواہی دے کرتے ہیں اور یہ بھی ہے کہ یہ نماز اس کے نکال دقت کی شہادت ہے کیونکہ رات کا جانا دن کا آنا عظمت شب روز ہونا اور کافیکہ ہونا انسان جو عام خواب میں نہیں جانتا سے غافل تھا اس کا بیدار ہونا گویا خواب دم سے بیدار ہونا صبح کو اٹھنا شہر کا موت ہے۔ اس لیے بالخصوص اس نماز کو عبادت سے اگر کہنا اور اس میں زیادہ قرآن پڑھنا اس کے بیش کو ملائکہ حاضر ہوتے ہیں مستون اور اہم ہوتا ہے۔

(۳) جب شب اپنے کی نماز آتے ہیں فہمجد بہ انی و قرآن کا قول فہم اللیل الاقنیلہ فی قولہ و قرآن اللہ العزیز ترنیلہ و کورفت میں سوئے کو کہتے ہیں اور بعد سوئے والا چنگہ یہ نماز سو کر پڑھی جاتی ہے اس لیے اس کو توجہ کہتے ہیں اور مصلیٰ بالترکاب و متعجب کہتے ہیں نماز توجہ کا وقت بالکل جبروت و توحید رات کے بعد سے لے کر صبح صادق تک ہے بالکل ناول شب میں انسان سو جاتا ہے پھر بیدار کر یہ نماز پڑھتا ہے۔ اس میں یہ شرطیں ہیں کہ ضرور ناول شب میں سوئے اور نہ سوئے تو نہ توجہ نہ ہوگی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بالخصوص نماز توجہ عظیم دینے کی ہر بیان فرماتا ہے۔ عسی انہی یخلفک رشت نقضاً مبیناً کہ خدا تعالیٰ عنقریب آپ کو شافع مشرک تہم کہ تمام محمود میں نماز کرنے والا ہے۔ یہ وہ کرست و رات ہے جوئی اور میں جبراً انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ کی توجہ نہیں اس لیے سب سے زیادہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بہادت اور تہم کا سوز و گداز بھی فرض ہے۔

واللہم کہ سوزے تو ہار با بکند و عا و نسیم شفی دلیع صہ بنا بکند

مقام محمود : مقام محمود والا عالم نیکوئی میں توفیق و مطلق فی کل مقام یخصم کریم (ایضادی) یعنی تمام محمود و عہدہ و عہدہ ہے کہ جس کو نماز ہونے والا اور اس کو جانے والا اس کی حمد و تعریف کرے مطلقاً مقام محمود پر عزت کی جگہ کہتے ہیں۔ مقام محمود اس لیے کہ وہ جہاد اس کی جہاد کی جہاد کی جاتی ہے وہ ہر امتیازی خودیوں پر ہوتا ہے اور تمام کی خوبیوں امتیازیوں میں جگہ پانچ شراعتی ہیں جو تہمیں باہر یعنی مدح ہے باہر کہ وہ محمود و فہم یعنی اس جگہ جو کہ جاتی ہے وہاں نماز سے ہونے والے کی پاکیزگی سے والا خدا تعالیٰ کی حمد کرتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کبھی : غلبہ شرع میں مقام محمود سے اس آیت میں کہ چنانچہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ کرنے کا خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے باحق تمام طریقوں و مقام ہر ادب کہ جہاں حضرت علیکما قرأت کے ذرا صحن سے لیے شفاعت کرتے و نماز سے ہوں گے جس روز وہ حضرت آدم علیہ السلام سے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سب انبیاء علیہم السلام کی کہیں گے اور ان کی کوبال نہ ہو گی کہ نہ عت کی کسی ہر پہلے گنج بخاری اور تہم تہم حدیث میں برفض راہیوں سے مروی ہے شفاعت کوئی کے بیان میں چوں راہر ہے کہ قیامت کے روز لوگوں پر حق ہو گا تو آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے کہ وہ شفاعت کریں مگر وہ نماز کریں گے یہاں تک کہ بے جدا گھر سب انبیاء و اولاء الحرم کے پاس آئیں گے۔ اب یہی روایتی روایتیں اسام کر سب ہی تو نماز کریں گے اور تہمیں گے کہ نماز (اللہ) آئے ہیں جاتا ہیں کے خدا نے لکھے و پچھلے سب گدہ معاف کرے یہ قرآن بجز ان کے اور کوئی نہیں لکھی تہم وہ میرے پاس کہ مجھ سے اور خدا سے کہ میں گے۔ پھر میں خدا تعالیٰ کے پاس جا کر اس کے آگے تہم میں کر پڑوں گا۔ اور بہت عرصہ تک بعد میں تہم و شراکت و رازوں میں علم دیا گئے کہ میرا مخالف مسلم و مشفق تشفق و صلہ قطعہ کہ نہ کر کہ تہم کہاں سے لکھا شفاعت کر کہ تہم قبول ہوں انک راہ حالت کا۔ تہم میں اس













أُولَئِكَ يَرْوُونَ أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ  
مِثْلَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ أَجَلًا لَّا رَيْبَ فِيهِ فَإِنِّي الظَّالِمُونَ إِلَّا كُفَرَاتٌ قُلْ أُوْا أَنْتُمْ  
تَسْلِكُونَ خَزَائِنَ رَحْمَةِ رَبِّي إِذَا لَا أَمْسَ لَكُمْ خَشْيَةُ الْإِنْقَادِ وَكَانَ الْإِنْسَانُ  
قَتُورًا وَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَتَنَّا بَنِي إِسْرَءِيلَ إِذْ جَاءَهُمْ فَقَالَ  
لَهُ فِرْعَوْنُ إِنِّي لَأَظُنُّكَ يَهُودِيٌّ مَسْخُورًا قَالَ لَقَدْ عَلِمْتُ مَا أُنْزِلُ  
هُوَ إِلَّا مَرَاتِبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بَصَائِرٌ وَإِنِّي لَأَكْتُكُ يَفِرْعَوْنُ مَثْبُورًا  
فَإِذَا دَانَ يَسْتَفْتُونَهُمْ مِنَ الْأَرْضِ فَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَمِنْ مَعَهُ جَمِيعًا وَقَالُوا مَنْ بَعْدَهُ  
لِبَنِي إِسْرَءِيلَ اسْكُنُوا الْأَرْضَ

[illegible][illegible]

تفسیر : اگر مفسر تفسیر سے کچھ کہے کہ بعضہ میں جو کچھ برادر اور باپ میں کہے کچھ ہو گیا ہوگا ، ان کے لئے وہی ہے کہ یہ کلام اللہ ہے  
تکلف اور قرآن میں ، کیا ہے یہ سب سے بڑی نعمت کا وہ ہے کہ اس سے کلام اللہ کی عظمت کے بعد اس کی عظمت سے کلام اللہ میں  
کلام اللہ ہے ، فعلی اللہ عزوجل کو کہہ کر کسی جانتے نہ کہ اس نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا ، وہ اللہ عزوجل ہے ، یہ اللہ عزوجل ہے کہ اس نے  
قرآن کا ہر جمل جسے اس نے پڑھا

نہ صرف اس لئے کہ اس کی تعلیم اور پرورش کے لئے ایک خاص ادارہ کی ضرورت ہے بلکہ اس کی تعلیم اور پرورش کے لئے ایک خاص ادارہ کی ضرورت ہے۔

میں روکا نہیں جاسکتا۔ اس کے بعد دوسری دلیل بیان فرماتا ہے جس سے مشرک مسلمانوں کی ثابت موات ہے اور وہ بھی جس میں پہلے کام تھا کمال کو ختم کرنے سے کہہ دیا جانوں اور زمین سے پیدا کرنے میں انکو ہماری کیس کی شکل ہے۔ ان کو جو اور ان کے اندر نہ رہنے والوں کو شب و روز بے شمار چیزیں عطا کرتے ہیں مگر مرنے کے بعد دوبارہ جو عطا کرنا عطا کیا جاتا ہے کے لیے ہماری فیاہی ہے یا وہی ہے۔ تم اپنے حال پر قیام کرتے ہو ان تمہاری فطرت میں یہ نکل ہے کہ اگر تمہارا دم تھ جائے تو تم اس کے خزانے بھی آجائیں تو تم اس کی خدمت سے کہہ دیا تم نہ آجائیں صرف کرنے سے اچھوڑ دی بند کر کے رکھو ہر دم سے ہاں کسی پتہ کی گئی ہے۔ ہماری فیاہی تمہارے خزانے میں کی نہیں کرتی نہ کسی فعل کے کرنے سے ہماری قوت کم ہوتی ہے۔ اپنے حال پر ہم کو قیام نہ کرو۔ مسئلہ نبوت کا ہوت اس طور پر ہے کہ ہماری فیاہی ہیں۔ انسان کی روحانی اور دہم اور قوت کی تعلیم کے بارے میں ہماری فیاہی میں ہے۔ انکو دیکھو آیتنا موسیٰ یسوعا ایٹ الی۔ موسیٰ عیسا کا ہم نے فضا بنایا۔ مٹی پھرات عطا کیے تھے یہ پتلا فیر۔ اس سب سے پھر موسیٰ عیسا اور فرعون کے قصہ کا بارہ گہرا ذکر کرنے کا شروع کیا اور اس ذکر میں یہ اشارہ ہے کہ ہماری فیاہی ہم کچھ بڑے دوس نہیں ہیں جو تم کہتے ہو حضرت رسول یسوعا عیسا سے پہلے موسیٰ عیسا اور موسیٰ عیسا ہیں اور چونکہ تم ان سے مجزات ایمان لانے کے لیے نہیں جانتے بلکہ کھن کا دوسری شکل سے سوہا ہمارے عادت نہیں دوتہ نہ نے پہلے کو کیا تو تمہارے کھلے کھلے نہیں دیے تھے۔ اور جس طرح فرمودہ (تھا) اسے مقابلہ کرتے ہو بھی نہ تھے بات نہیں۔ موسیٰ عیسا فرعون اور اس کے مرادوں نے کیا کچھ نہیں کیا ہے۔ مگر دیکھو کیا ہماری فیاہی ہم کو سب فرق دوتے ہو رہی اسرار میں کو زمین شام پہنچے کا کھم ہوا پتا چاہیے دوتے اور عالم ہوئے۔ اشارہ ہے جس طرح اس جہاد ہے چھتر۔ نبوت نہ نہ ہوا ہم سے بھی نہ ہو سکے ہاں طرح اس کی کے پھر بھی ملک نے مالک ہوں گے۔ حضرت موسیٰ عیسا کو اس کی چشمیں کوئی کے مطابق جیسا کہ قورات شہداء کے لکھ دے ہیں باب میں ہے حضرت عیسا سے تمام مشابہت ہے اسی لیے موسیٰ عیسا کا ذکر کیا اور نہ کھد سے یہود سے چھ کر سوال کرتے تھے اس لیے ان باتوں کی تھری کی کے۔ اہل ایمان! فسل بھی فسل نہیں کہ ان سے الگ ہو چکا دیکھو ان کے بعد اصل قصہ وقام رہا ہے کہ فرعون اور اس کے لشکر کو تفریق کر کے ہم نے اپنی اسرار میں سے کہہ دیا کہ اب اوام سے زمین پر ہو۔ ملک میں کھیل کر مابیت لے دو۔

وَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَغِيَفًا ۚ وَإِلَٰحُكُمْ إِلَٰهُنَّ وَبِالْحَقِّ أَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَّلْنَا ۚ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا مُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ۚ وَفَرَأَيْنَا فَتَرْفُلُهُ يَتَفَرَّهُ عَلَى النَّاسِ عَلَىٰ مَكِيدٍ ۚ وَتَرَكَنَاهُ ۚ نُنَزِّلُكَ ۚ قُلْ أَمُنُوا بِهِ أَوْ لَا تُؤْمِنُوا ۚ إِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهِ إِذَا يُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ يَخِرُّونَ لِلْآذِقَانِ سُجَّدًا ۚ وَيَقُولُونَ سُبْحَانَ رَبِّنَا ۚ إِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُولًا ۚ وَيَخِرُّونَ لِلْآذِقَانِ يَسْجُدُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا ۚ قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَدْعُوا الرِّحْمٰنَ ۚ أَيَّامًا تَدْعُوا ۚ فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ ۚ وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِك ۚ وَلَا تَعَاوَنَ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۚ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي











[illegible]

تفسیر : ان سورتہ کو سورۃ الکہف اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں ان لوگوں کا قصہ لکھا گیا ہے جن سے جو کھف یعنی عمار میں تھیں سو برس تک سوکر جاتے تھے۔ یہ سورتہ میں ماضی کا ذکر ہوئی ہے اس کے لفظ آخر میں بہت سی احادیث اور احادیث کے روایتیں مذکور ہیں۔  
 سورتہ میں مذکور بات یہ ہے کہ ایک شخص رات کو کھمبہ میں اپنے سر کو زنجیر سے باندھ کر قہار خدا کی تعظیم کی، جس سے وہ جاگ اٹھا۔ کھمبہ کے مالک نے اس کے زور پر غصہ کیا اور جو دیکھا تو کھمبہ کو زنجیر سے باندھ کر اس کی طرف متوجہ کر کے سورۃ قہار میں لکھا کہ: اے خدا کے پاس ہے اس کی حاکمیت۔  
 سورۃ النور : سورۃ النور میں بہت سی احادیث اور احادیث کے روایتیں مذکور ہیں۔ سورۃ النور میں مذکور بات یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنے آپ کو نیکو قرار دیا اور اس کے لیے سورۃ النور میں لکھا کہ: اے خدا کے پاس ہے اس کی حاکمیت۔  
 سورۃ النور میں مذکور بات یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنے آپ کو نیکو قرار دیا اور اس کے لیے سورۃ النور میں لکھا کہ: اے خدا کے پاس ہے اس کی حاکمیت۔  
 سورۃ النور میں مذکور بات یہ ہے کہ ایک شخص نے اپنے آپ کو نیکو قرار دیا اور اس کے لیے سورۃ النور میں لکھا کہ: اے خدا کے پاس ہے اس کی حاکمیت۔





دیگر اہل عرب میں بھی جایا کرتا تھا وہاں سے عظیم دستہ ہارون مگر ان بیانی، بیانیوں کے قصے سن کر اس نے حضرت علی علیہ السلام کے مقابلہ میں لوگوں کو سنا کر حضرت علی علیہ السلام سے دو کا قہ قہ ہار دیا اور غصہ کی بانی محیط دوسرے علماء اہل کتاب کے پاس بھیجے انہوں نے کہا کہ تم حضرت (علیہ السلام) سے یہ چند باتیں پوچھو جو ان کے پاس ہیں، دو جوابی دوسنے کے انہوں نے سننا التفات کرتے سے جان کر، دو کو جاننے کے لیے ہے اور نہ جاننا کہی۔ اول یہ کہ، چھڑا دی جو عمار میں چھپے تھے کون تھے؟ دوم وہاں شاہ کون تھا جو شرفا فرمایا کہ ہر گناہی تھا؟ سوم وہ کون ہے؟ چنانچہ دو کے ارادہ کر فرمایاں کے مشورہ سے حضرت مسکنا سے سوال کیا۔ دون کے سوال کا جواب تو ہو چکا۔ اب اسباب تکف کا حال بیان ۲۸ ہے۔

وَتَرَى الشَّنْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَنُورُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا عَرَبَتْ  
تَغْرِيهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِنْهُ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَنْ يَهْدِ  
اللَّهُ فُتُوهُ الْمُهْتَدُونَ وَمَنْ يُضِلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَبِيًّا مُرِيدًا ۝ وَتَحْسِبُهُمْ  
أَيْقَافًا وَهُمْ رُقُودٌ وَتَقْلِبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلْبُهُمْ  
بَاسِطٌ ذِرَاعَاهُ بِالْوَصِيدِ لَوِ اطَّاعَتْ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ  
رُغْبًا ۝ وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ  
قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ فَابْعَثُوا  
أَحَدَكُمْ بِرُوقِكُمْ هَذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَى طَعَامًا  
فَلْيَأْتِكُمْ بِرُوقٍ مِنْهُ وَلْيَسْمَعْ لَكُمْ أَحَدًا ۝

(الرواق) ہمارے لیے آگے سے کہ جب، تو چلو گھر آ جاؤ تو ان کے بارے میں طرف سے (اسے طالب) انھوں نے ہر کوئی اس کے گھر پہنچا دیتا ہے  
تو ان کے انیس طرف سے کرا ۱۲۱ اور گھر آ جاؤ اسے اور وہی کہ اس کے گھر آگے میں آ جاؤ ہے جس سے وہ گھر آ جاؤ ہے جس سے وہ گھر آ جاؤ ہے  
دینت دیکھو وہی دینت ہوتے ہوئے جس کو اس نے گھر آ جاؤ ہے جس سے وہ گھر آ جاؤ ہے جس سے وہ گھر آ جاؤ ہے جس سے وہ گھر آ جاؤ ہے  
جائے میں ساتھ ساتھ ہے جو اسے ہمیں ان میں سے گھر آ جاؤ ہے جس سے وہ گھر آ جاؤ ہے جس سے وہ گھر آ جاؤ ہے جس سے وہ گھر آ جاؤ ہے  
انکھ دیکھ جائے تو آئے الے پاؤں ملاتے ہیں پڑے انھیں میں ان کی دہشت بھرا جائے اور جس نے اپنی دہشت سے ایک دہان کو گناہی کو دہتا کہ باہر  
پوچھ کر کہیں (میں انھیں سے ایک نے پوچھا کہ اے خدا تم کس قدر (جو ر) اٹھ رہے ہو انہوں نے کہا کہ ایک ایک دن یا ایک گھر سے ہیں اس کے بعد  
سب میں کہنے لگے کہ ہمارا خدا ہی خوب جانتا ہے کہ جس قدر وہاں قہر ہے وہاں جانا ہے میں نے کسی ایک کو پوچھا کہ وہاں سے گھر آ جاؤ اور اس کو پوچھا کہ  
ایسا کیا؟ تو اس نے کہا کہ اس کے پاس ایک گھر ہے وہاں سے پوچھنے سے آئے جاتے ہیں اس کو کہتا رہا کہ وہاں سے آئے۔











ہا ہے تھے جس میں ہر کوئی آکر رہ رہ کر رہاں جہاد کا ہانا چاہتے تھے جیسا کہ تہذیبی فرما ہے۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِصْنَكُمْ** اور بعد  
 : **خُذُوا حِصْنَكُمْ** کہ ہم خدا کی طرف سے ہملا کرنے والے ہیں ان کے درمیں جو اس عہد میں یا انکسرت علی بن علی علیہ السلام کے عہد میں ان کے  
 حالات پر زیادہ بحث کرے تھے کوئی ان کی حکومت پر مائل تھا۔ کوئی کچھ جس کی تعریف و تکرار کرتا تھا۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِصْنَكُمْ** کہ بعض  
 ان کو کچھ نقص سمجھتے ہیں اور جو کچھ کہتا ہے۔ یہ یہود کا یا کفران کے نصاریٰ یا قواسم تھا۔ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِصْنَكُمْ**۔ یہ بھی  
 بعض نصاریٰ کو کہتا تھا کہ وہ اپنی شخصیت سے چھٹا تھا ان دونوں قوسوں کو درکرتا ہے۔ جتنا باغی و بغیبت کر رہے تھے قیاسی اور سنی باغی  
 جیسا کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا خُذُوا حِصْنَكُمْ** کہ وہ سات شخص تھے اور انھوں نے کہا تھا۔ یہ اہل اسلام کا قول تھا حضرت نبی علیہ السلام کے مٹانے  
 سے اس قول کی تائید فرماتا ہے۔ **قُلْ يَرْبُّنَا كَمَا خُذُوا حِصْنَكُمْ** کہ ان کی تعداد تو خدا کی جانتا ہے اور تمہارے سے ہند سناں  
 کے مٹانے سے جانتے ہیں جس میں اہل اسلام ہیں۔ اہل بے حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے یہ نام نکالتے تھے۔ **يَعْلِيٰ**۔ **يَعْلِيٰ**۔ **يَعْلِيٰ**۔ **يَعْلِيٰ**۔  
 بادشاہ کے انہیں طرف والوں میں سے تھے اور مرویش، مرویش، شاذنوش یا انہیں طرف والوں میں سے اور ساقی ایک چہرہ تھا جرات مند  
 ان کے ساتھ ہو گیا تھا اور ان کے کہنے کا نام **ظہیر** تھا اور **ظہیر** کا فہم (چھاوی)۔

جبکہ انھوں نے حضرت کو ان کے حال سے بخوبی مطلع کر دیا تو اب اور وہ سے چھٹے اور ان کے امر میں محض کرنا سے منع فرما  
 دیا۔ **فَلَا تَغْتَابُوا النَّبِيَّ** ظاہر اہل ان کے امر میں زیادہ بظہر آنے کہ صرف قرآن کے واقعہ سے خبر دے اور کسی کی تحلیل و تدوین نہ کرو۔  
 ولا تشفتلوا بہ۔ منہ احد۔ اور نہ کسی سے ان کا زیادہ حال دریافت کرو جس میں ان کی الہامی اور چہرہ سے چہرہ سے نہ لگے نہ ہو کہ  
 حکام اخلاقیات سے یہ بھی مجاہد ہے۔ واضح ہو کہ شراعت میں اس شخص کو طوطی بھی کہتے ہیں اور وہ ایک کالک شہر ہے ان میں  
 اور عیسائی کو ایک ایسا مندر تھا جو زیارت کے جگہ تھے انہیں شہر کا ایک شخص نے اپنی شہرت کے لیے اس رات میں جلادیا کہ میں  
 رات سیکھ رہا ہوں یہ وہاں تھا۔ مجھ کو بارہوی مندر دیا مرگ بنایا گیا۔ اسی شہر سے تھیں کوئی کے حاصل پر ایک چہرہ ہے جس میں وہاں ہے کہ  
 جہاں اصحاب کیف نے بے ہوئے تھے۔ یہ فاطمی مملکت کا ہے اور اس کی کئی شاخیں ہیں بہت ایک دے ہیں یہ شہر قیصر اور وہ کے عہد میں  
 بڑی روایت پر تھا۔ اس کے قریب پڑے ہیں ایک قصبہ مے ہیں حضرت صالحان علیہ السلام کے مملکتوں کے۔  
 اس غار پر ایک خانہ ہے جس کی عیسائی اور مسلمان دونوں عظیم کرتے ہیں۔ غالباً یہ حق خانہ ہے جو اصحاب کیف کے رہا۔ جو نے کے  
 بعد بنائی گئی تھی یا دعویٰ غارت سے بخوبی اس کی جگہ پر مارت قائم ہے۔

یہ واقعہ بھی ہے کہ کلاذیش (ایقونوس) قیصر کے عہد میں ہے۔ ۲۲۹ء کے بعد جب قیصر فلپس کی جگہ جو عیسائیوں پر بڑا اثر پان تھا  
 اچیش (بیزنٹین) پہلے قیصر سے بھی بڑھ کر جہاں شہر کے حق میں تھے کہ نہ کہ تھا۔ ان قیصرانہ روم کے عہد میں قسطنطین نے یہ واقعہ  
 سے لے کر وہ ظلم و زیادتی کر لی تھی کہ جس کا یہ سبب۔ یہ روم کے بادشاہ جن کا یہ تخت ملک تھی میں شہر و ممالک ان کا لقب قیصر بہت پرست  
 تھے جن کو ایک پتھر سے جوڑا گیا تھا ان کے پاس قانون اور مرضی۔ جو بدل سکی کہ تھا اس کو لکھا نہیں تھی جو کسی پر کوئی قول یا نہ تھا اور کوئی  
 اردوں کے کہے اور نہ تھا کوئی آگ میں ڈال دیا جاتا تھا کسی کو لوہے کے کمرستوں سے باندھتے تھے جیسا کہ عیسائیوں کی کتب تواریخ  
 لکھی ہیں مصر خانہ کو ہے۔

۱۔ صحیفہ کیف کے اساتذہ کرام میں لکھتے ہیں کہ گرج، ایسا، جس کو سید علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فتح کیا۔  
 ۲۔ اس میں دوسری جگہ کا صبر سے۔ دوسرے میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ وہ سب قریب جو خوب ازبہ واقع شدہ اور دلائل اور  
 نوٹ ملے جو قریب ہر ہر روز صبح ۲۲۹ء میں























اور ان کی اس بد نظمی کا اسکی محبوب یہ ہے: اِنَّهُمْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ كَنُتَنٌ کے دلوں پر قنچے لگھے سے حجاب اور پردے پر سے جوئے ہیں اور اس مرد کا حال یہ کہ بھی ہرٹ نہیں کھڑے کئے گئے کہ کافروں میں جو کہ تو نے ٹھکر چھڑا کر دیا ہے انکی باقی حق شناسی کیسے انسان جب حق کو نہیں مانتا اور حضرت سے صحبت میں نہ نہیں قبول کرتا تو اس کی اس حالت کو اس سے تعبیر کیا جاتا ہے کہ خدا نے ان کے دلوں پر پردے کا ٹول لٹا دیا۔

تعلیم و اذکار ہیں مگر انھیں انھیں سے ان میں جویت پر جوئے کی بڑی قیمت دی گئی تھی انھوں نے اور ازل کر دی۔ اسی ہے نہ کہ اِنَّهُمْ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ كَنُتَنٌ اسنے تعبیر کیا آپ ان کو استغنیٰ کیوں نہ ہوا ہے بلکہ یہ بھی کہ ہر ایک ٹول نہ کریں مگر ان کی سزا تو یہی ہے کہ یہ بیکار مھانسی باغ دستی سے اکیڑ پھینک دی جائے مَرْوُہُكَ فَلْعَوْدُ دَوْلَتِ حَمَہٗ آپ کا نہ بخش دیتے والا رحیم ہے اگر دو گون کے مھانسیوں پر گرفت کرنے پر آئے تو فوراً زہر پھینکا ہے جس پر کام کے لیے اس نے وقت سحر کر رکھا ہے ان کے لیے بھی ایک وقت سحر ہے جس سے پہلے یہ کوئی نہ کا بدو بہت نہ کر سکیں گے اور اس پر بھی ان کو بار نہ ہو تو بھی ظاہری بیانی تو موجود ہے وہ دھرم دلوں کی ایسی اور برباد شدہ مہینوں کو دیکھ نہیں اور بھی ان سے ہر صوفیوں پر بدھ بلاک نہیں دے گا کہ ان کے لیے ایک وقت سحر قرار۔

وَأَذَّ قَالَ مُوسَى لِقَتْلِهِ لَا أَبْرَحُ حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ۝  
فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنَهُمَا نَسِيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ  
سَرَبًا ۝ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِقَتْلِهِ إِتَيْنَا عَذَابَكَ فَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا  
هَذَا نَصَبًا ۝ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ  
وَمَا أَنَسِيْنِي إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ، وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا ۝  
قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْعَرُ فَأَتَيْنَا الْكَافَّةَ أَنْفَارُهَا فَصَصَّا ۝ فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ  
عِبَادِنَا الَّتِي لَهُ رَحْمَةً مِنْ عَبْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا ۝ قَالَ  
لَهُ مُوسَى هَلْ أَتَيْتُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَ مِنْ مَعَا عَلَّمْتَ رُشْدًا ۝  
قَالَ إِيَّاكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۝ وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ  
بِهِ خُبْرًا ۝

۷۔ مکی اس دعوے کو اس کے آنے سے پہلے کوئی نہ سمجھتا تھا۔ بعض سے کہنا ہوا کہ فیضانِ اسلامی طرہ و طرح کی ہے اب اس کو حق تعالیٰ کے پاس کے لیے طراز کا ایک جہت متحرک ہے جس نے اس کے لیے خدا کے حوائج کو اپنا ٹھکانہ بنا لیا ہے۔ اب اس کی جہاں دلی میں پہنچ رہے ہیں۔











چنانچہ اس کی نگاہ پر کی ہے کہ وہ غلط کہتا ہے۔

تحقیق مختصر : دو شخص کہ جس کے پاس حضرت سید عالم علیہ السلام کی تعلیم پانے گئے تھے مگر ان سے علماء و حکام کہتے ہیں کہ وہ حضرت علیؑ تھے کہ میں کو انھیں سے دینی اور انھیں نے نبیؐ کہا ہے۔ جواب کہتے ہیں جس جگہ وہ نماز پڑھتے تھے وہ جگہ بڑا اور سریالی اور جاتی کسی ایک لیے ان کو انھیں کہتے ہیں جس کے معنی بزرگ ہیں۔ روایات کسی صحیح حدیث سے دریافت نہیں ہوتی کہ حضرت کسی ملک میں پیدا ہوئے ہوں کہ قوم کے تھے اور کسی زمانہ میں پیدا ہوئے تھے؟ تو روایت سے پہلے انھیں کے چودہ بیبا اب کے اخیر میں ملک صدق کا ذکر آیا ہے کہ اس سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کتب دلی اور وہ خدا کا میں نکلا۔ مجروحی ملک صدق کی نسبت عیسائیوں کی انجیل میں یسوعی و مسیحیوں کے مطابق اب میں سے نکلا ہے کیونکہ یہ ملک صدق عالم کا بادشاہ تھا خدا کا مومن تھا جس نے ہر کام کا خلیفہ و وارثا ہوں کہ یہ کہ جبراً یا اتفاقاً استیلا کیا اور جس کے لیے نہ کت چاہن جس کو ابراہیم نے سب چیزوں کی روئیکے کوئی وہ پہچانے ام کے سنوں کے موافق رافعی کا بادشاہ و مور بھر شاہ مہرجم مبنی سلاطین کا بادشاہ ہے باپ کے مال کے بے تاب نہ جس کے تہذیب کا شراخ زندہ گی کا فخر بھلا کے بننے سے (یعنی) اشتاب خیر کے پیشہ واریں رہتا ہے۔

مگر جب تک صدق کی بات نہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد میں تھا اور جس کی نسبت ہمیشہ زندہ رہا لکھا ہے اہل کتاب کے مختلف فرقوں میں لیکن سچ لکھا ہے کہ جب تک صدق اسی شخص ہے کہ جس کو اللہ اسامی حضرت سے تعبیر کرتے ہیں۔ سب ان کی عظمت اسی سے ظاہر ہے کہ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جدا کیا اور اب الٹا ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو برکت ملی تھی۔ شریہ پر یوں ہی قائم رہا کہ ان کے نہ تو حق تعالیٰ نے اب نہ اس کو حرکت دی۔ ہمالہ پر گھولیں جو اس نے حضرت سکا علیہ السلام کی تشبیہ کے لیے یہ بات کہی ہو۔ والاعظم عند اللہ۔

فخر علیہ السلام : (اول) کے بارہ میں صاف اسلام کے دو قول ہیں ایک براحت صرف حدیث سے استدلال کے (جس کو ظاہری فریروں نے دیت کیا ہے کہ حضرت صل اللہ علیہ وسلم نے ایک بار عشا کی نماز پڑھا کہ یہ فرمایا تھا کہ سچ کی بات جڑ میں پر زندہ ہے جو میری کنکائیں میں چکا گیا) یہ سچی ہے، حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت فخر علیہ السلام جو سب حدیث مذکور میں فخر اکمل ظاہر کرتے ہیں کہ

زندہ ہیں جس طرح کہ حضرت ابراہیم اور اس کی ہڈیوں ایک بار ملاقات بھی کرتے ہیں۔ حدیث مذکور میں جو ہر کسی کے بعد ہوا

آپ سے ہوا انکو انگوٹوں کی عمر میں لایا کہ ان کے فرمایا ہے عوم ہر انگوٹوں کے بین کی زندگی عقل انہی کی قدرت کہ کلمہ کے عوار پر ہوا وہ بھی اس میں

آمال ہوا نہیں۔

(دوسرے خطر کی زد کی کیا بات یہ جو کلام میں مضمود ہے کہ وہ سبک دوا فقر میں سے ساتھ علمات میں ملے ہوؤ فقر میں آپ خیالات کے بشرط درست موصول ملے اور فقر کے وہاں پہنچ کر وہ اپنی اپنی جگہ پر لے کر کی زندگی کا پیڑہ تکہ ہے کی اور نہ یہ کہ فقر وہاں پر رہے ہیں وہاں کے کاروبار یا انہیں سے متعلق ہیں یہاں تک کہ عوام کجوں و ملاجوں انہوں پر بھی فقر چڑھ جائے کہ عام کج اور غفلت اور دیکھ کر کاغذوں کے ہیں اور ان سے کام کی دہائی دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ انہی فقر ان سے اس کا ثبوت ہے کہ وہ غیر ملکی احکام کے کسی توں سے اور ان کی پرستش کہ ۱۲ اور اپنی جہت و ہر جہاں منور ہے۔

مصلحتوں کی : (سبب) ایسا جو کہ حضرت مہدی علیہ السلام سے ملے، و احقر، مولیٰ تھے ان کو ذرا بت دی گئی تو انہوں نے کہا کہ اس سے کام نہ لے، مگر وہ لوگ سب مصلحت جو انہیں حاصل نہ تھا جس کی خاطر علیہ السلام نے اس میں تفسیر بنائے تھے۔



یہ بھی کہ کسی غریب کو وہ شمشیر میں سوار کر دے اور اس کے ساتھ اور کوئی سوار نہ کرنا آسانی ملا نکٹوں سے بچنے کا سبب ہو جاتا ہے۔ (۲) نیکہ آبی پر صدمہ آسانی سے مٹتی ہے اور لہجہ کی دہلی ہے جیسا کہ اس پر بحث کرتے کرتے خود بخود نیا وقت ملتا ہے تاکہ کف کا کام نہ کرے جس کے بدلہ میں نیکہ اولاد دلی۔ (۳) نیکہ آبی کے بعد پتھوں تک نہ آتی اس کی اولاد کو نیکہ صدمہ نہ آتا ہے جیسا کہ پورے نیکہ سے ظاہر ہے۔

وَيَقُولُونَكَ عَنْ ذِي الْقُرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُوهُ عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا ؕ إِنَّا مَكِّنَّا  
لَهُ فِي الْأَرْضِ وَابْنَةً مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَسَبَبًا ؕ فَاشْتَبَعُ سَبَبًا ؕ حَتَّى  
إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ عِنْدَهَا  
قَوْمًا ؕ قُلْنَا يَبْنَؤُا الْقُرْنَيْنِ إِمَّا أَنْ نُلْعَبَ وَإِمَّا أَنْ نَتَّخِذَ فِيهِمْ  
خُنًى ؕ قَالَ إِمَّا مِنْ ظُلْمٍ فَصَوِّفْ لُعَابَهُ ثُمَّ يَرِدْ إِلَى رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ عَذَابًا  
ثَقِيلًا ؕ وَإِمَّا مِنْ أَمْنٍ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءٌ الْحَسَنَىٰ وَنُسْقَوْنَ لَهُ مِنْ  
أَمْرِنَا يُسْرًا ؕ

نور (اے حنا) آپ سے ذرا مقرر کیا، حال ہی پہنچے ہیں، ان سے اکبر کا جواب میں نہیں ملے گا، کچھ ماہ ملنا چاہیں۔ ہم نے اس ملک میں جان تو مت ورتی، ہمارا کوئی ایک طریقہ کار سامان چلا رہا تھا۔ سامان سے ساز و سامان تیار کرنے اور فراوانی کیلئے ایک سبب و آفتاب قریب ہونے کی جگہ چاہنا تھا، اور ایک گرم (پانی) علاقے میں، اس کا ہوا کوئی، یہ وہاں اس نے ایک نور کی طرح اور مقرر کیا، (مجھے عقیدہ ہے) اے ان کا سامان سے ان کے ملک کر۔ میں نے (لوگوں سے) کہا کہ جو ان میں خاتم ہے اس کو تم سزا دی، اور ان کا ہونا ہے رب کے پاس، یہ راز نہ دے، مگر تو اسے دے، بھیجے مجھے سزا دے، اور جو کوئی ایسا نہ ہو گا اور میں نے بھی بھیجی کہ اسے نہ دے، اسے دے گا، اور ہم ان اپنے سامان میں کوئی سامان نہ دے۔

ترکیب : عن 'یستلوثک' سے متعلق ذکر اولیٰ کا مفعول 'سکت' مفعول امر و محذوف : جدھا جواب ہے اذالہ کا متعرب جملہ ماضی ہے ضمیر جدھا سے یا مفعول و جدھ صفت ذات محالہ - لکھاتے اطمینان اور قوت دامن عامر و مقررہ صیغہ ای حلقہ لغت اخیر کے لیے جزاء کوثر و کسان گھسنا بھدب و اکتو پڑھتے ہیں اور بال بالیٹ والی صفت - اول تغیر پر فلفلہ لکھنا آدھیا کہ کہتے ہیں کہ حد امثوبہ ہے دوسری صورت میں اللحنی کا موصوف لفظ مقدر مانا جائے گا یا موصوف ہے میں جزاء موصوف ہوگی موصوف : لکھتی کہ اضافہ لکھو موصوف الی حدیث تکمیل۔

تفسیر..... ذوالقرنین کال اور اس کا سفر . یہ خیر اقصاء و القرین ہے جو اتر کتاب کے سنیے سے قرین نے حضرت مصلی اللہ علیہ السلام سے پڑھا تھا۔ اثنائے مکث سے تمجید کے بعد شہد شروع کرتا ہے کہ ہم نے ذوالقرنین کو کیا پڑا دیا تھا اور ہر ایک قسم کا ساز و سامان ملا تھا۔ بس تو وہ مشرق و مغرب تک فتوحات حاصل کرتا رہ چلا گیا (اگرچہ جب سے ظلم و رنج و خون ہوا ہے تب سے ایسے ساز و سامان خواب

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، حضرت علیؓ نے اپنے ہمراہیوں کو بتایا کہ اگر آپؐ کو کوئی چیز ملے تو اسے اپنے لیے نہ لیں، بلکہ اسے غریبوں کو پہنچا دیں۔ یہی سنت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کے لیے بیان کی ہے۔

ثُمَّ اتَّيَعُ سَبِيًّا ۖ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُمُ عَلَىٰ قَوْمٍ لَّمْ  
تُجْعَلْ لَهُمْ مِنْ دُونِهَا سَعَةً ۚ كَذَٰلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۖ ثُمَّ اتَّيَعُ  
سَبِيًّا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهَا قَوْمًا آلَ يَكَاذُونَ يَعْفَوْنَ  
قَوْلًا ۖ قَالُوا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ إِنْ يَا جُورٍ وَمَا جُورٌ مُّفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ  
تُجْعَلْ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۖ قَالَ مَا مَكْنِي فِيهِ  
رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۖ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ  
حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ  
آتُونِي أَقْرَبَ عَلَيْهِ قَطْرًا ۖ فَمَا اسْتَطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ۖ  
قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي ۖ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّارًا ۖ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي

[www.besturdubooks.wordpress.com](http://www.besturdubooks.wordpress.com)







قرآن سے لگی ہوئی کچھ جانتا ہے اور ایک لکچرزم تک پہنچ کر جوہن کی زبان نہ کھول سکتے تھے (بغیر ترجمان کے) ان لوگوں نے ذوالقرنین سے کئی خاص فرج اپنے پروردگار سے کیا کہ باوجود ماجوج ملحد لوگ ہیں اور ہمارے ملک پر مشور ہر ایک کیا کرتے ہیں۔ آپ ان کا راستہ بند کر دیجئے۔ ذوالقرنین نے قرآن لیجئے سے اٹھ کر کیا ہوا لوہے کے تختے ان سے اٹھ گئے جن سے وہ پہاڑوں کے درمیان کوئی دور تھا جس کو بند کر دیا اور دیوار بن کر اس کو گرم کیا اور تمام ہوا تپا دیا۔ پس اس پر ڈال کر ایسا مستحکم کر دیا کہ جس پر بندہ چڑھ سکتے تھے۔ وہ اس میں لپک کا تختہ تھے۔ ذوالقرنین اچھٹا میں اس بات کا ذکر ہے کہ ذوالقرنین کو ملک کا بادشاہ تھا اور اس عہد میں تھا؟ اور یہ بات تھائی کہ اس کو ذوالقرنین کو کہا جیتے تھے۔ خدا کی بات کا ذکر ہے کہ ذوالقرنین مشرق و مغرب میں اچھی تک پہنچ گئے تھے یہ بات تھائی گئی ہے کہ وہ قوم کو جس نے مدد بھیجی اور رہانے کی درخواست کی تھی کون تھی اور کہاں تھی؟ نہ یہ بتایا کہ ماجوج ماجرج کی قوم کون تھی اور کون سا قبیلہ تھا اور آپ بھی ہے کہ نہیں اور ہے تو کہاں ہے اور وہ کونسی قوم ہے ان کے کہہ گئے ہیں اور وہ مرد و عورت ہیں یا نہیں؟ اور نہ یہ بتا دیا کہ وہ کس جگہ ملی ہے اور آپ بھی ہے کہ نہیں؟ یہ سب باتیں سوال سے ذوالقرنین ہی لیے ان سے اس طرح کے اسل تھے۔ انھوں نے جواب دیا کہ انھوں نے تعلق نہ تھا اور بنیاد میں ہمارا اسلام اور نبی کا مستحکم علی بھی نہیں تھا۔ تبصیر و تدقیق کیلئے بیان کرنا سوز و غم کا کام ہے۔ آپ ان باتوں میں متوجہ اسلام نے غور کر کے مشور کیا اور ہم ایک سو بار لگاتار ان باتوں کے در باشندہ کرنے میں انہوں نے کئی قرآن مجید کے اشاروں سے کہیں۔ روایات مسلمہ سے کہیں۔ مرفوعہ الی کتاب رافعی اسلام دور دیگر تو تاریخ سے ہر ہر زمانہ کے اہل تحقیق اور اہل تفسیر سے مدد لی اور یہی وجہ ہے کہ ان باتوں کے ٹھیک ٹھیک در یافت کرنے میں ان سے ایسا اتفاق ہوا بھی ظہور میں آئے اور کچھ عجیب نہیں کہ ان سے کسی موقع پر اصلی دست روئی ہو اور بعض نے اس کو ٹھیک سمجھا ہو اور انکی باتوں میں کہ جہاں ذوالقرنین قطعی رہنمائی کرتی ہوئی کوئی اس وقت کی صحیح تاریخ ملتی ہو اختلاف نہ ہو ایک معمولی بات ہے۔ یہ وہاں سرحد کا ان کی تحقیق کے مطابق ہر بات میں صحیح مان لیا نہ فرض و واجب ہے۔ نہ ان پر کوئی وجہ انکار ہے۔

## سب سے پہلی بات کہ ذوالقرنین کون تھا اور کہاں کا تھا اور کب تھا؟

اس کا جواب اس سے ملتا ہے کہ یہ تاریخ نویس نے بتائی؟ ہیں جو اسے کہنا نے دیا تھا وہی شخص ذوالقرنین ہے کہ جس کا قرآن مجید میں ذکر ہے۔ اب ہم اس کو اس صدی کی حد تک پہنچا کر دیکھا ہے۔ ہمارے سامنے حال کے بھی متعدد تفسیر اور کراڑ میں کچھ تھے دھرے ہیں جو سرکاری دھاری میں پڑھا گئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کسی جگہ ماجوج ماجرج قوم کا ذکر تک نہیں اور یہ ممکن ہے کیونکہ حال کے تفسیر نویس تو قوموں اور ممالک کے دلی ذمہ دار کے جاتے ہیں جو آج کل متذکر ہیں اور یہاں بت و قریب ہوا ہے کہ نہ ان کے گردنے سے نکلیں اور ٹھہروں اور قوسوں سے نکلے۔ ہم کہیں پہلے نام بدل گئے۔ جو کہ ہے کہ ماجوج ماجرج کو آج کل کسی اور نام سے تعبیر کرتے ہیں اس لیے ماجوج ماجرج کا نام نہ ہو گا کوئی عجیب نہ بات نہیں۔ نہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ کوئی قوم نہیں یا پہلے بھی اب بالکل ہیست و تاجور دوستی اسی طرح اس صدی کا بھی دو گروں اور یہ بھی قرین قیاس ہے کہ کسی لے کے تفسیر نویس اور مشور میں شہر اور پہاڑوں اور بڑے بڑے نشانوں کو ذکر کیا کرتے ہیں اور یہ وجہ یہاں کہ ان کا اسلام کے مؤرخ کہتے ہیں صرف تخمیناً یا حد کر کے ایک مرتفع اور مستحکم دیوار و پہاڑوں کے درمیان ہے اس سے گئی۔ ذوالقرنین نے ذوالقرنین کو نہیں ہوتا۔

اب ہم وہ مسئلوں کے قدمہ تفسیر و تدقیق پائیں کہ جنہوں نے تفسیر نویس کے تفسیر نویس کے ساتھ اپنے سفر نامہ اور اپنے دیکھے ہوئے مقامات کو لکھی ہمارے تفسیر کے ساتھ بیان کرے اور گویا حال کے تفسیر نویس کی انہیں پر توجہ نہ ہو کہ وہ ہر امر و حکم و غیرہ اور امور میں ہمارا











ایک قسم کے سیلاب اور قحط کی حالت میں حاشیہ آبنائے مغرب شخصوں کو جدوجہد تقرب یعنی کھینچ جھینچا دینا ضروری تھا کہ ان کے سامان و مالدی ضرورت کے ستر کیا اور قحط کے زمانہ میں ان کے پیچھے کہ جہاں آداب قروب نہ تھا اس کو آداب قروب دیا اور ہر ہفتہ میں اسے سونے یا چاندیوں کی رقم بھی اس کو ملی ۔

مغرب الفس کے یہ معنی نہیں کہ زمین کو ٹولنے کا قباب غروب ہونے کی جگہ ہے اور وہاں کوئی یہ دلدل یا گرم پٹہ ہے کہ یہاں قباب غروب ہوا کرتا ہے کسی ایسے قباب جو آسمان پر ہے اور زمین کو لے رہا ہو۔ ہر وقت قباب الہیہ کے لحاظ سے اسے کاٹوں اور قباب ہوتا ہوا معصوم ہوتا ہے کہ جہاں اب دن ہے ان کے مقابلہ میں رات ہے کہیں اب نصف النہار ہے تو دوسری جگہ غروب ہا وقت معلوم ہوتا ہے علی بن ابی القیس اور جو کسی نے یہ معنی سمجھے ہوں تو یہ اس کی غلطی ہے نہ کہ مہاشی کی حد یہ کام بھارور اور عرف نام کے دستور پر صادر رہا ہے نہ کچھ بہتر سے دائروہ میں نہایت دور دراز سے مشرقی اور مغربی ٹکڑی کے لحاظ سے کہہ دیا کرتے ہیں کہ کھان بادشاہی دوم ایک سلسلہ ہے کہ جہاں سے قباب طلوع کرتا ہے اور جہاں غروب ہوتا ہے یعنی مشرق میں دور دراز تک کہ جہاں ان کے قریب کاواڑہ علیہ ارض کو کس کر رہے ہوں وہی طرف غروب میں بہت دور دراز تک پہنچی ہیں مغرب بنسٹ اور مطلع الفس کے درامہ واذی وغیرہ کتب میں نے یہ مراد لیا ہے جانی ظاہر میں پھر ذوالقرنین جب مغرب کے رخ بہت دور تک پہنچا کہ جہاں بحر سندھ کے دور کوئی آبادی نہ تھی تو قباب ان کو اس میں ادا ہوا معلوم ہوا اور رب کو اس وقت معلوم ہوا کرتا ہے جنہوں نے جہاز پر سفر کیا ہے انہیں کہ مغرب میں سندھ سے اوپر اور اس بات کا سامنا کرتے ہیں ۔

مصر فی سفر : قرآن مجید نے یہ بیان نہیں فرمایا کہ وہ مصر میں کہاں ٹکا بیٹھتے تھے اور وہاں ان کو کون نام ملے گی؟ اب اس کی تفسیر و تحقیق یہ ہو چکے ہوگی تاہم اسے ہوگی اگر اس کے تمام غریبی کلمہ اور جملہ کلمات خوب اور دودھے سے خالص ہو کر عرب اور مصر کا واحد کلمہ ہوئے ہوتے تو یہ امر یہ ہے کہ لایا جائے تو یہ کہ یہاں سے بہت کچھ دور تھیں تو لازم کو یور کر کے ملک مصر اور ہر کو ملے کرتے ہوئے غر غر عظم تک پہنچنا ضروریہا جائے گا اور وہیں دور تو ہم قریب جس کی بات خدا تعالیٰ نے فرمائی ہے کہ وہاں ہم اس کی نبی کی صرف ذوق تفریح میں سے فرمایا حالانکہ نزل القرآن فی ہذا المکان تغذیۃ و کفایۃ تشدیدیہ و حفا کہ تھوڑا سا کتبہ بارہ میں اختیار ہے تو غلطوں کو خدا تعالیٰ کو سزا دے جس کے جواب میں وہ اکثر میں نے عرض کیا کہ لعلن ظلم صنوف نغذیۃ فہم یؤاخذون ذہب صہوہ کیمۃ عذۃ شکوہ و لعلن ہن و کعمل صلیۃ لعلہ جزاۃ فی حسنۃ ک شوق لہ من اہل ماہو کہ ظالموں کو ہم سزا دیں گے اور وہ اپنے رب کے ہاں چکر بھی مڑا رہیں گے اور اہل ایمان اور ان کی بیستہ شخصوں کو خدا کے ہاں بھی اچھا ملے گا اور ہم بھی ان کو سزا دیں گے کہ ان کی برعایت و عروت کریں گے نہ تھو متبہ سبب

دوسرا سفر : پھر ہزاروں سال پہلے کیا یہاں کا دوسرا سفر مشرقی ہے یا مغربی نہ اعلیٰ حد البتہ سبھا جانا اسی کرتے ہیں۔ اعلیٰ حد مطلقہ الشمس و جنتھا مطلقہ علی قومہ لہ نہ یصل لہ من ذلہا ہوا کہ مشرق میں وہاں تک پہنچ کر جہاں سے آفتاب طلوع کرتا ہے اور وہاں سے ایک ایسی قوم کی کہ جن پر آفتاب کے لیے کوئی آفتاب مطلقہ الشمس کے ہی جتنی ہیں جو مغرب الشمس کے وقت ہم بیان کر آئے ہیں۔ یہاں بھی قرآن مجید میں کچھ بیان نہیں کہ مشرق میں کس تک تک : والقرین پہنچا تھا : غار میں کاغذ ہر ایک جہاں سمندر کے سوا کوئی چیز آفتاب کے لیے جائز نہیں یا ہندوستان کا کچھ امراد کا : عربین تک کہ آفتاب سمندر سے طلوع کرتا ہو معلوم : وہاں سے اور کوئی جہاں تک کہ وہاں میں حال جس دہائی کے بعد اس بیان کی مسدودت قرار کرنے کے لیے فرما ہے کہ کذلک وقد اعطانا یحکمدہ غیرا کہ اس کا حال ہم کو خوب معلوم ہے اور کچھ بیان بھی ہیں۔

قیس اس سفر میں نہ تھے۔ ابھرمزاد و سمان سفر میں آیا یہ خبر اس سفر ہے اس کی کوئی سمت ہو ان ٹھکان کی بنا پر یہ خیالی ملک کا سفر ہے کسی لیے کہ آری کا اکثر حصہ ان طرف ہے جب کہ میں ہوا بعض جزائر ہیں۔ حَتَّىٰ لِأَهْلِهَا السَّخَرُ وَكَذَٰلِكَ يُرْوَاهُ تَائِبٌ مِّنْهُمْ









کے قصر میں تھا جو صوبہ معلام میں ہے پھر میں نے رویت کے عالم میں دیکھا کہ میں ولایت کے عراق کے کنارے پر ہوں تب میں نے اپنی آنکھیں اٹھا کر نظریں اوروں کی دیکھیں کہ کوئی کے آگے ایک سینڈھا کھڑا ہے جس کے دو سینڈھے تھے اور دونوں سینڈھے اوٹھے تھے جس نے ایک دوسرے سے بڑا تھا میں نے اس سینڈھے کو دیکھا کہ کچھ اندر آگیا طرف سینڈھے کی طرف سے ایک جانور اس کے سامنے کھڑا نہ ہوا۔ دو جانور تھا مگر ہاتھ پاں تک کہ وہ بہت بڑا ہو گیا اور میں اس سوچ میں تھا کہ یہ کیا ایک بکرہ کچھ کی طرف سے آئے کے تمام دو بٹے زمین پر لیٹا پھر ان کے زبیں کو بھی نہ چھوڑا اور اس کے آگے کی دونوں آنکھوں کے نیچے ایک ایک عجب طرح کا سینڈھ تھا اور وہ اس سینڈھے والے سینڈھے سے بڑے تھے اور وہ بڑا اور اس کا مارا اور اس کے دونوں سینڈھے توڑے تھے اور اس کو زمین پر سے لہراہو تھا اور دونوں اس کو نہ چھوڑا مگر پھر وہ بکرانہ بت بڑا ہوا جب پر وہ ہوا تو اس کا سینڈھ ٹوٹ گیا اور اس کی جگہ اور چار سینڈھے نکلے۔ جب میں دانی ایل پہ خوب دیکھ چکا تو اس کی تعبیر کی فکر میں تھا۔ پھر میں نے اپنے سامنے کوئی شخص کھڑا دیکھا اور ایک آواز کہانی کا ہے جس میں اس کو روکا کے سختی سمجھا دے۔ اس نے میرے پاس آ کر کہا اے آدم تو کچھ کہہ دے روایت آخری زمانہ میں انجام ہوئی وہ سینڈھ حاکم جس کے دو سینڈھے تھے وہ مادہ اور فاس کے بادشاہ ہیں اور وہ بکرانہ کا بادشاہ اور اس کے چار سینڈھے صوبہ چار علاقہ میں ہیں جو اس قوم کے درمیان بڑے ہیں مگر انہی مخلصان۔ اس واقعہ ذوالقرنین فاس کے بادشاہوں میں سے کوئی بادشاہ ہے وہاں وہ غیرہ جو وہ سینڈھے والے سے پیدا ہوئے مشہور تھا جس کا ترجمہ عربی میں ذوالقرنین ہوا اور وہ بکرانہ ایک سینڈھ والا سکندر فیتوس کی پڑائی بادشاہ ہے جس نے اس دو سینڈھے والے سینڈھے سے اپنی ایران کے اس بادشاہ کو جو اس کے عہد میں تھا (اور جو انہیں بادشاہوں کے ذیلی میں باہر شہرت و وسعت و دولت کے دو سینڈھے والا سینڈھے تھا) تھا اور اس کی سلطنت چین میں اور پھر سکندر کے بعد اس کے چار سرداروں میں اس کا ملک تقسیم ہوا اور یہ ہم روزی ایک ایک حصہ ملک کے بادشاہ ہو گئے۔ انہی علیہ اسلام کی سب سے بڑی جہاد واقعہ ہوا۔ حضرت زانبا علیہ السلام کا یہ خواب کتاب زانبا میں بیوہ کے ہاں ایک معما چلا آتا تھا جس کے معنی یا تعبیر وہی جانتے تھے اس لیے انہوں نے قریش کو بطور امتحان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذوالقرنین کے حال سے سوال کرنے کو کہا کہ وہ ذوالقرنین کو کوئی بادشاہ دلاتے ہیں یا کوئی جانور دو سینڈھے والا؟ کیونکہ ظاہر نقصان میں پورا یہاں ہے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جواب دیا کہ اس کا نام آپت میں پھر نہ مل سکا بلکہ یہاں کی اور اس کی اور ہمارے اور تو ہمارے کے روئے کا ذکر بھی کیا جو باوجود دو خروج کی قوم میں سے تھے اور شاہانہ فاس کے ملک میں آ کر فرور پڑ گیا کرتے تھے۔ اس خواب کے مطابق بھی سکندر وہی ذوالقرنین نہیں ہو سکتا جو ام میں جو سکندر ذوالقرنین مشہور ہو گیا ہے اس غلطی کا باعث بعض مؤرخوں کی لاطینی اور پھر سکندر ہمارے میں مولا علی رضی اللہ عنہ کی غلطی ہے۔ بعض لوگوں نے ایرانی بادشاہوں میں سے ذوالقرنین فریدون کو قرار دیا جیسا کہ تعبیر ابوالحسن اور احمد بن ابی یوسف رضی اللہ عنہما میں مذکور ہے مگر جہود حقیقین کا اسی پر اتفاق ہے کہ ذوالقرنین تھا عیسوی ہے اور وہ روم اور جو اس نے بنائی وہی ہے جو اصل اٹھالی میں واقع ہے نہ وہ ہند اور یاجوج ماجوج وہی کا تاروی اور عینی تار کے لوگ ہیں کہ جن کے بزرگوں کے مدد کے لیے ذوالقرنین نے دیوار حائل بنی اور ایک ہاتھ میں اخیر زمانہ میں انہوں میں عیسیٰ کو لیں گی یا کر تھیں۔ اللہ اعلم۔ یہ ذوالقرنین کے قصہ کی تحقیق کہ جس میں تو اہانت ہلے اور داستان کوئی کہ کوئی دلی شک لاؤ جس پر حال کے مخالفین ہمارے جنوں کے موجب کوئی غرض نہیں پڑتا نہ کوئی شبہ باقی رہتا ہے اور جو حقیقین کے اقوال سے لی گئی بعض اہل رائے سے تاریخی واقعات میں زمین و آسمان کے قلابے نہیں ملائے گئے ہیں جیسا کہ ہمارے بعض معاصرین کی عادت ہے۔ ہاں ہمارے تاریخی حقیقین میں کوئی غلطی ہو تو مجھے اس پر بہرہ بھی اس قدر نہیں۔

۱۶۔ اہل پہلچانے کہانے نذر انہوں کے بیٹے سکندر ملان میں آپ کو بنی زمرہ کی کئی کئی شخص کے دربار میں ایک مصلحت کا کارہور کرنا میں ہر حال کا علم ہوا اور انہیں کہو سیگ کا بیڑہ عا پے قوس میں دیکھے ہیں۔ ۱۷۔







عِيسَى ۝ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلٰى هٰٓئِینَ وَّكَذٰلِكَ خَلَقْتَنِكَ مِنْ قَبْلُ  
وَلَمْ تَكْ شَیْئًا ۝ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ اٰیَةً ۚ قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ  
لَیَالٍ سَوِيًّا ۝ فَخَرَجَ عَلَى قَوْمِهِ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰی اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً  
وَّعِشَیًّا ۝

















اَسْمِعْ يَوْمَ وَاٰجِزْ يَوْمَ يَأْتُوْنَكَ لَكِنَ الظَّالِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ صُلْبٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٣٩﴾

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٤٠﴾

اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿١٤١﴾

جس روز کہ اللہ کے پاس حاضر ہوں گے اس دن تو کیا ہی سننے کیلئے ہوں گے لیکن نہ تم نہ تمہاری قوم جس پر ہے ہوئے ہیں ارکانِ کبریت کے دن سے اور انہیں خبر دینا کہ آیا ہے گا اور وہیں کہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور یہاں نہیں ملانے ہم تم میں کے اہلِ امت ہوں گے ارکانِ کبریت کے جس پر ہیں اور ہم یہ سب کچھ تم کو بتا دیتے ہیں گے۔

ترجمہ: اَسْمِعْ پڑھو وَاٰجِزْ معاذ دونوں جب کے صلیبِ نظامِ کبر کے صلیب میں یعنی مالِ کسمم و ماہِ صرم بعد موسیٰ رفع میں ہے حکمِ احسن پر پاداشِ احسن نے یہ ظلموں میں اس روز معنی خبر ہے اُن میں نہ وہ ممکن ان بقالی اعتبار ملک احمد ان احسن بڑے والاواز نعت۔ یوم طرف والہ فی یومِ الحسرة۔ اذ قُضِيَ یومِ الحسرة سے بدلہ یا حسرت کا خوف۔

تفسیر: پہلے فرمایا تھا مختلف الاحزاب کی قبیلے بڑے کے بارے میں تو میں مختلف ہیں جیسے کہ آپ کو حکم ہوا کہ یہ کچھ کہتے ہیں۔ نصاریٰ کچھ اور مجرمانہ تصانیف کی فرقوں میں بھی بہت کچھ اختلاف ہے اور قاضی کی نسبت فرمایا ہے فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يُشْفِقُوْنَ عَلٰی الْفٰسِقِ الَّذِيْ لَا يَرْجُوْا حِسْرَةً يَوْمَ يُعْطٰی السَّعِيْرُ اُولٰٓئِكَ يَرْجُوْنَ اَنۡ يَّكُوْنُوْا فِیْ سَعِيْرٍ مُّكَرَّمٍ اَوْ يُعْطَوْنَ مِنْهُ شَرْحًا مَّكْرَمًا اِنَّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِكُوْنَ ﴿١٤٢﴾

اس دن میں بڑی مصیبت ہے ان کے اختلاف کا شرم و اس روز ظاہر ہو جائے گا۔

اسماعیل میں یومِ تقسیم کی کچھ کیفیت بیان کی کہ جس روز یہ کاٹ رہے ہیں آپ ان میں سے اس روز ان کی بعض اور شریعتی محب ہوئی یعنی جس طرح آج اللہ صراطِ سید پر ہے ہیں نہ ان کی آنکھوں سے حق دیکھتے ہیں نہ کسی سے سننے میں اس روز یہ حال نہ ہوگا بلکہ خوب آنکھیں کل جائیں گی اور ان کی کھلی کھلی ہوئی ہوگی۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کر کے فرماتا ہے کہ ان فالتوں کو حسرت کے دن سے مطلع کر دیا کہ خوف کریں۔ پھر یومِ الحسرت کی کچھ اور خبریں فرماتا ہے۔ اذ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهَذَا يَوْمُ غُلْفَةٍ وَهَذَا يَوْمُ لَاحِظَاتٍ کہ یکا ایک ان کے لیے عذاب کا ٹکڑا دیا جائے گا اور وہ دنیا میں غفلت میں پڑے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔ پھر یومِ الحسرت قیامت کا دن ہے کہ جس میں جنوں نے دنیا میں نیکی نہ کی ہوگی وہ ان کی حسرت کا کیا ٹکڑا لگایا ہے مگر ایک دن کا نام رکھنا ہے تو اور بھی تو یہ یہ دہائی ہے یعنی سرحد کا دن نام ہے قیامت کے دن کو بھی شامل ہے اور موت کے دن کو بھی کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ایمان و احسان سے بے خبر ہے اور یکا ایک اس کی موت کا حکم ہو جائے اس کا مقام ہو جائے اب اس کو سامنے لے جانے کے لیے قریشِ آخرت داخل کرنے کی حسرت کہاں جس اس دن سے زیادہ بھی اس کی حسرت کا دن نہ کہی کہ ہوگا؟ یہ مضمون بھی قرآن مجید کی متعدد آیات میں آیا ہے لَوْ لَا اَعْرَضْتُمْ اِلٰی اٰمِلٍ قَوْلٍ مِّنْ فَاسِدٍ وَّ اٰمِلٍ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ اور اوست میں بھی وارد ہے کہ انسان اپنی آرزوؤں کے پورا کرنے میں لگا ہوا ہوتا ہے کہ یکا ایک اچل آجاتی ہے۔ حسرت و ارمان دینے کی جگہ دل میں آخرت کے لیے کوتاہی کرنے کی حسرتیں ساتھ ہو جاتی ہیں۔

دنیا میں جو کچھ مال و زر و زمین و دولت سے بڑی محنت سے حاصل کئے تھے وہ سب یہیں پڑے ہوئے ہیں سب کا اللہ حق امرت اور

انہما ملک رہے گا اور سب نیک روز خدا تعالیٰ کے پاس ہو کر رہیں گے۔ انہیں اُن کے اُورٹھوں و منہ سے اُورٹھوں اور کھانے پینے سے اُورٹھوں کا کیا مطلب ہے یہ اللہ اعلم۔

وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ الْإِبْرَاهِيمَ إِذْ أَنَّهُ كَانَ صَدِيقًا نَبِيًّا ۖ إِذْ قَالَ لَا يَسِبُهُ يَأْتِي  
لَهُ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ وَلَا يُبْصِرُ وَلَا يُغْنِي عَنْكَ شَيْئًا ۖ يَأْتِيَنِي إِذْ قَدْ جَاءَنِي  
مِنَ أَلَمِي مَا لَمْ يَأْتِكَ فَاتَّبِعْنِي أَفْهَكَ صِرَاطًا وَسُوءًا ۖ يَأْتِيَنِي لَتَعْبُدَ الشَّيْطَانَ  
إِنَّ الشَّيْطَانَ كَانَ لِلرَّحْمَنِ عَصِيًّا ۖ يَأْتِيَنِي إِذْ أَخَافُ أَنْ يُبْسِكَ عَذَابِي  
مِنَ الرَّحْمَنِ فَتَكُونُ لِلشَّيْطَانِ وَلِيًّا ۖ قَالَ أَأَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ آلِهَتِي  
يَا إِبْرَاهِيمُ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ لَأَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِي بَلِيًّا ۖ قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ  
مَا سَتُغْفِرُ لَكَ رَبِّي إِنَّهُ كَانَ بِي حَفِيًّا ۖ وَأَعِزَّنَا لَكُمْ وَمَا تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ  
وَأَدْعُوا رَبِّي عَسَىٰ أَلَّا أَكُونَ بِدُعَاءِ رَبِّي شَقِيًّا ۖ فَلَمَّا اعْتَرَاهُمُ وَمَا  
يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ ۖ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ ۖ كُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۖ  
وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۖ

اور کتاب میں اور انہما کہ وہ نیک روز خدا تعالیٰ کے پاس ہو کر رہیں گے۔ انہیں اُن کے اُورٹھوں و منہ سے اُورٹھوں اور کھانے پینے سے اُورٹھوں کا کیا مطلب ہے یہ اللہ اعلم۔

۱۔ لہذا یہاں تک کہ وہ نیک روز خدا تعالیٰ کے پاس ہو کر رہیں گے۔ انہیں اُن کے اُورٹھوں و منہ سے اُورٹھوں اور کھانے پینے سے اُورٹھوں کا کیا مطلب ہے یہ اللہ اعلم۔

۲۔ یہاں تک کہ وہ نیک روز خدا تعالیٰ کے پاس ہو کر رہیں گے۔ انہیں اُن کے اُورٹھوں و منہ سے اُورٹھوں اور کھانے پینے سے اُورٹھوں کا کیا مطلب ہے یہ اللہ اعلم۔

۳۔ یہاں تک کہ وہ نیک روز خدا تعالیٰ کے پاس ہو کر رہیں گے۔ انہیں اُن کے اُورٹھوں و منہ سے اُورٹھوں اور کھانے پینے سے اُورٹھوں کا کیا مطلب ہے یہ اللہ اعلم۔

۴۔ یہاں تک کہ وہ نیک روز خدا تعالیٰ کے پاس ہو کر رہیں گے۔ انہیں اُن کے اُورٹھوں و منہ سے اُورٹھوں اور کھانے پینے سے اُورٹھوں کا کیا مطلب ہے یہ اللہ اعلم۔

۵۔ یہاں تک کہ وہ نیک روز خدا تعالیٰ کے پاس ہو کر رہیں گے۔ انہیں اُن کے اُورٹھوں و منہ سے اُورٹھوں اور کھانے پینے سے اُورٹھوں کا کیا مطلب ہے یہ اللہ اعلم۔

۶۔ یہاں تک کہ وہ نیک روز خدا تعالیٰ کے پاس ہو کر رہیں گے۔ انہیں اُن کے اُورٹھوں و منہ سے اُورٹھوں اور کھانے پینے سے اُورٹھوں کا کیا مطلب ہے یہ اللہ اعلم۔

۷۔ یہاں تک کہ وہ نیک روز خدا تعالیٰ کے پاس ہو کر رہیں گے۔ انہیں اُن کے اُورٹھوں و منہ سے اُورٹھوں اور کھانے پینے سے اُورٹھوں کا کیا مطلب ہے یہ اللہ اعلم۔



(کریمہ محمد ٹولہ ان کو لڑتے سے یاد کریں گے)

میں محبوب علیہ السلام حضرت ابراہیم خلیلہ السلام کے بچے ہیں لیکن انہوں نے علوم پورا نہیں کی اور ان کا نام رسول کریم ﷺ والا کوٹا والا کوٹہ قرار دیا اور ان کو کفر قرار دیا۔  
مطالعہ کرتا ہے اس لیے دھندلکہ اسلحہ و یعطوب فرمایا اسکاٹ کے بعد اس کے لیے ملو اور صمد ایچ جی نے خدا نے محبوب و اسحق و ابراہیم علیہ السلام کو عطا کیں تھیں اور اس سے بڑھ کر انسان صلیبی علیہ عطا کی یعنی ان کی ٹائمر صف لگ ان کے پیچھے کرتے ہیں گے۔ پس بقیہ صلیبی  
نیا و حسن ذکر کر لیں۔ چونکہ یہ بتانا ہے پایا جاتا ہے اس لیے اس کو زبان سے تعبیر کر گیا جیسا کہ جو احسان باجھ سے کئے جاتے ہیں ان کو یہ  
سے تعبیر کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی کہ **اللّٰهُمَّ اِنِّیْ بِسَلٰتِکَ صٰلِحٌ فِیْ الْوُجُوْہِ**۔ عہد تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کر لی  
جس کا اثر یہ ہے کہ تاریخ تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خیر و دولت سے نہ آئے گی تا کہ اس کے پیچھے مانے جاتے ہیں۔ یہودیوں اور غیر اہل ایمان کو یہ ان کی  
سے یاد کرنے سے تیار اہل اسلام میں مقبول قرار دیتے ہیں۔ اپنے نبی خاتم المرسلین علیہ السلام کے ساتھ اللہ جلّی علی محمد و  
علی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم و علی آل ابراہیم۔ و علی آل ابراہیم۔ لکھتے ہیں۔ آل ابراہیم میں اسحاق و  
اسماعیل، یعقوب، یحییٰ علیہم السلام کی طرف اشارہ ہے۔ ابراہیم خلیلہ السلام کے تہ کو میں خدا تعالیٰ عرب کے مشرکوں کو یہ بھیجا ۲ ہے کہ تم جو باپ  
ابو کی تمہاری کر کے بت پڑتی کرتے ہو، ماننا چاہیے کیونکہ ابراہیم کو جس کو تم بھی بڑا مانتے ہو انہوں نے باپ کا کہنا نام ان کی تعظیم کی  
اور تم نے بھی یہ کہنا نہ چاہا کہ ان کی تعظیم کرنی ہے تو ابراہیم کی اور ان کی اس کی کیوں نہیں کرتے؟ حنیفہ طویلہ و قیل سالنہ اب انہوں نے باپ  
کے لیے استغفار فرمادہ کہ انھوں نے اس کے جواب استغفار نہ کیا مگر جب معلوم ہوا کہ ان کی مرضی نہیں پھر اس سے بڑی بات ہو گئی۔

[www.besturdubooks.wordpress.com](http://www.besturdubooks.wordpress.com)





















[illegible]

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۖ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۖ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ۖ  
يَفْقَهُوا قَوْلِي ۖ وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي ۖ هَٰرُونَ أَخِي ۖ اشدُّ دَرَجَةً  
أَزْمَرْتُهُ ۖ وَأَشْرِكْهُ لِي أَمْرِي ۖ كَيْ تَشْحَكَ كَثِيرًا ۖ وَتَذَكَّرُكَ كَثِيرًا ۖ  
إِنَّكَ كُنْتَ بِنَا مَصِيرًا ۖ قَالَ قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَمُوسَىٰ ۖ وَلَقَدْ مَنَّا عَلَيْكَ مَرَّةً  
أُخْرَىٰ ۖ إِذْ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّكَ مَا يُوحَىٰ ۖ أَلَّا تَنذِرِي فِي التَّبَابِوتِ فَأَنْذِرِيهِ  
فِي الْيَمِّ فَلْيُلَاقِهِ الْيَمُّ بِأَسَاحِيلٍ يَأْخُذْهُ عَدْرٌ لَّهُ وَاعْدُوْلُهُ ۖ وَالْقَبِيْتُ عَلَيْكَ  
مَحَبَّةٌ مِّمِّيَّةٌ وَلَمْ تُصَبِّحْ عَلَىٰ عَيْنِي ۖ إِذْ تَسْتَوِي أُخْتُكَ فَتَقُولُ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ مَن  
يَكْفُلُهُ ۖ فَرَجَعْنَاكَ إِلَىٰ أُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ ۚ وَتَوَلَّيْتَ نَفْسًا  
فَتَجَنَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَتَوَلَّيْتَ نَفْسًا ۚ فَلَيْسَتْ سِنِينَ فِي أَهْلِ مَدْيَنَ ۚ ثُمَّ جِئْتَ

ثَنِيثًا فِي ذِكْرِي ۖ اذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهُ طَغٰ ۝۱۰

[illegible]













یہاں سے نئی اسرائیل مردوزن معملہ داسباب بلکہ نزع فتوس کے زور

20

نور حب سوزی صلیح بخت کر کے کہ طور پر چہ ہوا ہے تو ہم نے نبوعمان علیہ السلام کی تمس لئے جلعق کرے۔ ۱۲۷







[www.besturdubooks.wordpress.com](http://www.besturdubooks.wordpress.com)











وَمِنْهُمْ نَفْسٌ

[www.besturdubooks.wordpress.com](http://www.besturdubooks.wordpress.com)

جانتے ہیں اور دوسرا اس جمل کے چھوڑتے وہت ان کی روح پر صدمہ عظیم ہوتا ہے۔ حق جہنم میں ان سے کٹ لکھ کر ان سے دور کر دیتا ہے۔ اس چند روزہ عیش کے مقابلہ میں وہ عذاب دائمی پڑا ہے اور یہ اس دولت کی وجہ سے غم و دہم طرے طرے کے گناہوں میں بھی مبتلا ہوئے ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں یہ سب حق تھا مگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کر کے اور اس کو بتایا جاتا ہے کہ اس طرح کے غم بھیر کر بھی نہ دیکھ کر غم و رنجیت تو دوسری چیز ہے اس لیے کہ تمہارا رعب و رجات و غمت بہتر اور بیشتر رہے والی چیز ہے۔ ایسے وہ فدا کر کے دنیا کے مصلحتین عالمائے دین و دنیا اور نفاذی مسلمان سے غالی رہا کرتے ہیں اور کچھ غپ نہیں کر ان کے کمال پر دوسروں کے سارے مسلمان و کچھ نہ تو حضرت بھی پیدا ہوتی ہوں اس لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اَنْتُمْ اَفْطَنْتُمْ بِالْمَلَكُوتِ کہ ان کو خوش آفرین نمازی تاکہ کر اور خود بھی اس پر غم نہ ہو آپ کو جو رازق دے گا تم نہیں دے گے کہ وہ دینی نعم دیتے ہیں اور عاقبت کی بہتری پر بیزار رہی سے حاصل ہوتی ہے اس لیے پرہیزگاری میں کوشش کرو۔ وَقُلُوا لِلَّذِينَ اٰمَنُوا وَاُولٰٓئِكَ لَا يَصْرِفُوْنَ اَمْوَالَهُمْ سَـٰمِیًّا عَلٰی مَا خَلَقْنَا بِهَا لَنُغْنٰی عَنْهُمْ کُلَّ شَیْءٍ ذٰلِکَ اَمْرٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ کہ جو کچھ تم سے یا نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواجہ پہلے کرہوں میں ہیں کچھ کم ہیں پھر فرماتا ہے ہم چاہے تو بغیر رسول بھیجے ان کے گناہوں پر انہیں پاک کر دیتے مگر وہ غور کرنے کہ رسول کیسے نہیں بھیجا کہ ہم اس کو مانتے۔ پھر فرماتا ہے ان سے کیوں روزگزار کر رہے کے بعد تم کو آپ معلوم ہو جائے گا کہ یہ حدیث پر کون ہے۔

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ﴿١﴾ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّن رَّبِّهِمْ مُّحَدَّثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿٢﴾ لَّاهِيَةً قُلُوْبُهُمْ وَاَسْرَوْا النُّجُوْنَ ﴿٣﴾ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا هَلْ هٰذَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَفَتَأْتُوْنَ السَّعْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ﴿٤﴾ قُلْ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿٥﴾ بَلْ قَالُوْا اَضْحَاثَ اَحْلَامٍ بَلْ اَفْتَرٰهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ فَلْيَاْتِنَا بَاٰیٰتٍ كَمَا اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ﴿٦﴾ مَا اَمَدَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنَاهَا اَمْهُمْ يُوْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَکَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْ اِلَيْهِمْ فَاَسْلَمْنَا اَهْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ وَمَا جَعَلْنَاهُمْ جَسَدًا لَّا يَآکُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا کَانُوْا خَالِدِیْنَ ﴿٩﴾ ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ فَاَنْجَبْنَاهُمْ وَمَنْ نَّشَاءُ وَاهْلَکْنَا السُّرِیِّیْنَ ﴿١٠﴾ لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ کِتٰبًا فِیْهِ ذِکْرُکُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١١﴾

تفسیر کرتے ہیں کہ حساب کا وقت کچھ قیامت ہی پر موقوف نہیں بلکہ سوچ کے بعد بھی انسان اپنے خدا کے دروہ جانا اور اس کو توبہ میں اپنے اعمال کا نتیجہ ملنے کا پتہ ہے سو یہ ایک قسم کا حساب ہے جس میں وقت کے قریب ہونے میں تو کئی کئی کام نہیں یعنی انسان غفلت کی غیبت میں رہتا ہے کہ موت آگیا ہے کسٹرو و الشعلی یہ جملہ متعلقہ ہے ان کی عادات و ریزہ کے ہر ان میں ان کے اعتراض اور تکمیل اور کوہ کے ثبوت میں۔ انجیلی اسم ہے علقی سے جس کے معنی سرخوشی کرنا پھر اس کے غلی کرنے کے یہ معنی کیاں ہاتھوں کو ان کا ذکر آگے جملہ میں آتا ہے نہایت غلی طور پر باہر کہتے تھے۔ انسان جس بات کو کام کہتا ہے اس کی بہت غلی طور پر مشورہ کیا کرتا ہے اور وہ باتیں یہ ہیں۔ (۱) غلی خدا ابناؤ متعلقہ کہ یہ رسول تو تمہارے جیسا آدمی ہے جس طرح بربکھاتے ہیںتے سوچتے جاتے ہیں ایسی یہ بھی ہے۔ پھر یہ رسول کیسا جو خدا کی باتیں غاس میں کے پاس آتی ہیں حارے پاس نہیں؟ ان کے خیال میں رسول شریعت کے جسٹس ہے یا یہ اور طبیعت کے لباس میں ہوتا ہے تو جو کھانے پینے سے ایک ہوا اور ہمیشہ جیسا ہے جس کے وہ میں آگے ارشاد ہوتا ہے۔ (۲) غلی کھڑوں قیستوں و کھڑوں قیستوں قرآن مجید کو اس کے اعجاز کی وجہ سے کہ کہ کافر جاہل کہتے تھے۔ پھر اس کی نسبت ایک دوسرے کو تہذیب کا کفر قرآن پر نہ پہنچا

[www.besturdubooks.wordpress.com](http://www.besturdubooks.wordpress.com)

فَمَا زِلْزَلَتْ إِلَيْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا خَوْلاصَ ۝ وَمَا خَلَقْنَا  
النَّسَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعِيبَ ۝ لَوْ إِرَادْنَا أَنْ نَتَّخِذَ لَهُمْ آلًا تَتَّخِذُهُ  
مِنْ دُونِنَا لَإِن كُنَّا فَعِلِينَ ۝ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ  
فَيُذَمِّغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمْ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ۝ وَلَهُ مَنْ فِي  
السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَتَّكِبُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا  
يَسْتَخِيرُونَ ۝ يَسْتَحْيُونَ النَّارَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝ أَوِ اتَّخَذُوا  
إِلَهَةً مِمَّنْ الْأَرْضِ هُمْ يُنشِرُونَ ۝ لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ  
لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ لَا يَسْئَلُ عَمَّا  
يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ ۝















یستہرون

[illegible]

ترکیب : فتنۃ مفسس و مفسسۃ حال میں انی و فتنس بالفعل مطلق ان مضموم پر فتنہ لا ہوا و مفعول ہائی۔ میں عجل عرض لکھ رہا تھا  
خلق سے فل الجاز یہاں کہ خلق میں نہیں۔ درجہ ہر ای کو سکتا ہے انی فلو۔ یہ اب ممتنع ہے۔ و مفعول یہ ہے۔ بعدہ سہر موقوف ہے۔  
ہے۔

[illegible]

خلق انسان من اجل اس خلق جو ان کے لیے الہیاد۔ یعنی وہ آخرت کا پانی بن جائے اور یہی انھوں سے جو چشمہ آئے ان میں  
 اکثر ہے تو انہی جلد بازی سے کہتے ہیں کہ مٹی سے کیا خداوند تعالیٰ کو اور وہاں پر اور کلام جلد تمام پر کیوں عذاب نہیں آجنگہ اگر وہاں ہے  
 تو نہ کہنے آجنگہ۔ مگر انھیں یہی سمجھنا چاہی کہ انھوں نے مٹی کو توں کا کہ جس کا وہاں کیا ہے نہ کہ ان کی کسی اور صورت کے بعد کہ وہاں ہے جلدی نہ  
 آجنگہ۔ مگر وہاں ہے کہ یہ جلد اول اس سے ہے۔ یعنی وہاں کا تیسرا نہیں آجنگہ۔ ان کو کہہ دو کہ معلوم ہو جائے کہ وہاں قسم ہر طرف سے  
 آجنگہ نہ آجنگہ۔ مگر انھیں یہی جلدی نہ کرتے۔ مگر وہاں ہے کہ ان کی بات میں سے ایسا قیامت ہے کہ کہہ دو کہ آجنگہ کی صحت نہ لینے

۱۰۔ کیا مجھے ہرگز نہ ملے گا۔ یہی سب سے بڑا خطرہ ہے کہ میں اس کو نہ مل سکوں۔

























حکومت تھی جیسا کہ اول کتاب السلاطین کے باب میں ہے اور لفظ حق تو مومن کی سرکشی اور کفر کا لفظ اور حق کی وجہ سے بھی جس کے ساتھ کبھی شیاطین کے ساتھ تعبیر کیا جاتا تھا جب کہ کتب میں بھی لفظ حق کو شیطان اور بڑے قوی کو بھی کہا کرتے ہیں۔ پس اس سے بھی لوگ مراد ہیں۔ فافعلیہ یہ کہ تم صاف صاف، کل میں نہیں مگر کچھ حرج نہیں کیونکہ کتب موجود ہیں بہت سی انہیں نہیں دیکھ سکتے کہ انہیں ان کے آخر میں یہ لکھا ہے کہ داؤد اور شاو کے امان مول و آخر کچھ وہ سب موشی میں ہیں کی تو حق میں اور شاو میں بھی کی تو تاریخ میں اور جو دو عرب میں کی تو تاریخ میں یعنی اس کی ساری حکومت اور زور کا تذکرہ اور جو زمانے اس پر اور اسرا میں پر اور زمین کی ساری ملکوتی پر گزر گئے ان کا سب مال تصعب ہے۔ اب فرمائیے کہ وہ سب تہا میں کہاں ہیں؟ انہیں جس اندام انصیب کے علم میں وہ سب احوال ہیں اس نے ان میں سے بعض اپنے رسول ﷺ پر بھی اہام کئے۔

حضرت ابوبکرؓ کا قصہ : یہاں پہلے یہ سلام کا پانچواں حصہ ہے جس میں یہ بات ہے کہ انہوں نے اللہ کے واسطوں کو بتائی باقی ہے کہ دنیا دار العالیاب ہے یہاں بات بڑے برگزیدہ آسمانے کئے ہیں ان پر طعن طعن کی بھیجی ہے پڑی ہیں ابوبکرؓ کو دیکھو مال و اسباب پر بصیرت آئی تعبیر ہو گئے میرا تمام زار دینے اور بیٹیاں، غلام سرگے پھر خود کی مرضی چاہم جس طرح ہو گئے لوگ کھنکھانے لگے گاؤں سے نکل دیے گئے اب ایک جھوٹری میں رہتے تھے جی کی کھن سے منت و مزدوری کر کے انہیں اور ان کو کھائی تھیں ان پر بھی انہوں نے سر کیا۔

فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعِيدِهِ ۖ وَآتَاهُ كُتُبًا  
وَحَمْرًا عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ  
وَمَا جُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ۝ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا  
هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ يَوِيلُنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ  
مِّنْ هَذِهِ ۖ أَتَىٰ لَهَا وَرَدُّونَ ۝ لَنُكَلِّمَنَّهُمْ ۖ وَمَا يُعِيدُونَ ۖ مِن دُونِ اللَّهِ حَصَبُ  
جَهَنَّمَ ۖ أَتَنُومُونَ ۖ لَوْ كَانَ هَؤُلَاءِ إِلَهًا مَّا وَسَّرَ دُونَهُ ۖ وَكُلٌّ  
فِيهَا خَالِدُونَ ۝ لَهُمْ فِيهَا زَوْجُهُمْ وَأَمْشَىٰ فِيهَا ۖ لَا يَسْمَعُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ  
سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ۖ لَا يَسْمَعُونَ

۱۔ اس آیت کے معنی میں مفسرین نے بہت اختلاف پایا ہے بعض مفسرین کو انہوں نے لفظ حق کی جگہ علی کہہ دیا ہے نہ کہ صلب اور ایک طہارت سے کہ ان پر حق نہ کی طرف رجوع نہ کرے اور اس کی کوئی اور نہ ہو کہ اس کے بعد وہ ملک ہی ہونے کے قابل ہے یا نہ ہونے کے ان کا مت جاویں پھر حق صلب کو انہوں نے سب سے پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ ان کے لئے ملک کی بجائے یہ نہیں کہ وہ ان کو کھنکھانے لگے لہذا ان پر دیکھ کر کہ وہ اس کے پاس دور و زاری نہ کریں بلکہ وہ صبر کریں گے۔









آئی۔ قریش کا جو انبیاء اور جماعت پر ناز اس لیے تھا کہ ان کو یہ نہ دیکھیں۔ ۱۷ اور یہ دعویٰ بھی کیا کہ ان کے لیے عزت و رمانی بہت سے عقائد تھے جو یہ دیکھ کر نہ سہی ۱۸ ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ اس میں عبادت کرتے والوں خدا ترسوں کے لیے عزت و رمانی ہے کہ وہ اپنے متوں پر دنیا میں بھی افسوس ہے۔ آخر کار ملکوں کے مالک بنائے گئے ہیں اور صاحب سے بھی کھڑا رہتے ہیں آخرت میں تو ہر سب ہی نیک ہے اور اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اس تمام عام کا باری ہمارا اس لیے رحمت و شفقت کی خبر ہے کہ یہاں ہے کہ میرے بندوں کو جو نیکوئی میں پڑے ہیں اٹھ کر اور غلط اور پھاسوں کے سب سے آزاد کر دوں گا تو دیکھا ہے سو وہ پہچانے گا کہ انسانی نوعیت میں ان کے لیے اور ان کی کوئی نافرمانی کہ وہ تم پر بلا مقررہ آئے والی ہے جس میں اس کا وقت نہ اسی کو معلوم ہے نہ کلام نہ دیکھا اور کمال پر ایک بات کو جاننا ہے اور جو یہ بات ہے سو چند روزہ سے سمجھ دیا جائے۔

### بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ ۖ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝ يَوْمَ تَرْوُهَا  
تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا  
وَيَكْرَهُ النَّاسُ مُسْكِرَهُ وَمَا هُمْ بِمُسْكِرِينَ ۝ وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ ۝ وَمِنَ  
النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطَانٍ مُّوَبِّدٍ ۝  
كُتِبَ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَن تَوَلَّاهُ فَإِنَّهُ يَصِلُهُ دَابُّهُ إِلَى عَذَابِ  
السَّعِيرِ ۝ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِن كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاذْكُرُوا مَا كُنْتُمْ  
مِّن تَرَابٍ ثُمَّ مِّن نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِّن عَلَقَةٍ ثُمَّ مِّن مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَغَيْرِ  
مُخَلَّقَةٍ لَّنَبَيِّنَ لَكُمْ ۚ وَتَقَرُّ فِي الْأَرْحَامِ مَا نَسَاءٌ إِلَّآ أَجَلٌ مُّسَدَّدٌ  
ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لَتَبَلِّغُوهُنَّ أَشَدَّ كُمْ ۚ وَمِنْكُمْ مَّن يَتُوبُ  
وَمِنْكُمْ مَّن يَبْدُدْ ۚ إِلَّآ أَزِلَ الْعُمُرُ لَكُمْ لَّا يُعْلَمُ مَن بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا  
وَمِنَ الْأَرْضِ هَامِدَةٌ فَإِذَا أُنْزِلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ  
وَأَنْبَتَتْ مِن كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝ ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ يُخَيِّ  
الْعَوَىٰ وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَذَٰلِكَ السَّاعَةُ آتِيَةٌ لَّارْيَبَ فِيهَا











مَنْ كَانَ يَنْظُرُ إِلَى قِيَمَةِ الْمُؤْمِنِ فِي مَنَاقِلِ الْغُرَفِ رَأَى خَيْرًا مِنْ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَنَاقِلِ الْغُرَفِ تَرَوْنَ رُوحًا كَرِيمًا  
 کہ جہاں کوئی دیکھا کا فائدہ معلوم ہوا تو متبع رہے کوئی تکلیف آپ کی توفیق سے ہرگز کہ اصل معبودوں کی طرف متوجہ ہو گئے کہ بھلاہوں  
 معبودوں کی طرف متوجہ ہو کر تو اپنا کام پہنچائیں اور دیکھیں ان کے دل کا فائدہ جو ہے کسی طرح سے نکالتے ہیں۔ وہ بھی چاہیں تاہم کہ  
 میں جس قدر چاہیں زور دے لیکن جس کی کراتان کی طرف یا اپنے گھر کی چست میں کیونکہ مسلمانوں سے نہ مالیت بھی مراد ہو سکتا ہے کہ کوئی دوسری  
 لاکھ کراس سے گنا گنت کر مر جویاں۔ پھر دیکھیں کہ اس مذہب سے بھی ان کے دل کا فائدہ نکالے؟ یعنی ہزار مذہبوں کی کریں کچھ ہوگا۔ خدا  
 ہی نہ پوئے تو کیا ہو سکتا ہے۔ یہ حق ہے تقدیر پر ہیں کہ مضر و مفید جس کی طرف رجوع کی جاوے جیسا کہ بیان چاہتا ہے۔ مگر انہیں جاس  
 جفتہ گئی اور اہل کفر و فساد ان کے ہاں وہی راہ اور چہ ان کی حضرت محمد سمجھ کر کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اس صورت میں یہ سنی  
 ہوں گے کہ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ خدا اس کی حمد و ثناء کے لیے ہرگز نہیں کہ دیکھا میں اس کا دل والا کہ اسے اور آخرت میں اس کا دل کا دل کرے گا  
 اور یہ لیے وہ اس مقام کے بقول کرنے میں ترو کہ ہے جیسا کہ دعا کی کہتے ہیں یہ آیت مغلطان اور اس کے چھو کوئوں کے حق میں بدل ہوئی  
 ہے کہ کہتے تھے کہ ہم کو خوف ہے کہ خدا (مہربان) کہ نہ کہ تو ہم پہنے طیفوں سے بھی گئے گزرتے ہوئے یا جو آخرت منجھتا ہے  
 صدر کہتے ہیں اور احد کے بارے میں خیال کرتے ہیں تو ان کو کہ ہے کہ جیسا کہ چاہے وہی مذہب ہو اور انہیں یہیں تک کہ کوئی دوسری لاکھ  
 اس سے کہ گنا گنت کر مر جویاں وہی کے ذریعہ سے تسلیم پہنچ جائے تب بھی کچھ نہ ہو گا نہ اپنے دوسری دنیا آخرت میں ہر دے کہ گوار  
 ضرور کرے گا کیونکہ اچھی بات کہ کہتے ہیں اِنَّ اللّٰهَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَهُوَ يُعْلَمُ بِالْغُيُوبِ یا کوئی ایسا سبب پیدا کریں کہ جس سے آسمان پر چڑھ جائیں اور وہیں  
 سے کام کا ہوئے پر اگر کر مر جویاں یہ فیض کے یہ بھی ممکن نہ کہتے ہیں جب کہ حق دے کہ وہی دے کہ بھی ہیں۔ چھ کہتے ہیں کہ بعض  
 مسلمان حضرت علیؑ کے فتوحات اور غلبہ میں دیر ہونے کی وجہ سے خدا اور دل شک ہو گئے تھے اس آیت میں ان کی طرف اشارہ ہے کہ وہ  
 خراج ہیں کہ اس کی تاہم سے کچھ نہ ہو گا خدا ایک وقت مراد حق حضرت کی کرے گا۔

تمام قرآن کو اپنا جہاد بنا کر ہم نے یوں ہی تارال کیا ہے۔ وہی بدعت ہے سو وہ بڑیک کے حصہ میں نہیں خدا جس کو چاہتا ہے وہ اسے کرے ہے۔ گوشت میں کھڑے چلے فریق ہیں اہل اسام جن کو انھیں اچھا اسے تعبیر کیا۔ دوم یہودی۔ سوم حالبی۔ چہارم نصاریٰ۔ پنجم مجوسی۔ ششم مشرکین اور ان میں سے ہر ایک اپنے تئیں جہاد ہے کہ یہ ہے مگر دراصل جہاد ہے وہی فریق ہے کہ جس کو خدا نے جہاد دی یعنی اہل اسام۔ وہی ان کی تہمت اور قال سوا کا قیامت میں انھیں آپ بھول کر دے گا اس کے خاتمے ہر جہاد کے وہ سب کو چھوٹا کرے۔

كَرَّهَتْ أَنْ اللَّهُ يَجْعِدَ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالشَّمْسُ  
وَالْقَمَرُ وَالنُّجُومُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ وَكَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ  
وَكَثِيرٌ حَتَّىٰ عَلَيْهِ الْعَذَابُ. وَمَنْ يُهِنِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ مُّكْرِمٍ. إِنَّ اللَّهَ  
يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ هَذِهِ خُصْمٌ لِّخُصْمٍ اتَّخَذُوا فِي رُتَبِهِمْ قُلُوبَهُمْ كَقُلُوبِ

[illegible]

قَطَعَتْ لَهُمْ رِيبَابٌ مِّنْ شَاوِرٍ يُّصَبُّ مِّنْ نُوقٍ زُؤُسِهِمُ الْحَمِيمُ ۝  
يُضْهِرُ بِهِ مَاقِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ۝ وَكُهُم مَّقَامُءٌ مِّنْ حَدِيدٍ ۝  
كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ  
الْحَدِيدِ ۝

(اسے مطلب) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ آسمان اپنے اندر کھرد لے، اور آفتاب روایت کیا اور ستارے درجہ درجہ رخت اور چاند اپنے اور بہت سے آواز  
کے آگے نکلتے ہیں اور بہت سے سایے ہیں کسی کی گن پڑا اب غمر نہ چکا ہے ہر شے کو کہ وہ ذلیل کرے گا ہر شے کو کوئی عزت نہیں اسے سکا ہے جبکہ اندر جو چاہتا  
ہے کرتا ہے چوہوں فرنی کھال جو اپنے آپ کے معاملہ میں بخیر ہے ہیں ہر بوسہ کریں ان کے لیے تو آگ کے کپڑے کے ٹکڑے کے گئے ہیں اور ان کے سر میں  
نکھول ہوئی اور آگ سے ان کے جسموں کے بدن میں سے آواز آیاں وغیرہ اور ان کی کول جل کر دی جائے ان کو وہیں لوہے کے گڑ جوڑیں گے وہ  
گھرا کر وہیں سے نکال جائیں گے تو ہر گھر میں ان کے جانیں گے اور نہ ہنسے گا اور نہ خا کھاد اب بھگوت۔

ترکیب: تکوید مبتدا میں الناس صفت خبر مطبوعہ اندر حذف اور بعض کہتے ہیں نہیں فی الشُّنُوبِ پر مطبوع ہے تفصیل کے لیے  
بجانب جملہ مستند اور خبر مافی کی نہ دیکھتا ہے۔

تفسیر: پہلے فرمایا اللہ ہر چیز جانتا ہے جس سے اس کا علم اور کمال بہت ہو اور تاہم تفصیل یُضْهِرُ بِهٖ الْقِيَامَةُ قیامت کے  
فیصلے کے لیے ضروری ہے۔ اب یہاں المیز ہے تو، ات اجزوت کا ثبوت کرتا ہے کہ اس کے آگے تمام کائنات سرگرم ہے اور اس کو وہ  
ذلت دیتا ہے کوئی اس کو عزت نہیں اسے مسکا اور وہ بوجھتا ہے کرتا ہے اس سے یہ بھی عزت کر دیا کہ ہر لوگ اس کے سوا اور کسی کو پہنچتے  
ہیں جیسا کہ شرکین جن کا ذکر آگلی آیتوں میں آیا تھا کھس پیہ توقف ہیں نہ اور کسی کو وہ ظلم ہے جو اہل کفر نے شاں کرنا نہ کسی کو قدرت و عظمت  
ہے اور قیامت میں فیصلہ کرنے کے لیے بھی در وصف ضروری ہیں اس لیے اپنے فیصلہ کرنے کا ثبوت کر دیا کہ ہم کو وہ مطلق ہیں۔ اور اسے  
آگے ہر ایک سرگرم ہے کہ ہمارے معبود وہاں کی سرگرمی کے اور یہاں بھی اور بھی بوجھتا ہے کرتا ہے۔ اھ تو سے مراد تعظیم یعنی تو کیا نہیں  
جانتا ہوا ہے کہ اسے بظاہر اچھے خوب معلوم ہے دلائل و برہین قدرت میں نظر کرنے سے جو کہ یہ بات بہت ظاہر ہیں اس لیے اہل کفر سے  
تعبیر کیا۔ اُفٍّ لِّكُلِّ كَاذِبٍ کرنے سے مراد کھڑو اور سرگرم ہونا اور یہ ظاہر ہے۔ اس لیے کہ تمام کو تمہیں ہے اور ان کو جس طرح اپنے حدوث  
سے واجب تعالیٰ کی طرف اعتقاد ہے اسی طرح غما میں بھی۔ پس ہر چیز کو ہر وقت اس کا کائنات ہونا اس کے آگے جو کہ رہا ہے۔ مں بھی  
الشُّنُوبُ وَ مِّنْ M

نہاری و سلم اور ہمارے ہمارے کسی کی ہے کہ یہ آیت نہ ہو اور یہ علی علیہ السلام کے اور ہے کہ اس میں ہر ایک کی جگہ ہے کہ نہ یہ وہی فرمائی گئی ہے  
میں وہی جگہ میں صفت سے نقل کرتا ہے اور اس کے مگر حضرت علی علیہ السلام سے ہیں اس لیے کہ یہ ہے کہ یہ آیت ہر ایک کی جگہ ہے کہ نہ یہ وہی فرمائی گئی ہے  
میں ہر ایک کی جگہ ہے کہ یہ آیت ہر ایک کی جگہ ہے کہ نہ یہ وہی فرمائی گئی ہے۔





















میں ظالموں پر ظلم و ستم سے باز نہ آتے تھے۔ آخرت میں ان کے پاس سلطان ہو گیا اور ان کے لئے اور بہت کچھ لکھا ہے۔ اور ان کے لئے عذاب ہے۔  
 ان کے لئے عذاب ہے جس سے ان کے دل ہل جائیں گے اور ان کے دل ہل جائیں گے۔ ان کے دل ہل جائیں گے۔ ان کے دل ہل جائیں گے۔

إِذْ لِلَّذِينَ يُقْتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَالِمُونَ ۖ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝  
 الَّذِينَ أَخْرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بَغْزٍ ۖ لَا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۖ  
 وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهَدَمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ  
 وَصُنُوتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۖ وَلَيَنْصُرَنَّ  
 اللَّهُ مَن يَنْصُرُهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝ الَّذِينَ إِن مَكَّنَّاهُمْ  
 فِي الْأَرْضِ مِن أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَآمَنُوا بِالمَعْرُوفِ  
 وَكَهَنُوا عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝ وَإِن يَكْذِبُوكَ فَقَدْ  
 كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَثَمُودٌ ۖ وَقَوْمٌ إِبْرَاهِيمَ وَقَوْمُ  
 الْوُطَيْ ۖ وَاضْمَبْ مَذِينٌ ۖ وَكَذَّابٌ مُّؤْمِنٌ ۖ فَامْلِكِي ۖ لِلْكَافِرِينَ ثُمَّ  
 أَخَذَتْهُمْ ۖ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرٌ ۝ فَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا  
 وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا وَبِئْسَ مُعْتَلَةٌ ۖ وَنَصْرُ  
 مَّشِيدٍ ۝ أَقَمْتُمْ يَبْسُورًا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونُ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا  
 أَوْ أُذُنٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْقِي الْأَبْصَارَ وَلَكِن تَعْقِي الْقُلُوبَ  
 الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝ وَلَيَسْتَعْجِلُونَكَ بِالْعَذَابِ وَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ  
 وَعْدَهُ ۖ وَإِن يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝  
 وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ أَخَذَتْهَا ۖ



مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ ۖ فَيَلْسَنُهُ  
اللَّهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ ثُمَّ يُحَكِّمُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ لِيَجْعَلَ  
مَا يُلْقِي الشَّيْطَانُ فِتْنَةً لِلَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ وَالْقَاسِيَةِ  
قُلُوبُهُمْ ۚ وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝ وَلَيَعْلَمَ الَّذِينَ أُوتُوا  
الْعِلْمَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَيُؤْمِنُوا بِهِ فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ ۚ وَإِنَّ  
اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝

(آیہ ۱) کہہ دو کہ اگر کوئی جو رسول یا نبی کو صاف صاف نہ مانے والا ہو۔ مگر جو اس ایمان لانے والا ہو اس نے اسے کامیابی کے لئے  
کھڑا اور عزت کی دوزخ میں بہا دیا جس نے اٹھائی آغوش کے بہت کرنے میں کوشش کی ہے وہی اذیت میں اور ہم (۱) کی بات سے پہلے کوئی کئی اور رسول  
نہیں بھیجا اور نہ ہی کسی نے جب کسی کو کسی اور شیطان نے اس کے تباہی کی کوشش کی تھی تو اس کو شیطان کی آغوش اور کوشش کی تھی کہ اس کو شکم کر دے نہ تباہ  
اور اگر خدا تعالیٰ نعمت دے۔ تاکہ شیطان کی کوشش کو ان لوگوں کے لئے کوئی نہ ہو کہ ان میں سے کوئی (۲) اور اگر ان میں سے کوئی فتنہ میں نہ آئے۔ نہ تباہ نہ تباہ  
اور یہ شک نہ کہ وہ سے خدا میں ہے نہ تباہ ہیں اور اس سے یہ بھی منظور ہوتا ہے کہ ظلم سے ان کوئی اور بچنے کی طرف سے یہ ان کوں پر ایمان لادیں اور ان  
کی کمال کی کے لئے جملہ چیزیں اور تمام دنیا اور اس کے ہر شے کی طرف سے یہ تباہ ہے۔

ابوالدینار کہتے ہیں یہ سوانحی قصہ خدا کی اور بھی بہت ہے اور مسلمات مساعیوں کے اور ساجد مسلمانوں کے مہمات خانے میں بھی ہیں یہ  
سب سہرہ مسلمین کے نام ہیں اور انصاف خصوصاً کے لکھا ہے یہ جس کا قول ہے۔  
یہ اور قصہ خدا کی مہمات خانوں کو خدا نے محفوظ رکھا ہے تو اس لئے فرمایا کہ اس کو تحریف سے خوشتر یہ مقامات حبر کہتے ہیں کہتے ہیں یہ  
فتح تحریف کے بھی ان کی عزت میں فی الجملہ ہوتی ہے۔ کس لئے کہ ان میں بھی تو اللہ کی مہمات کی جاتی ہے یہ عزت خانہ میں ہیں جہاں انوں  
کی پرستش ہوتی ہے اور جس کے قول کے سوائے تو اس گفتگو کی ضرورت نہیں کیونکہ ساجد اور ہیں اس کے بعد چاہوں کو اپنی مدد کا مجبور  
ہے۔ وَلَئِنْ تَحْسَبَنَّ اللَّهَ مُتَبَهِّجًا بِمَا كُفِّرُوا كَيْدًا إِنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَكْبَرُ ۚ وَهُمْ فِي الْعَذَابِ مُشْمُوعُونَ ۚ اے خدا کے لئے اور انبیاء کی اعانت و حمایت کرے گا وہ ضرور اس کی بھی مدد کرے گا  
پھر ان امر میں دین کے چند اوصاف ذکر کرتا ہے کہ اگر اللہ کی مدد سے وہ دین پر غالب ہو جائیں اور مسلمات و حکمت سے صل کریں تو (۱)  
نہا میں یہ حاکم کریں (۲) ان کو اور ان کریں (۳) ایک باتوں کا حکم دیا کریں (۴) امری باتوں سے لوگوں کو منع کیا کریں۔ مطلب یہ کہ جب خدا  
ملک پر کسی قوم کو صلہ سماعت دے گا بعض وسط کرے تو ان کو یہ باتیں عمل میں لانی چاہئیں نہ کہ عملی اور فتنہ دہی میں مبتلا ہوتا چاہے  
کیونکہ ان کے غالب و مسلط کرنے سے اللہ کا بھی مقصود ہے کہ نہ میں پر عمل اور خدا پرستی اور عدل اور انصاف کا حکم دے اسی لئے اس بات کو منظور  
ہستہ کوئی نہ فرمایا کہ وہ ضرور ایسا کریں گے چنانچہ حضرت علیؑ نے اور آپ سے بعد فقہاء و اہل علم نے دین الہی کی مدد کی جہاں کر کے انصاف  
کو برقرار کیا یا خدا نے حسب وعدہ وال کی مدد کی کہ ان کو انکوں کا مالک کر دیا کہ جو بہت ہستہ کوئی ان میں یہ سب خوبیاں موجود تھیں پھر

فصلی ختم شد

































اور اس نے بھی ایک اور رسول بھیجا جس کا نام ہے۔ اس رسول سے مراد حضرت ہود علیہ السلام ہیں۔ انہوں نے بھی اپنی قوم کو توحید و خدا پرستی کا علم پاتا تھا اور سرگزند ہونے کا بھی وعدہ کیا تھا جس پر ان کی قوم کے سردار جو آخرت کے خطر اور کامرانی سے اور اللہ سے ان کو دنیا میں ثروت و دولت بھی دی گئی (کہ تکذیب کیا) تین دن اور دشمنی اور غم میں آکر کیا کرتے ہیں اور ان ہیہ وہ شہادت کرنے لگے کہ یہ رسول بتا رہا ہے جیسا ہے جس طرح ہم مالتے ہیں پیتے ہیں یہ بھی اسی طرح اور وہی چیزیں کھاتے پیتے ہیں۔ مگر ایسے شخص کے علم پر چلنا جو ہم جیسے انسان ہیں خرابی میں پڑا ہے۔ (ان عقائد نے رسول کو یہ سمجھا تھا کہ وہ نبی انسانیت سے علیحدہ ہو گئی اور وہی طرح کا ہونا چاہیے) اور یہ جو کہا ہے کہ مر کر اور بوسیدہ ہو کر بھی لوگ زندہ ہوں گے تو بہت بہت بات ہے صرف دنیاوی کی موت اور زندہ ہونا ہے یہ مجھ کو آدمی ہے اس کی بات پر ہم کو بخین نہیں آتا کہ نبی نے دعا کی کہ میری قوم کو تم ہوا کرنا بھی پاتے تھے پر آدم ہوں گے۔ چنانچہ ان پر غضاب الہی نازل ہوا کہ ایک ہیبت ناک و آواز آئی جس سے وہ مر کر دو گئے۔ اس کی تشریح بھی جو کچھ جلد میں ہو چکی۔ ان کے بعد کے بعد کوئے خدا نے دو قرن پیدا کئے (قرن زمانہ سرور الہی زمانہ ہیں)۔ یہ قیمر اوستہ ہے یعنی اور بھی تو ہیں جو ان میں اور ان میں بھی نکالنا۔ مگر رسول بھیجے گئے مگر ہر ایک قوم کے ہلاک کا ایک وقت مقرر ہے اس سے آگے یا پیچھے نہیں ہو سکتا۔ رسول کی نکتہ یہ ہے کہ فوراً ہلاک نہیں ہوئے۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے معجزوں کی ہر بار کی دیکھی وقت مقرر ہے ان کی تعلیمیں اس وقت تک کواٹھانی پڑی ہیں۔ ان کے کہنے اور جلدی کرنے سے فوراً ہلاک کر دیا جاتا اور دستور نہیں۔ پھر فرماتا ہے کہ جب ان قرن انہوں نے پاس کا رسول پایہ بھی بخند یہ سے پیش آئے سو ہم نے بھی کیے بعد اگلے ہے ایک قرن کہ ہلاک کر دیا گیا تھا بَعْضُهُمْ بَعْضًا کے یہ سنی اور یہ بھی ہوتے ہیں کہ کبھی امت کی طرح دوسری امت کا بھی نکتہ یہ ہی وہی دستور ہوا۔ ان میں نے پاس چلے لیکن اول حق ظاہر ہوا۔ ان کو یہاں تک ہلاک کیا کہ ان کا کوئی نشان باقی نہ رہا صرف ان کے قصے دور ذکر سے باقی رہ گئے وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسًا یَذَّكَّرُ ہے۔ اس میں جمال بہت سے انہی کا ذکر ہے۔

ثُمَّ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ وَأَخَاهُ هَارُونَ بِآيَاتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِينٍ ۖ إِلَىٰ قُرْعَوٰنَ وَمَلَٰئِكِهِ فَانكَبُوا وَكَانُوا قَوْمًا عٰلٰیٰنَ ۖ فَقَالُوا اِنَّا مُؤْمِنٌ بِرَبِّهِمْ وَمُنٰیٰنَا وَكُفُّوا لَنَا عِبَادُوْنَ ۖ فَاٰذَنُوْهُمَا فَاَكْفٰوْا مِنَ الْمُهٰلِكِیْنَ ۝ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسٰی الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا اٰیٰنَ مَرْیَمَ وَامَّةً اٰیَةً ۖ وَآوَيْنٰهُمَا اِلٰی رَبْوَةٍ ۙ ذَاتِ قَرَارٍ وَمَعِیْنٍ ۝

پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو اپنی نشانیاں اور کئی حد سے ساتھ قرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا جس میں انہوں نے عمر کیا اور ایک بھیجی گئی قوم۔ پھر انہوں نے کہ کیا ہم ایسے افسوس کی دیوانے لوگوں کی نشان کی قوم پر دیکھ سکتے ہیں؟ یہی وہ قرعون و جمعی اور جو کچھ ان کی ہلاکت کی ہو کر ہے۔ اور اللہ نے موسیٰ کو کتاب دی تھی تاکہ لوگ (اس سے) راہ راہت پائیں اور ہم نے مریم کے لیے نور شاہ کی ان کو (دوسری) نشانیں دیں اور ان کو کئی علامتیں دیں۔ ہم نے انہیں دو ایسی رتوں میں آویں جو کبھی انہیں نہ کے حال اور ان میں سے کوئی نہ ہو۔





عَلَيْهِمْ ۖ وَإِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ ۖ فَتَقَطُّ أَرْهَامُهُمْ  
بَيْنَهُمْ زُبُرًا ۚ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَيَرْتَوُونَ ۖ فَذَرَهُمْ فِي عَمْرِهِمْ حَتَّىٰ يَحْتَبِثُوا  
أَيُّحِبُّونَ أَمَّا عُدُّهُمْ بِهِ مِنْ أَمَالٍ وَيَبِينُ ۖ لَسَاءُ لَهُمْ فِي الْحَيَاةِ بَلْ  
لَا يَشْعُرُونَ ۖ إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُشْفِقُونَ ۖ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ  
يُؤْمِنُونَ ۖ وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُونَ ۖ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا  
فَقُلُوبُهُمْ رَاحَةً ۖ أَلَيْسَ لَهُمْ رَجْعُونَ ۖ أَوَلَيْكَ يُسْرِعُونَ فِي الْحَيَاتِ  
وَهُمْ لَهَا سَاقُونَ ۖ

[illegible]

ترکیب :۔۔۔ ان کلمہ کو دیکھو۔ نے کسر الیمز (ج) حاء ہے تہ یہ جسر مستند ہے۔ لفظ الیم کا اسمتہ کو خیر اور لغوہ و احسنہ منسوب ہے۔ حالانکہ اسے جوئے کی چیز سے خبری ہے۔ مگر قرآن میں ان کا معنی ہے الیم مقدر ان کے جوئے اتوں سے حلقی ہوا الیٰی تا حق ان کا حذر اور مراعہ ان کا نصب ہے یا جہ یا یہ معطوف ہے باقل پر۔ زیرا انھیں معنوں سے جوئے کے کلمہ کا تعلق یعنی معلوم اور مضمون اور ازہر یا تعلیٰ معنی سے منہ زہر یا تعلیٰ (کبر) تقدیر الیم، و مراد ازہر جوئی و کعبہ و الفرقہ و نصب علی الیمہ الال ہی الال منہ امر صم علی الیمہ الثانی حال من القاع من ان ہمکنی لہذا فی خبر ان سدا و۔

مفسر۔ زہر رسول کا ذکر فرمایا کران کے اس شبہ کے جواب میں (کران رسول) میں ہم سے کیا فرق ہے جو بحر کھاتے پیتے ہیں یہ بھی  
 ہی کھاتے ہیں یعنی لوگ یا ان کی وہ تھک نہ لیں (خفا) ہے کہ مرنے والوں سے یہ کبہ و باغ کھسپ یعنی طواف اور پاک چیزیں کھاؤ  
 ضرور رہے لیکن فقہائے ائمہ نے پیدا نہیں ہیں۔ ہاں حرام و مکرم کی چیزیں نہ کھاتے۔ ہرگز کادار پاک اور سال جزاء تو ترک کردیے چھٹی  
 بیسرا کے بعض اصحاب نے دئے ہیں اور ان عقول کے شگر میں ذبحاً تک کام کیا کران میں شخص کو کچھ، اپناں طور پر بھی کہا گیا تھا کہ  
 اسے رسوا نہ سمجھ سب کا ایک طریقہ ہے تو حد و عبادت۔ اسی طرح تمہاری سب اتنی بھی باہم الگ الگ مذاہب کے لوگ نہیں۔ رسول  
 فریعت میں سب ایک ہیں اور ہم سب کا رب بھی شریک ہوں پس مجھ سے ہی ذکر کری یا تو اس سے برتر یا کرو۔ لیکن انجام کے بعد ان









بِالْحَقِّ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ﴿٥٠﴾ مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ وَلِيٍّ وَمَا كَانَ مَعَهُ مِنْ إِلَهِ

إِذَا الذَّهَبُ كُلُّهُ رَمَىٰ خَلَقَ وَلَعْلَا بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَّبِعُونَ ۖ ⑩

عَلِيمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَتَعَلَّى عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦﴾

(۱) بی (۲) مال سے پتہ چمک کر نہ دیکھو نہ خوشگوار کی مسکراہٹ کی؟ یہ تو آقاؐ تھا نہ؟ (۳) تو جتنا دوسلوں کو مسکراتا تھا۔ یہ نہرا کو چاہیے کہیں نہیں سمجھتے  
 (۴) یہ تو ہم کو کس طرح جاننا ہے، اور اسے کچھ سمجھنا ہے۔ کوئی ہے جو دوسروں کی کہ پر سب انسان کا ہے۔ خود اور اپنے چوں کیوں کرتے۔ چہ چہ نہ تو کسی کو کسی  
 کے ساتھ نہیں رہنا ہی محنت ہے نہ دوسروں کے۔ سب یہ تو کہہ رہے ہیں اور ان پر تو ایسا کچھ نہیں دیکھا کہ ان کے جانے ہو (۵) نہ (۶) اور اعلیٰ کیوں کے یہ سب تو کتنا  
 ہے۔ ان کے ساتھ ہر چاہیے کیوں کے اور ہے۔ ہر سب کیوں کے نہ (۷) نہ (۸) نہ (۹) نہ (۱۰) نہ (۱۱) نہ (۱۲) نہ (۱۳) نہ (۱۴) نہ (۱۵) نہ (۱۶) نہ (۱۷) نہ (۱۸) نہ (۱۹) نہ (۲۰) نہ (۲۱) نہ (۲۲) نہ (۲۳) نہ (۲۴) نہ (۲۵) نہ (۲۶) نہ (۲۷) نہ (۲۸) نہ (۲۹) نہ (۳۰) نہ (۳۱) نہ (۳۲) نہ (۳۳) نہ (۳۴) نہ (۳۵) نہ (۳۶) نہ (۳۷) نہ (۳۸) نہ (۳۹) نہ (۴۰) نہ (۴۱) نہ (۴۲) نہ (۴۳) نہ (۴۴) نہ (۴۵) نہ (۴۶) نہ (۴۷) نہ (۴۸) نہ (۴۹) نہ (۵۰) نہ (۵۱) نہ (۵۲) نہ (۵۳) نہ (۵۴) نہ (۵۵) نہ (۵۶) نہ (۵۷) نہ (۵۸) نہ (۵۹) نہ (۶۰) نہ (۶۱) نہ (۶۲) نہ (۶۳) نہ (۶۴) نہ (۶۵) نہ (۶۶) نہ (۶۷) نہ (۶۸) نہ (۶۹) نہ (۷۰) نہ (۷۱) نہ (۷۲) نہ (۷۳) نہ (۷۴) نہ (۷۵) نہ (۷۶) نہ (۷۷) نہ (۷۸) نہ (۷۹) نہ (۸۰) نہ (۸۱) نہ (۸۲) نہ (۸۳) نہ (۸۴) نہ (۸۵) نہ (۸۶) نہ (۸۷) نہ (۸۸) نہ (۸۹) نہ (۹۰) نہ (۹۱) نہ (۹۲) نہ (۹۳) نہ (۹۴) نہ (۹۵) نہ (۹۶) نہ (۹۷) نہ (۹۸) نہ (۹۹) نہ (۱۰۰) نہ (۱۰۱) نہ (۱۰۲) نہ (۱۰۳) نہ (۱۰۴) نہ (۱۰۵) نہ (۱۰۶) نہ (۱۰۷) نہ (۱۰۸) نہ (۱۰۹) نہ (۱۱۰) نہ (۱۱۱) نہ (۱۱۲) نہ (۱۱۳) نہ (۱۱۴) نہ (۱۱۵) نہ (۱۱۶) نہ (۱۱۷) نہ (۱۱۸) نہ (۱۱۹) نہ (۱۲۰) نہ (۱۲۱) نہ (۱۲۲) نہ (۱۲۳) نہ (۱۲۴) نہ (۱۲۵) نہ (۱۲۶) نہ (۱۲۷) نہ (۱۲۸) نہ (۱۲۹) نہ (۱۳۰) نہ (۱۳۱) نہ (۱۳۲) نہ (۱۳۳) نہ (۱۳۴) نہ (۱۳۵) نہ (۱۳۶) نہ (۱۳۷) نہ (۱۳۸) نہ (۱۳۹) نہ (۱۴۰) نہ (۱۴۱) نہ (۱۴۲) نہ (۱۴۳) نہ (۱۴۴) نہ (۱۴۵) نہ (۱۴۶) نہ (۱۴۷) نہ (۱۴۸) نہ (۱۴۹) نہ (۱۵۰) نہ (۱۵۱) نہ (۱۵۲) نہ (۱۵۳) نہ (۱۵۴) نہ (۱۵۵) نہ (۱۵۶) نہ (۱۵۷) نہ (۱۵۸) نہ (۱۵۹) نہ (۱۶۰) نہ (۱۶۱) نہ (۱۶۲) نہ (۱۶۳) نہ (۱۶۴) نہ (۱۶۵) نہ (۱۶۶) نہ (۱۶۷) نہ (۱۶۸) نہ (۱۶۹) نہ (۱۷۰) نہ (۱۷۱) نہ (۱۷۲) نہ (۱۷۳) نہ (۱۷۴) نہ (۱۷۵) نہ (۱۷۶) نہ (۱۷۷) نہ (۱۷۸) نہ (۱۷۹) نہ (۱۸۰) نہ (۱۸۱) نہ (۱۸۲) نہ (۱۸۳) نہ (۱۸۴) نہ (۱۸۵) نہ (۱۸۶) نہ (۱۸۷) نہ (۱۸۸) نہ (۱۸۹) نہ (۱۹۰) نہ (۱۹۱) نہ (۱۹۲) نہ (۱۹۳) نہ (۱۹۴) نہ (۱۹۵) نہ (۱۹۶) نہ (۱۹۷) نہ (۱۹۸) نہ (۱۹۹) نہ (۲۰۰) نہ (۲۰۱) نہ (۲۰۲) نہ (۲۰۳) نہ (۲۰۴) نہ (۲۰۵) نہ (۲۰۶) نہ (۲۰۷) نہ (۲۰۸) نہ (۲۰۹) نہ (۲۱۰) نہ (۲۱۱) نہ (۲۱۲) نہ (۲۱۳) نہ (۲۱۴) نہ (۲۱۵) نہ (۲۱۶) نہ (۲۱۷) نہ (۲۱۸) نہ (۲۱۹) نہ (۲۲۰) نہ (۲۲۱) نہ (۲۲۲) نہ (۲۲۳) نہ (۲۲۴) نہ (۲۲۵) نہ (۲۲۶) نہ (۲۲۷) نہ (۲۲۸) نہ (۲۲۹) نہ (۲۳۰) نہ (۲۳۱) نہ (۲۳۲) نہ (۲۳۳) نہ (۲۳۴) نہ (۲۳۵) نہ (۲۳۶) نہ (۲۳۷) نہ (۲۳۸) نہ (۲۳۹) نہ (۲۴۰) نہ (۲۴۱) نہ (۲۴۲) نہ (۲۴۳) نہ (۲۴۴) نہ (۲۴۵) نہ (۲۴۶) نہ (۲۴۷) نہ (۲۴۸) نہ (۲۴۹) نہ (۲۵۰) نہ (۲۵۱) نہ (۲۵۲) نہ (۲۵۳) نہ (۲۵۴) نہ (۲۵۵) نہ (۲۵۶) نہ (۲۵۷) نہ (۲۵۸) نہ (۲۵۹) نہ (۲۶۰) نہ (۲۶۱) نہ (۲۶۲) نہ (۲۶۳) نہ (۲۶۴) نہ (۲۶۵) نہ (۲۶۶) نہ (۲۶۷) نہ (۲۶۸) نہ (۲۶۹) نہ (۲۷۰) نہ (۲۷۱) نہ (۲۷۲) نہ (۲۷۳) نہ (۲۷۴) نہ (۲۷۵) نہ (۲۷۶) نہ (۲۷۷) نہ (۲۷۸) نہ (۲۷۹) نہ (۲۸۰) نہ (۲۸۱) نہ (۲۸۲) نہ (۲۸۳) نہ (۲۸۴) نہ (۲۸۵) نہ (۲۸۶) نہ (۲۸۷) نہ (۲۸۸) نہ (۲۸۹) نہ (۲۹۰) نہ (۲۹۱) نہ (۲۹۲) نہ (۲۹۳) نہ (۲۹۴) نہ (۲۹۵) نہ (۲۹۶) نہ (۲۹۷) نہ (۲۹۸) نہ (۲۹۹) نہ (۳۰۰) نہ (۳۰۱) نہ (۳۰۲) نہ (۳۰۳) نہ (۳۰۴) نہ (۳۰۵) نہ (۳۰۶) نہ (۳۰۷) نہ (۳۰۸) نہ (۳۰۹) نہ (۳۱۰) نہ (۳۱۱) نہ (۳۱۲) نہ (۳۱۳) نہ (۳۱۴) نہ (۳۱۵) نہ (۳۱۶) نہ (۳۱۷) نہ (۳۱۸) نہ (۳۱۹) نہ (۳۲۰) نہ (۳۲۱) نہ (۳۲۲) نہ (۳۲۳) نہ (۳۲۴) نہ (۳۲۵) نہ (۳۲۶) نہ (۳۲۷) نہ (۳۲۸) نہ (۳۲۹) نہ (۳۳۰) نہ (۳۳۱) نہ (۳۳۲) نہ (۳۳۳) نہ (۳۳۴) نہ (۳۳۵) نہ (۳۳۶) نہ (۳۳۷) نہ (۳۳۸) نہ (۳۳۹) نہ (۳۴۰) نہ (۳۴۱) نہ (۳۴۲) نہ (۳۴۳) نہ (۳۴۴) نہ (۳۴۵) نہ (۳۴۶) نہ (۳۴۷) نہ (۳۴۸) نہ (۳۴۹) نہ (۳۵۰) نہ (۳۵۱) نہ (۳۵۲) نہ (۳۵۳) نہ (۳۵۴) نہ (۳۵۵) نہ (۳۵۶) نہ (۳۵۷) نہ (۳۵۸) نہ (۳۵۹) نہ (۳۶۰) نہ (۳۶۱) نہ (۳۶۲) نہ (۳۶۳) نہ (۳۶۴) نہ (۳۶۵) نہ (۳۶۶) نہ (۳۶۷) نہ (۳۶۸) نہ (۳۶۹) نہ (۳۷۰) نہ (۳۷۱) نہ (۳۷۲) نہ (۳۷۳) نہ (۳۷۴) نہ (۳۷۵) نہ (۳۷۶) نہ (۳۷۷) نہ (۳۷۸) نہ (۳۷۹) نہ (۳۸۰) نہ (۳۸۱) نہ (۳۸۲) نہ (۳۸۳) نہ (۳۸۴) نہ (۳۸۵) نہ (۳۸۶) نہ (۳۸۷) نہ (۳۸۸) نہ (۳۸۹) نہ (۳۹۰) نہ (۳۹۱) نہ (۳۹۲) نہ (۳۹۳) نہ (۳۹۴) نہ (۳۹۵) نہ (۳۹۶) نہ (۳۹۷) نہ (۳۹۸) نہ (۳۹۹) نہ (۴۰۰) نہ (۴۰۱) نہ (۴۰۲) نہ (۴۰۳) نہ (۴۰۴) نہ (۴۰۵) نہ (۴۰۶) نہ (۴۰۷) نہ (۴۰۸) نہ (۴۰۹) نہ (۴۱۰) نہ (۴۱۱) نہ (۴۱۲) نہ (۴۱۳) نہ (۴۱۴) نہ (۴۱۵) نہ (۴۱۶) نہ (۴۱۷) نہ (۴۱۸) نہ (۴۱۹) نہ (۴۲۰) نہ (۴۲۱) نہ (۴۲۲) نہ (۴۲۳) نہ (۴۲۴) نہ (۴۲۵) نہ (۴۲۶) نہ (۴۲۷) نہ (۴۲۸) نہ (۴۲۹) نہ (۴۳۰) نہ (۴۳۱) نہ (۴۳۲) نہ (۴۳۳) نہ (۴۳۴) نہ (۴۳۵) نہ (۴۳۶) نہ (۴۳۷) نہ (۴۳۸) نہ (۴۳۹) نہ (۴۴۰) نہ (۴۴۱) نہ (۴۴۲) نہ (۴۴۳) نہ (۴۴۴) نہ (۴۴۵) نہ (۴۴۶) نہ (۴۴۷) نہ (۴۴۸) نہ (۴۴۹) نہ (۴۵۰) نہ (۴۵۱) نہ (۴۵۲) نہ (۴۵۳) نہ (۴۵۴) نہ (۴۵۵) نہ (

[illegible][illegible]









ہے حالانکہ اعلیٰ السموات کے جس زور و شور سے کچلے گا تو اس روز نہ انسان کا نسب کام آئے گا جیسا کہ دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ یہ لڑائی فتنے  
میں ختم کی اولاد ہے تھکان اور تھیلے کا ہے اور پلڑے کا ہے شرفِ خدا خالی ہے یہ ایک قوم پائی ہے اور نہ کوئی اللہ تبارک و تعالیٰ  
کا وہ لڑائیوں انسان کے اعمال اور ایمان سے کام لے گا کہ کائنات قطعتاً مولا علیؑ اس فیصلہ جس کی شیعہ اب کابل بدلی کے بندے ہماری ہو گا وہ مرزا  
یادے کا لور جس کا تین چار ہو گا جنہم میں جاوے گا جہنم کی کیفیت یہ ان فرما ہے۔

[illegible]

قُلْ كَمْ يَبْقَىٰ فِي الْأَرْضِ عَدَدُ سِنِينَ ﴿١٠﴾ قَالُوا الْيَوْمَ لَاحِلٌ فَكُلْ

الْعَادِينَ ۝ قُلْ إِنْ لَيْسَ لَكُمْ إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ أَفَصَبِيكُمْ أَنتُمُ

خَلَقْنَاكُمْ عِبَادًا وَأَنْتُمْ كَاذِبُونَ ﴿١٠٠﴾ فَقَالَى اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا إِلَهَ إِلَّا

إِلَٰهُهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ ﴿١٧﴾ وَمَنْ يَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ لَا بُرْهَانَ

لَهُ بِهِ ۚ فَإِنَّمَا أَجْرُكَ عِنْدَ رَبِّهِ ۚ إِنَّكَ لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُونَ ﴿٥٠﴾ وَقُلْ رَبِّ اغْفِرْ

وَارْحَمَهُمُ وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ﴿٨٨﴾

[illegible]





قہر ہے یعنی اگر ایمان نہ رہے تو تہاب۔ ایمان میں حکام ہے جس کا کام ہے کرنے والوں کی دیکھ کر جاننا ہے کہ الزام ان پر کیا ہے کہ وہ بدعتیہ اور پاک مردوں اور مومنوں سے نکال کر لے گئے تھے قابل ہی نہیں اس شہرانی جی میں وہاں جوتی کرتے ہیں۔ انہیں سے ان کو ریت بڑا کر لے ہے لیکن ان کا کاروں پر وہ عام ہے۔

زنا کے معنی : زنا کی تعریف بعض علماء نے یہ کی ہے کہ چوتھ کا وہ اس مقام مخصوص میں داخل کرے (۱۸۳۲ میں) جو معاصی و عیوب اور عیوب حرام ہو۔ مگر یہ تعریف کتب عام کے دستور اور کوادر شرعی کو اور کوادر کا کہی ہے چوتھ کا وہ داخل کرنے کی قید سے یہ بات بے زنی کا اصل کوئی کسی کی زنا میں بھی یا کوئی دھن کے کاس پر زنا کا اطلاق ہو گا نہ اس کے اند کو مہدی ہوں گے یا اور یہ ہے کہ جو غسل بھی اس میں منوع ہے اور اس کے سے توجہ ہے۔ اسی طرح ایسے تمام مخصوص میں داخل کرنے کی قید سے جو معاصی و عیوب منوع ہیں نہ ریکہ نہ جن کی کائنات کی جہ میں داخل کرنے سے خود مراد کے قواعد سے کے زنا اطلاق نہ ہو گا نہ اس پر حکام۔ تاہم جاری ہوں گے بہت سے یہ بھی لازم ہے اور ان کی توجہ ہے جیسا کہ امام حنفیہ فرماتے ہیں کہ یہ مقام جو منوع نہیں۔ مگر یہ جہل کا ذکر ہے نہ خلیفہ کا ذکر عام نہ لیں۔ اس کی دیکھ کر لگتے ہیں کہ نہایت اور فقہائے شہوت والوں جہر ہے اور اسی طرح جاری ہوں گے کہ لگتی زنا نہیں گئے اس طرح۔ اس طرح پر اس اور مراد انی جائے گی اور انی طرح حرام قطعی کے قید سے یہ بات پیرا ہوگی کہ زنا اس کے لیے حلال ہے جیسے کہ اس کی ہوں اور شرعی کوئی اس کے ساتھ کرنے سے زنا کا اطلاق نہ ہو گا کو حالات میں انہیں ہی کیوں نہ ہو۔ یہ بات ہے کہ اس میں ایسے عیوب و عیوب میں بڑی کے ساتھ بھی جو نفس کرنا شرعاً حرام ہے اور اسی طرح جہاں حرام قطعی نہیں بندہ یا اور اختلاف کی صورت ہو جیسے کہ وہی بھی یا کالج کا حد وغیرہ اور طرح صورت کا صورت سے مراد کیا تھا کہ یہ کائنات کی کائنات میں نہ انہیں کو کرنا ضروری اور وہ کام ہے۔ یہ بہت سے مسائل ہیں کہ جن کی تفصیل اور اول و آخر کی کتابوں میں ہیں زنا کی برائی تمام فقہاء کے نزدیک اور عقلی سے ثابت ہے اور علی و ابان بھی اس کو زنا جانتے ہیں۔

زنا کی قیامت : ہماری شریعت میں بھی کثرت سے اس کی برائیاں کوئی ہیں ایک جائزاً ان شریف میں آیا ہے لا تغفروا للزانی کرنا کے پاس بھی نہ جائے۔ انحضرت سے منجانب سے فرمایا ہے کہ یہی جگہ سے دیکھا بھی نہ ہے یعنی وہی آپ کی رو ہے اسی طرح یا جو سے بچنا اور شہوت انگیز یا جنہ کہ ایک دلی میں اس کا قصد نہیں کرتے بھی گناہ ہے۔

میں فعل کے معنی : اس فعل کی شامت سے پامش بھی انسان پر چنگوڑا یا نہیں مائل ہوتی ہیں زمین کا کلیہ اوراق کی چنگی عزت و اہمیت کی بہ ہولی مرشد ہے کہ کج ملک و دولت کی برائی دوبارہ سے پیکر میں ہوں گا۔ زور دین پر بھی ایک ایسی برائی پیدا ہوتی ہے جو مرے کے بعد نہ رہے اور عذاب آتش میں کمرے سے آئے گی۔ خدا تعالیٰ کی نظر میں بھی یہ شخص مضمحل و مہم کا ہے روحانی لوگ اس نے نعت کرنے کہتے ہیں دعائے مازنیکہ بتا دیرو ملک توبہ ہے۔

حضرت سہی حیا اسلام کی شریعت میں زنا کی سزا جاننا سے مراد اناتہ جیسا کہ کوریت کتاب ہمارے کے جوسویں باب کا دواں ہمارے ہے قولہ جو دوسری جو دوسری کے ساتھ واسطے پڑائی کی خبر کے ساتھ زنا کرے وہ دوسرے قتل کئے جائیں اور ۱۹۱۱ء کے دوسری میں مغربی کوئی اور مغربی کے ساتھ زنا کرنے کی سزا میں صرف پڑے مارنے کا حکم ہے وہ جب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے زنا کا دوسرے کے لیے دئے تو آپ نے حد نہ مانی نہ حد دے کے انہیں بہرہ کی شکل میں سوجھ رہے ہیں لیجے عیسیٰ شریعت میں زنا پر کوئی حد قائم نہیں اور شاید اسی دلیل سے انگریزی قانون میں زنا صرف شوہر و عورت کے ساتھ عاشرت کرنے کا نام نہیں لیا گیا جس پر توجہ فیضی حراہ کی ہے وہی حکم کے لوگ خواہش کسائی کے لئے سے اس کو پسند کرتے ہیں۔ مگر قرآن مجید سے اس افراد کو فرمایا کہ وہ











ترکیب : عَصَبُ بَجْدُکُمْ خِزَانٌ وَ مِنْکُمْ سِیَاقٌ کَمَدٍ بِالْمَرْسَلِ وَ بِالْمَرْسَلِ بِنِ قُلُومٍ لَوَا تَمِیْرُ اِیْ اَکْبَرُ وَ اِیْ اَمَلٌ سِرٌّ تَلْکُوْنَةُ کَا عَالِ عَسْکَرٍ۔ بیتان کے صحت۔

تفسیر : ایک واقعہ کا ذکر کیا جاتا ہے جو ایک ہجرت کا واقعہ ہے۔ قریب مضر میں کہاں بات پڑا تھا ہے کہ یہ ایک عجمی بہتان کہہ کر گمان آیت میں ذکر ہے حضرت عائشہ صدیقہ اہل بیتین پر باوجود عجمی تھا جس کی تحصیل میں امام بخاری و مسلم و غیرہ صاحبین نے عجمی روایت کی ہے۔ عائشہ مدینہ لڑائی میں کہ انحضرت ﷺ جب باہر جاتے تو فرمایا کہ اہم فرمیں کہ انھیں قاتل و ساتھ لے جاتے تھے۔ چنانچہ ایک بار ایک جہاد میں پہلے اور میرا فرمیں اہم کا فرمایا ساتھ لے گئے۔ آیت حجاب : ذُنُوبُ کُلِّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ۔ لَوْنٌ ہر جہاد میں پروردگار میں شریعتی عجمی جب اس سفر سے واپس آئے شب کو مدینہ کے قریب قیام ہوا۔ رات سے کوٹ پکارا گیا جس میں ہر مرد میں قند و مہمانت کو لگایا لوت کر آئی تو گئے کا کھو نہ پایا اس کو لینے کی اتنے میں لوگوں نے میرا ہودا اس طرح سے اونٹ پر کس دیا اور جو کچھ قاتلات خیال نہ کیا کہ یہ کس اس زمانہ میں جنگجوئی کی وجہ سے کھانا ہم میرا آنا تھا اور جس کی پہلی جنگی تھی۔ وہ کہے کہ میں ہودہ میں ہوں قاتلہ بل دیا میں لوت کر آئی تو کسی کو نہ پایا۔ یہ کچھ کر کہ انھیں عجمی میں لوت کرتے ہوئے لوگ۔ ہمیں آئیں اسی جگہ چڑھائی میں خیرا آئی عنوان بن مصلح جلیل ﷺ کے بعد اس لیے ہم وہ کیا تھا کہ پیچھے سے گری چڑی چڑی۔ ہم لے گئے قاتل کا ذیل رکھے۔ جب وہ میرے قریب آیا اور مجھ کو گئی تھی تو اس نے مجھے پہچان کر انا اللہ کہا اس کی آواز سے میں جیاد ہو گئی اس نے ہاتھوں پر کپڑا چھین کر مجھ سے زینت پر چڑھایا۔ وہ میں نے اس سے۔ بات کی اور اس نے مجھ سے۔ ہودہ پر کے قریب تک مجھے فروگاہا مگر میں لے آیا۔ عبد اللہ بن ابی منافق نے جو یہاں مسلمان تھا یہاں طوفان اٹھا اور مجھ پر بہت گالی اور مسلمان بن ثابت اور مسلم بن جندب نے بھی اس کی گالیوں میں ہاں ہاں دے دے اور اس بہت کو شہرہ کرنے والے ہو گئے جب یہ خبر سنی کہ والدہ کے ذریعہ سے مجھے پہنچی تو میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے سچے بہنے لگے یہاں حال رہا اور انحضرت ﷺ اس القاتل سابق سے دشمن بن گئے تھے آخر کار میری برکت میں یہ آیت نازل ہوئی اور مجھ سے اللہ پر مہر و سرخا کر اور ہودہ میرے معاملہ میں کہہ نازل فرما کر مجھے چا کرے گا۔

صالح کہتے ہیں اس کا جزو حسن و صلیح نے اٹھایا تھا اس لیے ان پر کوہ ایک ترکش عورت پر حجاب کی گئی تھی منہ پر۔ ہودہ کے نزدیک چیز و اٹھانے والا عبد اللہ بن ابی منافق تھا جس کے لیے عذاب عظیم ختم میں ہوا اور حجاب کا ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دربار میں ذکر آیا فرمایا جتنی ہے کیا ہے کہ اس نے سیر و اٹھانے فرمایا اس نے انحضرت ﷺ کی طرف سے یہ کہا ہے۔

فَانِ ابْنِیْ وَ وَالِدَتِیْ وَ وَطْنِیْ

نورنی محمد مسلم وقاد

بہنہ یا میں مریا پائی کہ نہ ہوا ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس بیتان کو اپنے حق میں بھیج کر جس کو اس کے سب سے قرآن مجید میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برکت اور پاکدامنی قیامت تک کو ثابت ہوگی آئندہ لوگوں کو رہنمائی دیوں کی نسبت انکا بائیں کرنے سے ہجرت ہوگی بعض لوگ اس واقعہ کو میں کرنا عجمی کرتے تھے بعض ہاں میں اس ملامت کے لئے بعض ہجرت رد کرتے تھے ان میں ہجرت رد کرنے والوں کی۔

يَا قَوْمِ اِهْكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ وَ تَحْسَبُوْنَهُ هَيْئَةً وَ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ ۝۱۰  
وَ لَوْ لَا اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَا يَكُوْنُ لَنَا اَنْ نَّشْكُرَ بِهٰذَا ۙ سُبْحٰنَكَ هٰذَا





























أَنزَلْنَا آيَاتٍ مُّبَيِّنَاتٍ، وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ٥

[illegible]









ترکیب . پس خلفہ جو چاہے قسم منقسم ہو وہ ہم راہم ہست خلفہ ہر دینی عامل میں اور اسی ملک ملائکہ کوئی عامل میں انوار الی بعد دینی غیر مشرکین۔

تفسیر : پہلے فرمایا تھا کہ جو خدا اور دینی کے رسول کی فرمانبرداری کرتے ہیں وہ کیا ظاہر پادہیں گے وہی کامسب ہوں گے۔ آخرت کی کامیابی و نجات و مقامات پر ایمان ہو چکی تھی اب یہاں دنیا کی کامیابی بیان فرماتا ہے بقول وعد اللہ لدخ اور اسی وعدہ کے بعد ہجران مسلمانوں کو کہ جن کے لیے خلافت و امامت اور زمین پر حکومت و شرف کا وعدہ کیا ہے والہم وہاں وہو و اتوا الزکوۃ انما کا حکم دیتا ہے کہ زمین پر قدرت رکھنا اور حکومت حاصل کر کے بنی۔ مروجہ کن کی طرح خدا اور اس کے رسول سے برگشتہ نہ ہو جائے کہ لڑنا و روزہ اور حج، اور میں اس سے کام کی پابندی کرنا جن کی طرف وہ پہنچا اور رسول میں بننا اشارہ ہے تاکہ تم پر دم کیا جاوے و نہ قبرانی میں جلا ہو جاوے کہ شرف و اسطاعت چھیننے کے لیے نہ گئی اور جو دنیا میں اقتدار پر کر خدا سے سزا پایا کرتے ہیں اور تکبر میں بگڑا دین کی پراپیسی کرتے ہیں کہ نہ یہ سمجھو کہ وہ خدا کے قبضے میں نہیں رہے۔ وہ میں بھی دو دوسا ہوں گے اور آخرت میں بھی ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور نیز اسی فقرہ لانتم من ان میں مسلمانوں کو ملے اور انہیں وعدہ خلافت کا ثبوت ظاہر کرتا ہے کہ اسے مسلمان اذنی حق جو تم کفار سے ابے ہوئے و اور تم سے حق بلکہ میں وہ دایرانہ و غیر دینی کوئی مسلمان نہیں جس پر یہ سب وعدے ہیں میں ہیں ان کو ہم مغلوب و مغبور کرنے پر قادر ہیں۔

چشمین گوئی : حاتم نے بعد صحیح نیز طبرانی نے بھی اپنی اپنی کتب (مناہج) سے (ان آیت کے ثبوت میں) روایت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تو تمام تر عرب دشمن ہو گئے۔ مسلمان ہر وقت خوف کی حالت میں تھے اور بدو کرتے تھے اور آواز دیا کرتے تھے کہ تم کو بھی یہی دینا آئے گی کہ تم بھی اس سے رات کو سو جائے گے کہ جو خوف خدا اور کسی کا خوف نہ ہو گا کسی حالت میں ان کی قتل کرنے کے لیے یہ آیت ہادی ہوئی۔ خصوصاً جنگ احزاب میں تو مسلمانوں پر اشد تکلیف اور سخت خوف و ہراس تھا اور وہ یہ سب بھی یہاں مروی ہے اور ان اپنی حاتم نے بھی ایسے کو کھنکھایا ہے۔ ان آیت میں اللہ تعالیٰ اس وقت کے مسلمانوں سے جو تکلیف تھی بعد چشمین گوئی یہ وعدہ کرتا ہے کہ تم ان کو زمین پر اس طرح سے غلبہ کریں گے کہ معنی سلطنت و حکومت دینے کے کہ جس طرح تم سے پہلے کوئی شخص، حضرت سلیمان و داؤد علیہما السلام و غیرہ کو اور ان کے حق پانچ دین میں ان کو و کو درویشی کے کراؤ دینی سے وعدہ ہے کہ سب کی پابندی کریں گے کسی کی روئے نوک نہ دوگی ہر طرف سے اس مذہب کے پیغمبر نے یہ وعدہ کیا۔ گئے اور خوف جو ان کو دشمنوں کا رہتا ہے۔ نہ کو و کر کے اس کے بدلے میں دیں گے۔ کسی سے نہ ڈریں گے نہ دین کو لگی کر لیں۔ جب وہ کسی عورتی عبادت پنا کر لیں گے اور میرا کسی کو شریک نہ کریں گے یعنی بے شک عبادت و توحید کو جلا نہیں گئے اور ایسے ہوں گے اور جو اس کے بعد ہاتھ لگی کرے گا وہ فاسق ہے ان پر حدیث الہی کا پکا وعدہ ہے کہ۔ صدق اللہ علی عظیم۔ اس نے یہ وعدہ پورا کیا اور حضرت علیؑ کو جنگ احزاب کے بعد تلبیہ دیا اور پھر آپ کے بعد حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و علیؑ کے بعد خلافت میں آجائے اب تک ہر دم و ایمان و غیرہ سب مسلمانیں بھی ان کے ہاتھ میں رہیں اور نہایت ان کے ساتھ ان کے زمانوں میں رہیں اسلام کی امامت و قیادت ہوئی۔

خلافت خلفاء و ارباب کا ثبوت : اس آیت سے خلفاء و ارباب کی خلافت کا برحق ہونا صاف صاف ثابت ہوتا ہے۔ خوارج کا قول باطل ہے۔ خود حضرت عثمان غنیؓ کو تاریخ کرتے ہیں۔ اسی طرح شیعہ کا قول بھی غلط ہے۔ جو ان خلفاء میں کو خدا کی جگہ پر نہ رکھنا خواہت اسلام انہیں حقارت کے عہد میں ظہور میں آئیں اور حضرت علیؑ کی بیعت کے عقیدہ کے سوا کوئی تہذیب کرتے تھے ان کو کسی حاصل نہ ہوا وہ ان آیت کے بعد ملحق ہو چکے تھے اور اسی طرح اپنی آواز اٹھا کر وہ سب سے حکومت میں نہیں آئی اور وہ بھی خلافت سے تہذیب کرتے رہے ان کے بعد یہ توحید تک و کر کے مارت کسی مارت میں چھپے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے جس میں مسلمانوں نے نفی و نفی راہ تہذیب و شرف و قوت میں ان کی تہذیب

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ الْمُسْلِمِيْنَ وَاهْدِهِمْ وَسَلِّمْ.

وَأَنْ يَسْتَغْفِرَ خَيْرٌ لَهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ⑤

نہایت ہی بے خبری، کھنڈ پائوئری، اور اس سے بھی اچھی نوالی کے لیے بہت بھرتے اور اندر سب کچھ منڈا کر رہا کچا جانا تھا۔

التعريف والتميز

١١٣- قسطنطين

فروغیت ہے ہرچیز لہو را میں نے صول دیا کر اے قلمکے مضامین تجھیں ۱۴۰۱













وَقَدْ سَلَّوْا الرِّجَالَ فِي سَلَكِهِمْ حَتَّى رَأَوْا كُنُوزًا لَهُمْ فِي غُلَامَاتٍ عَرَفُوا أَنَّهَا لَهُمْ فَكَفَرُوا بِهَا وَكَانُوا فِيهَا كَافِرِينَ  
 بل انہوں نے اپنے ریشے میں سارے کونوں کے علاوہ ان کے غلاموں کو بھی اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا اور ان کے مال کے طور پر ان کے مال کو بھی اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا۔

أَوْ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنَّ هَذَا إِلَّا رِيفٌ أَفْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ  
 قَوْمٌ آخَرُونَ فَقَدْ جَاءُوا ظُلْمًا وَزُورًا ۖ وَقَالُوا سَاطِعُ الْأَوَّلِينَ  
 اكْتَسَبَهَا فَهِيَ تَسْلَىٰ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۚ قُلْ أَنْزَلَهُ الَّذِي يَعْلَمُ  
 السِّرَّ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ۖ وَقَالُوا مَالِ  
 هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَنْشِئُ فِي الْآسَافِ نَوَآءً أَنْزَلَ إِلَيْهِ  
 مَلَكٌ فَيَكُونُ مَعَهُ نَذِيرًا ۚ أَوْ يُلْقِي إِلَيْهِ كَنزًا أَوْ تَسْكُونُ لَهُ  
 جَنَّةٌ يَتَكَلَّمُ مِنْهَا ۚ وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مُتَحَوِّرًا ۚ  
 يَأْتِيكُمْ بِكَيْفٍ ضَرَبُوا الْآيَاتِ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ۚ  
 تَسْبِرُكَ إِلَهِتُ إِنَّ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِنْ ذَلِكَ جَنَّاتٍ تَجْرِي  
 مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَيُجْعَلُ لَكَ قَصُورًا ۖ

اور انہوں نے کہا کہ اسے اپنا مال بنا کر اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا اور ان کے مال کے طور پر ان کے مال کو بھی اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا۔  
 اور انہوں نے کہا کہ اسے اپنا مال بنا کر اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا اور ان کے مال کے طور پر ان کے مال کو بھی اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا۔  
 اور انہوں نے کہا کہ اسے اپنا مال بنا کر اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا اور ان کے مال کے طور پر ان کے مال کو بھی اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا۔  
 اور انہوں نے کہا کہ اسے اپنا مال بنا کر اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا اور ان کے مال کے طور پر ان کے مال کو بھی اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا۔  
 اور انہوں نے کہا کہ اسے اپنا مال بنا کر اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا اور ان کے مال کے طور پر ان کے مال کو بھی اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا۔  
 اور انہوں نے کہا کہ اسے اپنا مال بنا کر اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا اور ان کے مال کے طور پر ان کے مال کو بھی اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا۔  
 اور انہوں نے کہا کہ اسے اپنا مال بنا کر اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا اور ان کے مال کے طور پر ان کے مال کو بھی اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا۔  
 اور انہوں نے کہا کہ اسے اپنا مال بنا کر اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا اور ان کے مال کے طور پر ان کے مال کو بھی اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا۔

ترکیب: انگریزی میں جو کہی کہ حرف، علیٰ صریح زبان کی طرف، واقعہ اس کے بعد کہ حرف علیہ کی تفسیر ان کے طرف مودعا  
 انہوں نے کہا کہ اسے اپنا مال بنا کر اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا اور ان کے مال کے طور پر ان کے مال کو بھی اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا۔  
 انہوں نے کہا کہ اسے اپنا مال بنا کر اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا اور ان کے مال کے طور پر ان کے مال کو بھی اپنے مال کے طور پر سمجھا لیا۔





دیا جادے۔ آپ نے فرمایا آخرت ہی میں چاہتا ہوں۔ اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔ اور بہت جلد ہی تم کو دشمنوں اور بدینہ جھوٹے آیا ہے چونکہ آپ کی فکر آخرت پر تھی اور ہوئی بھی چاہیے اور کفار آخرت کے حکم تھے ان کے نزدیک نہ کوئی نامہ افعال ہوں بھی ہوں تو ہوں نہیں اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہَلْ كُنْتُمْ بِالْآخِرَةِ كَذِبًا ۚ کہ وہ آخرت کے منکر ہیں۔ مگر وہ اُنْقَضَتْ فَنُفُسٌ كَذِبًا أَلَسْتَ بِمَعْبُودٍ ۚ کے کہ خدا کا بکبر ایک مسئلہ معاد اور ہاں کی ضرورت اور کمال کا بیان ہے اور ان کے بدووں کا ان بات پر توں سے گستاخ بھی ظاہر کرتا ہے کہ ان کو ہم کا وہ یہ سمجھ کر ان کی عبادت کیا کرتے ہیں وَمَا أَرْسَلْنَا قُلُوكَ مِنَ الْعَرَبِ لَنُفِثَ بِهِمْ ۚ ان سے ان کے شبہ کا جواب ثانی دینا ہے کہ اسے (تفصیل) آپ سے جو شخص ملے وہ غلام رسول آئے براہیم واسحاق واسمعیل رضی اللہ عنہم اسلام کی کے پاس بھی نہ نازل تھا نہ آیا وہ ان کی خدمت کے لیے ان کے حکم اور مشورہ تھا خدا دنیا میں کھڑے بھی کھڑے تھے ہزاروں میں خیر و فرستہ سے لیے بھی جاتے تھے یعنی ہزار اور خوب لوگ تھے رہے دنیا کے حملات اور امداد تو سوا یک جگہ سے بھی آتا تھی کہ انھیں امیر و اقتدار شکر کرتے یا کفران قوت اور غریب غفلت دنیا کی معاصی پر بداشت کرتے کو جس لذت کی کو کھو دیا کسی کو چھوٹا کیا۔ اس لیے مسلمانوں سے فرماتا ہے اَلْفُصْحَاءُ وَالْكَامِرَاتُ جُوعًا يَمُرُّنَ بِمَرْكَبٍ مَّاءٍ يَدْرِي بَعْدَ الْوَرْدِ اَيُّهَا يَوْمَ الْآخِرَةِ مِمَّنْ لَا يَلَاكُ ۚ

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْلَا اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نُنَزَّلُ رَبَّنَا ۚ لَقَدْ اسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَنْفُسِ هُمْ وَعَتَوْا عَنَّا كِبٰرًا ۝ يَوْمَ يَرْوٰنَ الْمَلٰٓئِكَةُ لَا يَنْشَاۤءُ يَوْمَ يَدْعٰۤى لِلْجَعِيْمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ رَحْمًا مَّحْجُوْرًا ۝ وَقَدْ مَنَّ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَيَجْمَعْنَهُ هَبًاۢ مُّنتَوَرًا ۝ اَصْحَبُ الْجَنَّةِ يَوْمَ يَدْعٰۤى خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّاَحْسَنُ مَقِيْلًا ۝ وَيَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَتُزَلُّ الْمَلٰٓئِكَةُ تَنْزِيْلًا ۝ الْمَلٰٓئِكُ يَوْمَ يَدْعٰۤى الْحَقُّ لِلزَّكٰۤىمِ ۚ وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝ وَيَوْمَ يَعْصُ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُوْلُ لِيُكَيِّتْنِيْ اَتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ يُوَسِّطُ لِيْ تَتْرٰنِيْ لَعَنَ اَتَّخَذْتُ فُلَانًا حَبِيْبًا ۝ لَقَدْ اَصْلَحْنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ ۚ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسٰنِ خَدُوْلًا ۝ وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَرْبِّ اِنَّ قَوْمِيْ اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ

مَهْجُوْرًا ۝

اور ان لوگوں نے جن سے شک کی بات نہ ہو، کئے بعد (ایسی بات کہ) اسے اس امر سے کیا نہ پہنچے تھے اور آپ کو کہہ لینے اور جینے کا نام نہ ہوئے لے کر اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھتا اور یہی ہی نہ کی تھی ان کے پاس ان فرشتوں کو انھیں سے تو اس میں ان کے لیے کوئی عقل نہ ہوئی انھیں سمجھ اور انہیں جو کچھ انھوں نے کیا ہم حکم اس کی طرف توجہ کریں تو اس کو عاتق احوال کہ انھیں نے جسے دوسروں میں کمال اور عبادت کو اور غیب کا نام لیا



جس عقیدہ میں ابلیس علیہ السلام ہے کہ جب وہ فرستے آجاتا تو روت دیا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک بار اس نے آنحضرت ﷺ کو پایا آپ نے اس کے کمر کی جوتے نکال دیے اس نے کفر شہادت پڑھا اور آپ تشریف لے گئے۔ اس کی خبر ابلیس نے غضب کو بھی بولی وہ اس کا پورا راستہ تھا اس نے اس کو بڑی طاقت کر کے اسلام سے پرکھ کر دیا اور حضرت ﷺ کی محبتی پر آمادہ کیا (اس قصہ کو محکم السنن میں و جلالین و تفسیر تباہوں میں نقل کیا ہے اور اس امر پر بھی ان میں اتفاق ہے اور یہی نقل کیا ہے) اس قصہ پر ظالم سے مراد عقیدہ اور ظالم سے مراد ابلیس بن ظلم کا لفظ ہے۔ و قال لا تنصرون لی جب کفار نے آنحضرت ﷺ کو طمع طرح سے حجاب تو آپ نے بدھ توڑ کی کیونکہ جنت لعائن میں ہے مگر وہ تعالیٰ سے شکایت کی جس کو ان آیات میں اللہ تعالیٰ نقل کرتا ہے اور مسلم صحابی کہتے ہیں یہاں حال ممکن ہوا ہے یعنی قیامت میں آنحضرت ﷺ ان لوگوں کی بوسہ شکایت کریں گے جس کے آیا ہے تو کہہ ادا جننا من کل امة بشھید جننا ملک علی ہذا و شھیدا مہود اور اس میں کہیں انہیں بھی یہ شک ہے کہ اس قرآن کی آیات انہوں نے بے ہودہ اور تخراب میں نہ لیں گی وہ اس کو ستر کہتے تھے ابھی از خود عطا ہوا ابھی اگلے لوگوں کی کہانیاں۔ و کذٰلک جعلنا ان آیات میں اللہ تعالیٰ حضرت کو آپ کی شکایت پر نقل دیتا ہے اور میرا در برداشت پر آمادہ کرتا ہے۔ یہ بھی کہ آیات میں اس سے ہر ایک نبی کے کائنات میں دھن ہوتے آئے ہیں آپ عثمان بن عفان نہ آپ کی مدد کرنے کے لیے کھڑا آپ کی قوم کو ہدایت کرنے کو کافی ہے و کفٰی بذرک ہدٰی و نصیراً

وَكُذِّبَكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ هَادِيًّا وَنَصِيرًا ۝  
وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لَنُثَبِّتَ  
بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيْلًا ۝ وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ  
تَفْسِيرًا ۝ الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا  
وَاضَلُّ سَبِيْلًا ۝

اور ہم نبی محمد رسول کو ہر ایک نبی کا دشمن بناتے رہے ہیں۔ اور ان لوگوں کی ہدایت کرنے کو کافی ہدایت کرنے کو کافی ہے نہ فرماں ہے (یعنی) کہہ کیا اس پر کیا ہوگا قرآن کیوں نہ نازل کیا گیا۔ یہی دلیل ادا پائے تھا کہ اس سے شہرہ دل کو ہم تکمیل دیتے ہیں اس لیے ہم نے نصیر کر دیا۔ (اے نبی) انہوں نے سوال کیا آپ پر توڑ کر رہیں گے ہم بھی تم کو اس کا بہت تعجب ہے اب اس جنت میں تو یہ دیکھ گئے۔ یہ انہوں میں جنت کے علی غصہ کر جنہم میں داخل رہے پائیں گے۔ یہ کہہ دلوں میں کہیں کہیں یہاں سے ہی رہا تھا ہے اور وہ جنت میں لے کر آ رہے ہیں۔

ترکیب : جُمْلَةً وَّاحِدَةً حال میں قرآن اسی جملہ۔ کَذٰلِكَ اسی نازل کذاک کا کافی فی موضع نصب علی الملل لَنُثَبِّتَ اِلٰہم صَاحِبِ الْاَمْرِ

قرآن و فتح نازل نہ ہونے کے اسباب : و قَالَ قَدِّمْنٰ کُفْرًا لِّیْہِ اِن کافر ان مجاہد پر ایک اور شہد تھا کہ یہ تمہارے حضور اوستی تو کیا کیوں نازل ہوتا ہے ایک ہی بار تمہیں ہو کر کیوں نہ نازل ہوا؟ میں معلوم ہوا کہ تمہارے حضور صوفی صوفی کر تہنیف کرتے ہیں۔ اس کا



جواب دے کہ اِنَّكَ لَتَشْفِیْ بِهٖ قَوْمًا مِّنْ قَوْمِكَ وَتَقْلَبُ وَتَرْجِعُ کَاسَکَ اِس طرح نازل کرنے میں چند حکمتیں ہیں جن کی طرف اجناس اس جملہ میں اشارہ کیا گیا ہے۔ (۱) آنحضرت ﷺ اور اس کے صحابہ لکھے ہوئے منہ تھے اگر ایک بارگی آتی ہوئی کتاب نازل ہوتی تو حقدار نہ ہوتی اس لکھے ہوئے اشارہ سے۔ سوال کی کہ یہوں کی طرف سے اس میں بھی تریف و تہلیل ہوتی یا کسی حادثہ میں مسموم ہو جاتی مگر جب خود اتھوڑا نازل ہوا تو ان میں سے جو کچھ امور سے نہایت ہوا گیا۔ لَقَدْ شَفِیْ بِهٖ قَوْمًا مِّنْ قَوْمِكَ کے کئی معنی ہیں۔ اس لیے اس میں ایک قطعاً کلمہ بھی فرقی نہ آیا۔ (۲) یہ کہ تمام حکام جو کیا ماری نازل ہونے قوم کو ان پر بات و واقعات پر مبنی ہو جاتا۔ (۳) اِنَّا قَوْمًا کَانَ سَعْدُ عَادَتِیْ فِیْہِ سَعْدٌ جلیل قوم کی تربیت و تعلیم میں ان کی باتیں و خیالات بھی کرتی ہیں میں ہر وقت میں جو کچھ کلام الہی لے کر آتا ہے اس کے لیے تعویذ بھی کلامی کا باعث تھا۔ (۴) یہ ماری قرآن نازل ہوتا تو کفار مقابلہ میں کہہ سکتے تھے کہ اُن کی بڑی کتاب ہم کی طرح لکھتے ہیں لیکن جب خود اتھوڑا نازل ہوا تو ان کی کڑے سے لکھی جواب نہ دینا چاہتا تو حضرت کا وہ قوی ہو گیا ان کا خود ہوتا رہا۔ (۵) حالت الہامی ایک عیسب حالت ہے خود سے نازل ہونے میں اگر مریض حضرت ﷺ کو حاصل رہی ہو تو کئی تعویذ کا باعث ہوا۔ وَلَقَدْ یَا قَوْمُکَ یَعْنِیْ سب اعتراضات کے جواب کے بعد حاتم کے طور پر فرمایا ہے کہ آپ کے پاس وہ جو کچھ میں لکھی اعتراض کرتے ہیں تو ہم اس کے جواب میں آپ کو کلام الہی کی کئی باتیں دے دیں تاکہ ان کے خیالات پر فرمایا ہے یہ ایک ناک اندھے سے بگاڑ کر تعلیم میں اسے جائیں گے یہ لوگ بے خبر و گمراہ ہیں یہ ان کے اندھے سے اعتراضات کا نتیجہ ہے جس کی مراد تعلیم میں اندھا ہونا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتٰیْنَا مُوسٰی الْکِتٰبَ وَجَعَلْنَا مَعَهٗ اَخَآءَ هٰرُونَ وَزَیْرًا ؕ فَتَقَلَّبَا اَدْحَآءًا اِلٰی الْقَوْمِ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِآیٰتِنَا ۚ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِیْرًا ؕ وَقَوْمٌ نُّوحٍ لَّمَّا کَذَّبُوْا الرُّسُلَ اَعْرَفْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ لِّلنَّاسِ اٰیَةً ۚ وَاعْتَدْنَا لِلظَّٰلِمِیْنَ عَذَابًا اَلِیْمًا ؕ وَعَادًا وَّثَمُوْدًا وَّاَصْحٰبَ الرَّسِ وَثَرَوْنَا بَیْنَ ذٰلِکَ کَثِیْرًا ؕ وَکُلًّا صَرْفٰنَا لِهٖ اَلَمَّآلَ وَکُلًّا تَبَرَّکْنَا تَبِیْرًا ؕ وَلَقَدْ اٰتٰوْا عَلٰی الْعَرَبِیَّةِ الْبَیِّنَیْ اَمِطْرَتْ مَطَرُ السَّوۡءِ اَقْلَمَ یُکُوْنُوْا یَبْرُوْنَهَا ۚ بَلْ کَانَوْا لَا یَبْرَحُوْنَ نَشُوْرًا ؕ وَاِذَا رَاوُکَ اِنْ یَّبْتَغُوْا مِنْکَ اِلَّا هٰرُوْلًا اَهْلًا الَّذِیْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ؕ اِنْ کَادَ لَیُبْسِنَا عَنْ اِلٰهِنَا لَوْلَا اَنْ صَبَرْنَا عَلَیْہَا ۚ وَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ حِیْنَ یَبْرُوْنَ الْعَذَابَ مِّنْ اَصْلٍ سَبِیْلًا ؕ اَرَیْتَ مِمَّنْ اٰتٰخَذَ الْهَدٰی هُوْدًا ؕ اَفَاَنْتَ تَکُوْنُ عَلَیْہِ وَکِیْلًا ؕ اَمْ تَخْشٰی اَنْ اَکْثَرُھُمْ یَمِیْعُوْنَ اَوْ یَعْقِلُوْنَ اِنْ هُمْ اِلَّا کَالْاَعْمٰی بَلْ هُمْ اَصْلٌ

سَبِیْلًا ؕ



















بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طَسْمَ ۝ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُ الْهَيْبِي ۝ لَعَلَّكَ بَٰعِدُ نَفْسِكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝  
 اِنْ نَّشَا نُنْزِلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ اَيُّهٖ فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰصِعِيْنَ ۝ وَمَا  
 يَلْتَمِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرِ مِنَ الرَّحْمٰنِ مُخَدِّتٍ اِلَّا كَاَنُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا  
 فَسَيَّأَتْ لَهُمْ اَنْبَا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اَوَلَمْ يَرَوْا اَلَّا الْاَرْضَ كَمِ اَنْبَثْنَا  
 فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ۝ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۚ وَمَا كَانَ لَكُم مِّنْ مُّوْمِنِيْنَ ۝  
 وَاِنَّ رَبَّكَ لَهٗوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝

خُرد رُٹا نہ تے، مے جیہ ہزارت رُٹم، اُلا تیریاں ہے

[illegible]

45.

**ترکیب :** اُن نے یہ کئی مفعول سے لے کر افلا فاعلین، والقیاس، خامضات، تاء جازمہ، ثرکان، الرءا، اصحب، لاعلمی و یس اور ان کے تاب کم ایجابی، مؤنث نصب یا اجناس، کرا کی قرآن میں الرحمن الرحیم صفۃ ذکر محمد شریف الخری۔

[illegible]



100

4

[illegible]



الْعَلِيِّينَ ۝ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَهَيْئَ لَنَا لَاجِرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ  
الْعَلِيِّينَ ۝ قَالَ نَعَمْ وَإِنِّكُمْ إِذَا اتَّيْتُمُ الْمُتَّقِينَ ۝ قَالَ لَهُمْ مُوسَى الْقُوا مَا أَمَرْتُكُمْ  
تُلْقُونَ ۝ فَالْقُوا حَبَالَهُمْ وَعَصِيَّتَهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ إِنَّا لَمُبْحَنُ  
الْعَلِيِّينَ ۝ فَأُلْقِيَ مُوسَى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثَلْجٌ مُنْقَلَبٌ مَاءً يَافُكُونَ ۝ فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ  
سُجُودِينَ ۝ قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ رَبِّ مُوسَى وَهَارُونَ ۝ قَالَ  
أَمْسُكُمْ لَهُ قَبْلُ أَنْ أَدْرَأَكُمُ ۚ إِنَّهُ لَكَيْفُيُوكُمْ ۚ الَّذِي عَلَّمَكُمْ السَّحَرَ  
فَلَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ۚ لَا قُطْعَانَ أَيْدِيَكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ مِمَّنْ يَخْلَافُ وَلَا وَصِيَّةَ كُمْ  
أَجْمَعِينَ ۝ قَالُوا لَا صَبِيرَ إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا مُنْقَلِبُونَ ۝ إِنَّا نَنْظُرُ أَنْ يُغْفَرَ لَنَا  
رَبَّنَا خَطِيئَتَنَا إِنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

ہے یہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا نشانہ ہے اور ایمان۔ ہے اور میں کہہ رہا ہوں کہ یہ ہے۔ فرعون نے اٹھا اور ایک ہرے قسم سے چشمہ قہریں ایمان آئے۔ یہ موی تھمارا سدا معلوم ہوتا ہے تھمارا باہم مارنا پاؤں پاؤں سے تم کو بے سزا بنائیں اور ایک طرف ڈاکو اور دوسری طرف کا پون کو آکر دار پر چڑھا دیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ مضافہ نہیں کیا کی تکلیف و بندہ رحمت کی ہے گڑھا ہے کی آخر ہم اپنے اللہ کے پاس جا کر کیا کہیں گے ہم کو اللہ نے کہ وہ ہمیں بخش دے گا کہیں لے کر سب سے پہلے ہم وہی پرہیزگار سے کہ بے پیمانہ لائے۔ چنانچہ انہوں نے ایمان لیا۔ رب العالمین کے بعد رب موسیٰ و ہارون اس لیے کیا کہ فرعون مکی اپنے آپ کو بے گناہ نہ تھا تھیں اللہ شکر اس وقت تک فرعون نے ہارون کی دینی امور میں دخل امتداد نہ دیا تھے اور وہ غائب تھے کہ وہ تیسرا ان کے کہنے پر چڑھا کر اس کے سر سے نعل ازل اور دامن ہاتھیں ہو گئے اول فرعون کا جنازہ ہے جس سے مراد موت ہے اور لفظ ازل یا آرزو ان کی حالت کے خلاف ہے۔

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ أَسْرِ بِعَبِيدِي الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِي فَأَرْسَلْنَا فِرْعَوْنَ فِي الْمَدَائِنِ حَاشِرِينَ ﴿٢٢٢﴾ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَشَرِذِمَةٌ قَلِيلُونَ ﴿٢٢٣﴾ وَإِنَّهُمْ لَكَاغِبُونَ ﴿٢٢٤﴾ وَإِنَّا لَجَمِيعٌ حَدِيرُونَ ﴿٢٢٥﴾ فَأَخْرَجْنَاهُمْ مِنْ جَنَّاتٍ وَرِيعُونَ ﴿٢٢٦﴾ وَكُنُوزٍ وَمَقَامِرَ كَرِيمٍ ﴿٢٢٧﴾ كَذَٰلِكَ وَأَوْثَرْنَا بِهَا بَنِي إِسْرَءِيلَ ﴿٢٢٨﴾ فَأَتَبَوْهُمْ مُّشْرِقِينَ ﴿٢٢٩﴾ فَلَمَّا تَوَارَّ الْجُمُعُ قَالَ أَحَبُّ مُوسَىٰ إِنَّا لَمَذْكُورُونَ ﴿٢٣٠﴾ قَالَ كَلَّا مَعْشَرَ النَّاسِ أَعْيَاظُمُ فَتْرَةٍ ﴿٢٣١﴾ فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنْ اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْجَدْرَ فَاِنْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فَرَقٍ كَالظُّورِ الْعَظِيمِ ﴿٢٣٢﴾ وَأَزَلْنَا ثَمَّةَ الْآخَرِينَ ﴿٢٣٣﴾ وَأَنْجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَنْ مَعَهُ أَجْمَعِينَ ﴿٢٣٤﴾ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٢٣٥﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِينَ ﴿٢٣٦﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَكَلِمٌ الْغَرِيظُ الرَّحِيمُ ﴿٢٣٧﴾

اور میں کہیں گے تم مجھے کہ جس سے تمہارا کوئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے کہا کہ یہ ہے اور میں کہہ رہا ہوں کہ یہ ہے۔ فرعون نے اٹھا اور ایک ہرے قسم سے چشمہ قہریں ایمان آئے۔ یہ موی تھمارا سدا معلوم ہوتا ہے تھمارا باہم مارنا پاؤں پاؤں سے تم کو بے سزا بنائیں اور ایک طرف ڈاکو اور دوسری طرف کا پون کو آکر دار پر چڑھا دیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ مضافہ نہیں کیا کی تکلیف و بندہ رحمت کی ہے گڑھا ہے کی آخر ہم اپنے اللہ کے پاس جا کر کیا کہیں گے ہم کو اللہ نے کہ وہ ہمیں بخش دے گا کہیں لے کر سب سے پہلے ہم وہی پرہیزگار سے کہ بے پیمانہ لائے۔ چنانچہ انہوں نے ایمان لیا۔ رب العالمین کے بعد رب موسیٰ و ہارون اس لیے کیا کہ فرعون مکی اپنے آپ کو بے گناہ نہ تھا تھیں اللہ شکر اس وقت تک فرعون نے ہارون کی دینی امور میں دخل امتداد نہ دیا تھے اور وہ غائب تھے کہ وہ تیسرا ان کے کہنے پر چڑھا کر اس کے سر سے نعل ازل اور دامن ہاتھیں ہو گئے اول فرعون کا جنازہ ہے جس سے مراد موت ہے اور لفظ ازل یا آرزو ان کی حالت کے خلاف ہے۔





فَتَظَلُّ لَهَا عَظِيمِينَ ۚ قَالَ هَلْ تُسْمِعُونَكَ أَتَذَكَّرُونَ ۚ أَوْ يَفْعَلُونَكَ أَوْ يَضُرُّونَكَ  
 ۚ تَوَابِلَ وَجَدَانَا أَتَاوَنَّا كَذَلِكَ يَفْعَلُونَ ۚ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ لِقَدِّسُونَ ۚ  
 أَنْتُمْ وَآبَؤُكُمْ إِلَّا قَدَمُونَ ۚ وَرَأَيْتُمْ عَذُوِّيَ رَأَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ وَالَّذِي  
 خَلَقْتَنِي فَهَوَ يُعْهِدِي ۚ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِيُنِي ۚ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ  
 يَشْفِينِي ۚ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِيَنِي ۚ وَالَّذِي أَكْتُمُ أَنْ يُعْفِرَ لِي خَطِيئَتِي  
 يَوْمَ الدِّينِ ۚ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَارْحَمْنِي بِالصَّبْرِ ۚ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ  
 صَادِقٍ ۚ فِي الْآخِرِينَ ۚ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۚ وَاعْفُ عَنِّي  
 إِنَّكَ كَانَ مِنَ الْمُضَرِّينَ ۚ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۚ يَوْمَ لَا يُنْفَعُ مَالٌ وَلَا  
 بَنُونَ ۚ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۚ وَأَنْزِلْ مِنَ الْجَنَّةِ لِلْمُتَّقِينَ ۚ  
 ذُرِّيَّتَ الْجَنَّةِ الْبَارِئِينَ ۚ وَقِيلَ لَهُمْ أَيُّكُمْ أَكْثَرُ عَمَلًا ۚ مِنْ ذُنُوبِهِمْ هَلْ  
 يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ ۚ فَنُكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْعَاوَنَ ۚ وَجُنُودَ إِبْلِيسَ  
 أُجْتَبِئُوا ۚ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ۚ تَاللَّهِ إِنَّ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۚ  
 إِذْ أَسْرَبْنَاكَ مِنَ الْعَالَمِينَ ۚ وَمَا أَفْهَمْنَا ۚ وَلَا أَهْجَرُوهُ ۚ فَمَا كُنَّا مِنَ  
 شَافِعِينَ ۚ وَلَا صَدِيقِي حَسْبِيَ ۚ قُلُوا أَنْتَ كُنَّا كَرَّةً فَنُكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ  
 إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۚ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ

الترجمہ

فَتَظَلُّ لَهَا عَظِيمِينَ ۚ قَالَ هَلْ تُسْمِعُونَكَ أَتَذَكَّرُونَ ۚ أَوْ يَفْعَلُونَكَ أَوْ يَضُرُّونَكَ  
 ۚ تَوَابِلَ وَجَدَانَا أَتَاوَنَّا كَذَلِكَ يَفْعَلُونَ ۚ قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ لِقَدِّسُونَ ۚ  
 أَنْتُمْ وَآبَؤُكُمْ إِلَّا قَدَمُونَ ۚ وَرَأَيْتُمْ عَذُوِّيَ رَأَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ وَالَّذِي  
 خَلَقْتَنِي فَهَوَ يُعْهِدِي ۚ وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِيُنِي ۚ وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ  
 يَشْفِينِي ۚ وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِيَنِي ۚ وَالَّذِي أَكْتُمُ أَنْ يُعْفِرَ لِي خَطِيئَتِي  
 يَوْمَ الدِّينِ ۚ رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَارْحَمْنِي بِالصَّبْرِ ۚ وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ  
 صَادِقٍ ۚ فِي الْآخِرِينَ ۚ وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ ۚ وَاعْفُ عَنِّي  
 إِنَّكَ كَانَ مِنَ الْمُضَرِّينَ ۚ وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ ۚ يَوْمَ لَا يُنْفَعُ مَالٌ وَلَا  
 بَنُونَ ۚ إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ۚ وَأَنْزِلْ مِنَ الْجَنَّةِ لِلْمُتَّقِينَ ۚ  
 ذُرِّيَّتَ الْجَنَّةِ الْبَارِئِينَ ۚ وَقِيلَ لَهُمْ أَيُّكُمْ أَكْثَرُ عَمَلًا ۚ مِنْ ذُنُوبِهِمْ هَلْ  
 يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ ۚ فَنُكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْعَاوَنَ ۚ وَجُنُودَ إِبْلِيسَ  
 أُجْتَبِئُوا ۚ قَالُوا وَهُمْ فِيهَا يَخْتَصِمُونَ ۚ تَاللَّهِ إِنَّ كُنَّا لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ۚ  
 إِذْ أَسْرَبْنَاكَ مِنَ الْعَالَمِينَ ۚ وَمَا أَفْهَمْنَا ۚ وَلَا أَهْجَرُوهُ ۚ فَمَا كُنَّا مِنَ  
 شَافِعِينَ ۚ وَلَا صَدِيقِي حَسْبِيَ ۚ قُلُوا أَنْتَ كُنَّا كَرَّةً فَنُكُونُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۚ  
 إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۚ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۚ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ



وَلَقَدْ نَظَرْنَا فِيهَا عَمَّا عَنِ الْقِبْلَيْنِ رَءًى كَرِيهًا ۖ وَأَنزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَصْحُورَ ۖ فَلَمَّا أَفْلَحَ عَلَى الشَّيْءِ ۖ وَهَمَّاءُ فَلَمَّا نَظَرْنَا لِأَنهَارِهِا ۖ يَصْعَدُوهَا ۖ مَكْتَهَرًا ۖ دُونَ الْمِيزِ ۖ تَحْمِيهِ ۖ إِنَّمَا نُوَبِّئُ بِكُمْ فِي تَقَارُفِهَا ۖ وَهَارًا ۖ نَسِيكِي وَهَارًا ۖ مَرَّتَ ۖ لَا تَرَاهَا جَانِبًا ۖ تَحْتَهُ ۖ (القدرے گراوی)

[illegible]

حضرت امام احمد رضا رحمہ اللہ سے قول ہے: "یہ لفظ حق میں قولِ باطل ہے۔" مگر علامہ سے مدد کی ہے تاکہ اس سے ازالہ خط ہو۔









[illegible]

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ۖ إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطُ أَلَا تَتَّقُونَ ۚ  
إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَمْرًا ۚ وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ  
إِنْ أَجِرِيَ إِلَّا عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ أَتَأْتُونَ الذَّكَرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ۚ  
وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ ۚ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ۚ قَالُوا  
لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَلُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ۚ قَالَ إِنِّي لَعَلَّكُمْ مِنَ الْغَالِينَ ۚ  
رَبِّ بَنِي إِسْرَءِيلَ وَمَا يَكُونُ لَكُمْ أَنْ تُقْبِلَ عَلَيْهِمْ ۚ فَخَبِّرْهُ وَاهْلِكْ أَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ۚ إِلَّا عَجُوزًا فِي  
الْغَابِطِينَ ۚ ثُمَّ دَمَرْنَا الْآخَرِينَ ۚ وَاقْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ



الْمُنَادِينَ ۝ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ  
لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ كَذَّبَ أَصْحَابُ الْمَرْسِلِينَ ۝ إِذْ قَالَ لَهُمْ  
شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ إِنِّي كُنتُ رَسُولًا مِّنْ رَبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا أَمْرًا  
وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنِ اجْتَبَىٰ إِلَاٰهًا رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ أَوْفُوا الْكَيْلَ  
وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ ۝ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ ۝ وَلَا تَبْخُسُوا الثَّمَارَ  
أَشْيَاءَ هُمْ وَلَا تَعْتُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۝ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي خَلَقَكُمْ  
وَالْحِمْلَةَ الْأُولَىٰ ۝ قَالُوا إِنَّكَ أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَرِينَ ۝ وَمَا أَنْتَ إِلَّا  
بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَإِنْ نَأْتُكَ لِمِنَ الْكَذِبِينَ ۝ فَانْقِطْ عَلَيْنَا كَفًّا مِّنَ السَّمَاءِ  
إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۝ قَالَ رَبِّ اعْلَمْ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُم  
عَذَابُ يَوْمِ الظُّلُمَةِ ۖ إِنَّكَ كَانَتْ عَذَابُ يَوْمِ عَظِيمٍ ۝ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً  
وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

[illegible]





بار بار ادا ہوا ہے۔ یہ پہلا وہ نیت مقدسہ ہے، ان میں سے ہر ایک نیت پر ان کی امتیں میں کے اہل ایمان کے لیے اعلیٰ درجات پر بعد سے  
روحِ اقدس اور تعالیٰ سے روئے کھانے کے لیے تھے (کتاب الماں)۔ معلوم ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بعد سے  
کے (تو فرقہ کا تھا حضرت)۔ اس پر کرتے تھے ہر اس کو حضرت کے کہ اپنے تھے۔ وہ آپ قرآن کی نیت۔ (اسم اللہ تعالیٰ  
وہی نیتیں)۔ ان میں قرآن اور اہل اسلام کو پیوں کی کتاب میں بھی لکھے۔ یہی وہی اس نیت کی ہے یہ آپ سب سب سب سب سب  
نور و نور ہیں۔ ان میں سے جو عرف و تدبیر ہیں اور ہر ایک سے تمام میں نور و نور ہیں۔ ان میں سے ان میں سے  
نیت پائی جاتی ہے، ان کے لیے ان کی پائی جاتی ہے (۳) اولہ ہر ایک کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے  
نیت سے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے  
ہوئے کی ہے ہر ایک میں اسلام اور اہل اسلام میں سے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے  
ہے ہر ایک (۳) عرفی جانتے ہیں کہ ان میں سے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے

ہے

وَمَا تَرُكْتُ بِهِ الشَّيْطَانُ ۝ وَمَا يَنْبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ۝ إِنَّهُمْ عَنِ  
الْتِمَعِ لَمَعَزُولُونَ ۝ فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذِّبِينَ ۝  
وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ۝ وَخَفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ  
الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَتَوَكَّلْ عَلَى  
الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝ الَّذِي يَرِيكَ حِينَ تَقُومُ ۝ وَتَقْلُبُكَ فِي السَّجْدِينَ ۝  
إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ هَذَا أَنْتُمْ عَلَى مَنْ تَكْرُلُ الشَّيْطَانُ ۝ تَكْرُلُ  
عَلَى كُلِّ آفَاكٍ أَتَيْتُمْ ۝ يَلْقَوْنَ الْتِمَعِ وَآكَلْتَهُمْ كَذِبُونَ ۝ وَالشُّعْرَاءُ  
يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ۝ أَلَمْ تَرَأَهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهْمِيُونَ ۝ وَأَنْهُمْ يَقُولُونَ  
مَا لَا يَفْعَلُونَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا  
وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَنُّوا ۝ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَنُّوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ۝

اور ان کی امتیں میں سے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے  
ہے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے  
ہے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے





















لِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ ﴿٦٠﴾

[www.besturdubooks.wordpress.com](http://www.besturdubooks.wordpress.com)













[illegible]

قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى ۚ اللَّهُ خَيْرُ الْفَاعِلِينَ  
يَشْرِكُونَ ۗ اللَّهُ أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً  
فَأَنْبَتْنَا بِهِ خَبَاطًا فَأَنْتُمْ بِهِ حَرَابٌ ۚ مَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُنْبِتُوا شَجَرَهَا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ  
الْعَاصِينَ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَعِدُونَ ۚ اللَّهُ أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا  
وَجَعَلَ لَهَا رَوَابِي ۚ وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْعَاصِينَ ۚ بَلْ  
أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۚ اللَّهُ أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ  
وَيَجْعَلُ لَكُمْ خَلْقًا ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْعَاصِينَ ۚ اللَّهُ أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ  
فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَنْ يُرْسِلِ الرِّيحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ ۚ  
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْعَاصِينَ ۚ اللَّهُ تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ ۚ اللَّهُ أَمَّنْ يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ  
يُزَكِّكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الْعَاصِينَ ۚ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ  
صَادِقِينَ ۚ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا  
يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۚ بَلْ أَذْرَكَ عَنْهُمْ فِي الْآخِرَةِ ۚ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْهَا ۚ بَلْ











ازرا جملہ یہ کہ قرآن ہدای و رحمة للعالمین ہے۔ قرآن انفرادی اور اجتماعی کے لیے ہدایت ہے، مہد اور مہاد علم اخلاق و احکام کی۔ قصائد و ناز و نور و غیرہ اس سے کوئی بات نہیں ہے۔ قرآن مجسم و قرآن کلامی ہے۔ قرآن کلامی ہے، یعنی احکام میں جو سختیوں پہلے تھیں سب اور گئی گئیں، سکھات کے کلمات سے شریعت کو کلیں کر دیا گیا۔ چھوڑا کسی کتب و علم یا کسی نبی کے بھی باقہ پر ظاہر نہیں ہوئی، چہ جائیکہ کسی کے ساتھ پر ظاہر ہو، پھر اس کے الہامی اور اس کے خارجہ انجین جو اس میں کون سا شک ہے؟ پھر اس پہلی بات کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ اِنَّ رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مَخْلُوعًا وَ قَدْ كَفَرْنَا بِعِبَادِكَ وَ قَدْ كَفَرْنَا بِغُلَامِكَ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ۔ ان کے بھی اختلاف ہیں، مزرب اے قسم سے فیصلہ کرتے ہیں، انسان کی

- [www.besturdubooks.wordpress.com](http://www.besturdubooks.wordpress.com)

خدا اعلیٰ اور اس کے کینہ و زبردست ہے کہ جس نے جس کا اور خدا سے ہر ایک بات اس کو ایک معلوم ہے اسے اپنی فتوہ کی عمر کہ اللہ پر ہر اور اس کو جو طریق نفس الہی سے ناخوش ہوگا تو آپ کا کیا کرے گا؟ اُنک نعلیٰ لفظی نہیں آپ حافی جی پر ہیں اور اُن کا حال اللہ ہے۔ ان لوگوں کے بعد عرب کے بہت آدمی کہ ان کی نسبت فرماتا ہے: رَأَيْنَا ذُنُوبَهُ الْوُحْدَانِ اَنْ کبیرہ تو یہ لفظ ہے جس میں کے معنی ہیں اور آپ مردوں اور بیرونی کے لئے کئے گئے ہیں تو تم ان کی ذمہ داری کو بہت کر کے آئے ہو آپ تو ان کی کو کھانے اور بہت کرنے آئے ہو کہ جن میں ایمان لے کر آئے اور صلاحیت بھی ہے۔ اُنک مَنُفَعُوتِ ہلچلتا ہے جس کی مراد ہے اس بات سے یہ بات کرتا ہے کہ اس نے ان کی بات سے نکلے ہیں یا نہیں؟ انکلیں یہاں اس مسئلہ سے کہ وہ میں ملاؤ انکلیں ہو تکھوئی سے مراد یہاں کہ ہیں۔ اولیٰ اور دُخْل: وَلَا وَقَعُوا عَلَيْهِمْ الْقَوْلَ اَنْ یَرْتَمُوا جِدِّہ کے لیے ایک درد میں ہے جس میں قریب قیامت ایک داغ ہے جس کی جو لوگوں کے قلعے اور کھاد سے کام کرنے کا ذکر ہے اور یہاں سے پھر قیامت سے کام لیا شروع کرتا ہے اور قیامت سے خوشتر ان کی ہی مدد سے یہ سننا، تاہن: اَلَا وَقَعْتُمْ عَلَيْهِمُ الْقَوْلَ سبِّ ابِیہ بات چوری ہو جائے گی یعنی ان کے خداؤں کا ان پر جو قائم ہونے کا وقت ہے ان کا تو اس سے پہلے ہم لوگوں کے ہے زمین سے ایک ایسا جانور یا چوہا یا کتا جس کے کھانے سے کام کرے گا جس سے کہ وہ کھانے کی آغوش پر نہیں لیں گے تھے، وہ اب ان کو خدا کی عیب و خرابی کی ظاہر ہوئی کہ اب یہ کہہ رہا ہے یا مَنُفَعُوتِ کہ لوگوں سے وہ کہہ رہا ہے کہ یہ وہ کھانے کی آغوش پر نہیں لیں گے تھے۔

ذاتیہ الارضیں: مَعْنٰی عِبَادِ اللہ نہ تھے جو سے تم کیا بات کر سکتے ہو اور اللہ تعالیٰ سے بنا کہ فرماتے تھے قیامت کی اول نشانوں میں سے تو آپ کا سفر بہت صوبہ کرنا اور ولایت لادیں گا وہیں پر ان چڑھے ہوئے ہیں کہ ان میں سے جو کوئی پہلے ہوتا اور میری علامت میں سے کھانے کی ساتھ ہی ساتھ وہی اور بھی حدیث جیگر میں اس کا ذکر ہے قرآن مجید: وَہو بہت جگہ سے صرف قریب قیامت کے ایک داغ کا علامت ہوتا ہے جو لوگوں سے کام کرنے کا اور نہ وہی دنیوی فائدہ ہوگا اب قرآن میں یہ نہیں کہ وہ اللہ میں کھانے کا کوئی چارہ یا کھانے کا اور پانی ہوگا۔ انسان کی صورت میں کسی اور چیز کی عیب یا نہیں ملے؟ نے بہت کی ہیں۔ عام طور پر ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر مل گیا ہے کہ وہ اب جانور ہوگا کہ جس کے وہ ہوگا۔ یعنی وہ کسی مرد آپ کی یہ کہ وہ ایک انسان ہوگا۔ ہم یہاں یہ ہے کہ وہ جانور ہوگا کہ جو کہ وہ دیکھے اور نہ اس کے بعد اس کی کسی کھاد میں سے نکلے گا اور لوگوں سے کام کرنے کا اور اس کا کام چڑھوگا۔ یہ اللہ میں قیامت پیدا ہونے کی قیامت ہے اور اس میں ہر سال ہر موسم میں ہر طرح کی بات میں کوئی زمین پر چلے والے چیز الکی اور اس کی کہ وہ قدرت الہیہ ہوتی ہے۔ یہ خواہ وہ کوئی انسان ہو یا ہو ملک میں اور وہ نہ کہ قدرت سے آگاہ دیکھے یا کوئی عیب و خرابی جانور اور انسان سے بائیں کرے اور مشرکین اور مکرر کرنا اور اس کے اعظم جہت مبارک۔

وَيَوْمَ نُخَشِّرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّنْهُمْ يَكْذِبُ بَابِنَا فَنُهْمُ يُؤْرَعُونَ ﴿٢٠﴾ هَٰذَا جَاؤُا۟ قَالِ اَكْذَبْتُمْ بِاٰیٰتِنَا وَلَمْ تُحِيطُوۡا بِهَا عَلٰمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوۡنَ ﴿٢١﴾ وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِم بِمَا ظَلَمُوۡا فَنُهْمُ لَا يُطِيعُوۡنَ ﴿٢٢﴾ اَلَمْ يَرَوْۤا اَنَّا جَعَلْنَا الْاٰیٰتِ لِیَسْكُنُوۡا فِيْہِ وَاشْہٰكُ مُبْصِرًا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوۡنَ ﴿٢٣﴾ وَیَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوۡرِ فَفَرَّقَ مِنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی

[illegible]

ترکیب: یومہ منسوب ہے لاکھ کذاوف سے من کل اھذکن فیہا کے لیے جس کی تکذیب بیان ہے عوجا جنس اولیٰ مندر کا ولہ  
تبعہذا جملہ مال کے لیے ان کی ختم ہو پائی اراؤ غیرہ طریق فیہا عرق تھا واما انی ان شہ کہتمہ معلوم نہ تھا بعد حال ہے جہاں  
میں ہے یا غیر تری سے وہی قوم حال ہے غیر منسوب ہے جرحہا میں ہے انی قرعہ مثل مراحمہ سبحان اللہ معہدہ کرکہ لغیرہ وہ  
مضمون الحمد للہ المقدمہ کہتے کہ انی وعد اللہ وان قتلوا مطوفہ ہے ان اکون برہ

علامت قیامت کے بعد ہفتی کی کیفیت بیان فرماتا ہے۔ ویسواکھ نے حضرت مکی امینؑ کو جاکر قیامت کے روز بھاری لوگوں میں سے ہر  
 ہماری آفتوں پر مبتلا کر دیتے۔ ہر ایک تمام لوگوں کے لیے پھینکے گئے گھر بنے گئے۔ جو بے میری آفتوں کو کیوں چھوٹا جائے گا کہ وہاں  
 نیکو رہنے والے کا۔ اولہ ہر ایک کے لیے مگر کین کے لیے ہر ایک ہوتا ہے کہ وہ دنیا میں اپنے لیے وہی نیکو رہنے والے کے بہت سے نشان دکھائے



## حاشیہ ۳۳ متعلق بآیت وانہ لقی زہر الاولین

لہذا کی حیرت غصرت سہلہ کی طرف بھی بھرتی ہے اور قرآن مجید کی طرف بھی۔ شش ماہی کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ یہ قرآن معنی اس سے مطالب بھی اور معنی نہیں اولین کے کتب کے معانی ہیں، ان میں بھی پائے جاتے ہیں۔ بادشاہان و ماضع کے جہاں کتب اولین سے تحریف واقع ہوئی ہے۔ ان اس مصلحت کے لئے میں لکھنا پیش کر، اگر یہ تمام کتب بھی میں نہ کرے، جو قرآن مجید اور کتب سابقہ کو انکھنے اس بات کی چوٹی تصدیق کرے گا۔ جب مشکل بات ہے، مبالغہ کے ساتھ یہ نجات نہیں لکھنا قرآن مجید کتب سابقہ کے مطابق ظاہر نہا جا سکتے ہیں۔ آنا سے نیا کیا ہے معاذ اللہ جاتے ہیں کہ غصرت سہلہ آئی تھے اور ان کے پاس بھی عرب میں کوئی کتب خانہ سابقہ کا نہ تھا۔ پھر کس نے وہاں سے نقل کیا اور کتب کیا اور کس کی معرفت کیا؟ اسی شرکی بنیاد پر ایک پادری صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن، انہوں نے کی کہ ضرورت تھی، اور زہر ان باتوں کو دکھایا جاتا ہے کہ جہاں قرآن مجید نے ان کی لکھ باتوں کو چھوڑ کر صحیح بات ذکر کی ہے تو کہتے ہیں وہ صاحب قرآن کتب سابقہ کے خلاف گرد ہے۔

وال شش پر بھی معنی صاف ہیں، کیونکہ کتب سابقہ پر تحریف میر جسیر آتھی، ان کے اہل غائب نے اپنی خود غرضوں سے بھی ان میں ایسی تحریف و تبدیلی کی ہے کہ کچھ کا کچھ روک لیا، اس لئے کہ کتب سابقہ میں بڑی خوبی کے ساتھ ثابت کر دیا ہے مگر تاہم ان میں اب بھی آنحضرت ﷺ آپ کے وہی شہین کی بات اس قدر بظاہر پائی جاتی ہیں کہ ان کی لئے کئی پائی جاتیں۔ اس مقام پر بطور نظیر کے چند بظاہر آنحضرت ﷺ نقل کر رہا ہوں مصلحتاً کتب مناظرات میں ہیں، وہاں دیکھو۔ (۱) تو ریت ستر ششی کے افکار ہو رہے ہیں، باب میں ۱۸ اور اس سے پہلے میں اس کے لئے (پنی اسراغلی کے لئے) ان کے جہانوں میں سے (پنی اسراغلی میں سے) کیونکہ وہی اسراغلی کے بھائی ہیں، اسے وہی تھو مایک نمی پر کاروں کا اور اپنا کام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ انہی اس خیر کا صدقہ قرآن حضرت یوشع علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جانشین ہیں جیسا کہ علماء یہود کہتے ہیں، کیونکہ وہ خود موسیٰ علیہ السلام کے تابع تھے۔ کتاب و شریعت یہ وہ ان کے پاس نہیں، انہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہے کیونکہ باعقہ و بعدہ ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا کے چنے ہوئے خدا کے لکھے ہجرت تھے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ان تھے۔ خدا اور انسان میں کوئی بھی مماثلت نہیں اور خیر بھی علیہ السلام بغیر آپ کے تھے۔ موسیٰ علیہ السلام سے پیدا ہوئے تھے وہی موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے مانند ہے، نان کا طرز نبوت ان کے طرز نبوت سے ملتا ہے۔ وہی موسیٰ کی نبوت حکومت و حکومت کے ساتھ بھی پر خلاف موسیٰ علیہ السلام کے اس کے علاوہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر خدا تعالیٰ کی طبع انسانیت کے سبب جو لوگوں کو ان کی کائنات اتمام تھا، یہی موسیٰ علیہ السلام ان میں نہایت شہید تھا، چنانچہ انھیں اس کے اول میں جب ہے کہ لوگوں نے انھیں جلا سے پوچھا کیا تو انہیں کہے کہ تو سب سے بڑا نبی ہے، وہی سے اشارہ ان کا کسی نبی و نبوت کی طرف تھا جس کو سب اور انہیں کے غیر سمجھتے تھے۔ وہی یہ بات کہ بعض حواریوں نے یہود کے ساتھ کہہ دیا، میں اس بات کا صدقہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر دیا ہے، جیسا کہ کتاب اعمال سے پایا جاتا ہے تو یہ استدلال الہم پر کوئی جب نہیں البتہ آنحضرت ﷺ اور موسیٰ علیہ السلام کی مماثلت خود کہے رہتی ہے کہ اس کے صدقہ آنحضرت ﷺ ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو وہی سے پیدا ہوئے تھے۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے نبی اسراغلی کو فرعون کی قید سے پاک کیا۔ آنحضرت ﷺ نے عرب کو غیر قوموں کی حکومت سے نجات دہانی دی، جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد یوشع ایک غیر شخص ان کا جانشین ہوا، اس طرح حضرت کے بعد

بعد اس پیشین گوئی سے عرب کے ان بھائیوں سے خدا کے لئے اور بطور مگر تو نے کی بھروسہ کے کہ آنحضرت ﷺ کا عہد، مرد و لہا پانے اور ان کی سنی قائم نہیں ہو سکتے کہ شیعہ پر یہ سے ملتا ہوا ہے، مرد و ان کے کے بھائیوں کا ہم سے جس کا مسئلہ، وہ ایک چھاپا ہے۔



